روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:03
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ’’وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے، ہمارے بڑوں کا احترام ملحوظ نہ رکھے، نیکی وبھلائی کا حکم نہ دے، اور بدی وبرائی سے منع نہ کرے‘‘۔(ترمذی)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 186, Monday- 06 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۸۶ ۞ پیر، ۶؍جولائی، ۲۰۲۶، ۲۰؍محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپئے، صفحات:۸

ممبئی میں ریڈ الرٹ کے درمیان موسلا دھار بارش

کرلا ٹرمینس کے احاطے میں پانی جمع ہونے کے سبب معمولات زندگی درہم برہم،مسلسل بارش کے باعث ریلوے خدمات بھی بری طرح متاثر ہورہی ہیں

ممبئی: مسلسل بارش کے باعث ریلوے خدمات بھی بری طرح متاثر ہورہی ہیں۔ لوک مانیہ تلک ٹرمینس کے احاطے میں پانی جمع ہو جانے کی وجہ سے مسافروں کو اسٹیشن تک پہنچنے میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ممبئی میں مسلسل موسلا دھار بارش ہورہی ہے، جس کے سبب شہر کے کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا ہے۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں کرلا واقع لوک مانیہ تلک ٹرمینس (ایل ٹی ٹی) ریلوے اسٹیشن کمپلیکس شامل ہیں، جہاں بہت زیادہ پانی جمع ہو جانے کے سبب مسافروں اور ڈرائیوروں کو بہت زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مسلسل ہورہی بارش کے اثرات کو دیکھتے ہوئے ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ممبئی اور تھانے کے لیے ریڈ الرٹ جاری کردیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے کچھ گھنٹوں تک شدید ترین بارش ہونے کا امکان ہے۔ انتظامیہ نے لوگوں سے بے حد ضروری ہونے پر ہی گھروں سے باہر نکلنے اور الرٹ رہنے کی اپیل کی ہے۔ 4 جولائی صبح 8:30 بجے سے 5 جولائی صبح 5:30 بجے تک ریکارڈ کی گئی بارش کے اعداد وشمار کے مطابق وکھرولی میں سب سے زیادہ 253.0 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس کے بعد رام مندر علاقے میں 252.5 ملی میٹر، شانتا کروز میں 224.5 ملی میٹر، بائیکلہ میں 172.5 ملی میٹر، ودیا وہار میں 169.0 ملی میٹر، قلابہ میں 165.5 ملی میٹر، سائن میں 157.5 ملی میٹر اور چیمبور میں 136.0 ملی میٹر بارش درج کی گئی ہے۔ ان اعداد وشمار سے واضح ہے کہ ممبئی کے بیشتر حصوں میں موسلا دھار بارش ہوئی ہے۔ جس کے سبب کئی علاقے زیر آب آگئے ہیں اور ٹریفک نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث ریلوے خدمات بھی بری طرح متاثر ہورہی ہیں۔ لوک مانیہ تلک ٹرمینس کے احاطے میں پانی جمع ہوجانے کی وجہ سے مسافروں کو اسٹیشن تک پہنچنے اور وہاں سے باہر نکلنے میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کئی مقامات پر سڑکیں زیر آب آگئی ہیں، جن کے سبب گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہیں اور لوگوں کو گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہنا پڑا ہے۔ آبی جماؤ کی وجہ سے گاڑیوں کو نکلنے میں دشواریاں پیش آرہی ہیں اور کئی اہم شاہراہوں پر ٹریفک کا نظام متاثر ہوا ہے۔ محکمہ موسمیات نے مہاراشٹر کے دیگر حصوں کے لیے بھی الرٹ جاری کیا ہے۔ کوکن علاقے اور پونے گھاٹوں کے لیے آرنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جہاں مسلسل بارش اور کچھ مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ کا خدشہ لاحق ہے۔ پونے شہر کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جہاں گرج چمک کے ساتھ درمیانی سے موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ انتظامیہ صورتحال پر مسلسل نظر رکھ رہی ہے اور حساس علاقوں میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیمیں تعینات کردی گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی، تھانے اور آس پاس کے علاقوں کے لیے شدید ترین بارش کا ریڈ الرٹ جاری کردیا ہے، جس کے باعث شہر اور مضافات میں نظامِ زندگی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ گزشتہ تین دنوں میں جولائی کے پورے مہینے کی تقریباً 74 فیصد بارش ریکارڈ کی جا چکی ہے۔ نشیبی علاقوں میں پانی کا جماؤ: ممبئی کے متعدد نشیبی علاقوں میں شدید واٹر لاگنگ (پانی بھرنے) کی شکایتیں ہیں۔ سب سے زیادہ متاثرہ مقامات میں کرلا کا لوک مانیہ تلک ٹرمینس ریلوے اسٹیشن کمپلیکس شامل ہے جہاں پانی بھرنے سے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

مانسون کی پہلی ہی بارش میں دہلی کا برا حال

کئی علاقوں میں آبی جماؤ سے عوام پریشان

سب سے زیادہ پریشانی دوارکا ایکسپریس وے کے انڈر پاس پر دیکھنے کو ملی، جہاں پانی بھر جانے کے سبب انتظامیہ کو احتیاطاً انڈر پاس کو گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے بند کرنا پڑا۔ قومی راجدھانی دہلی میں اتوار کو مانسون کی پہلی زوردار بارش نے لوگوں کو شدید گرمی اور حبس سے راحت دلائی۔ ساتھ ہی شہر کے نکاسیٔ آب کے نظام اور انتظامی تیاریوں کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی۔ محض نصف گھنٹے کی شدید بارش کے بعد دہلی کے کئی اہم علاقوں میں آبی جماؤ کی صورتحال بن گئی۔

سب سے زیادہ پریشانی دوارکا ایکسپریس وے کے انڈر پاس پر دیکھنے کو ملی، جہاں پانی بھر جانے کے سبب انتظامیہ کو احتیاطاً انڈر پاس کو گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے بند کرنا پڑا۔ اس کی وجہ سے ہزاروں ڈرائیوروں کو طویل جام کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں متبادل راستوں کا سہارا لینا پڑا۔ واضح رہے کہ بارش کا اثر صرف دوارکا ایکسپریس وے تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ تغلق آباد، پل پہلاد پور، منٹو برج، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، بائیوڈائیورسٹی پارک اور دیگر کئی نشیبی علاقوں کی سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں۔ کئی جگہوں پر آبی جماؤ کے باعث دو پہیہ گاڑیاں بند ہوگئیں اور کاروں کی رفتار بھی انتہائی سست پڑ گئی۔ اتوار ہونے کے باوجود کئی اہم سڑکوں پر طویل ٹریفک جام دیکھنے کو ملا، جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنی منزل تک پہنچنے میں کافی وقت لگا۔ اوکھلا انڈسٹریل ایریا میں آبی جماؤ کے باعث فیکٹریوں میں آنے جانے والے ملازمین اور مقامی لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی مقامات پر پیدل چلنا بھی ایک چیلنج بن گیا۔ بارش کے باعث پبلک ٹرانسپورٹ کی رفتار بھی متاثر ہوئی اور کچھ راستوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ دوارکا ایکسپریس وے انڈر پاس میں ہر مانسون کے دوران یہی صورتحال ہوجاتی ہے۔ ہر سال شدید بارش کے بعد انڈر پاس میں کئی فیٹ تک پانی بھر جاتا ہے، جس سے ٹریفک مکمل طور پر ٹھپ ہوجاتا ہے۔ لوگوں کا الزام ہے کہ انتظامیہ ہر سال نکاسیٔ آب کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن مستقل حل آج تک نہیں نکل سکا۔ نتیجہ یہ ہے کہ پہلی ہی تیز بارش میں راجدھانی کا ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ بارش کے بعد میونسپل کارپوریشن، محکمہ تعمیرات عامہ اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کی ٹیمیں موقع پر پہنچیں۔

وینزویلا میں زلزلے کے سبب اموات کا سلسلہ جاری

ہلاکین کی تعداد ۲۹۵۴؍ہوئی، ۱۶۲۰۹؍افراد بے گھر

نیشنل اسمبلی کے صدر جارج روڈرگز نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے وینزویلا میں آئے 2 زلزلوں میں اموات کی تعداد بڑھ کر 2954 ہوگئی ہے۔ جب کہ 16592 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ گزشتہ ہفتے وینزویلا میں آئے زلزلے کی وجہ سے کافی تباہی ہوئی ہے۔ نیشنل اسمبلی کے صدر جارج روڈرگز نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے وینزویلا میں آئے 2 زلزلوں میں اموات کی تعداد بڑھ کر 2954 ہوگئی ہے۔ جب کہ 16592 افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ ہفتے کے روز ٹیلی گرام پر روڈرگز کی جانب سے اطلاع دی گئی کہ وسطی ریاستوں اراگوا، مرانڈا اور لا گوائرا اور مغربی ریاستوں کارابوبو، یاراکوئی اور فالکن میں 462,6 افراد کو بچایا گیا ہے۔ ’سنہوا‘ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اپ ڈیٹ میں بتایا گیا ہے کہ 16209 افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ جب کہ 856 عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے اور 190 عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں۔ افسران کی جانب سے بے گھر اور متاثرہ افراد کی مدد کے لیے 80 عارضی کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔ ہفتے کے روز کے اپ ڈیٹ کے مطابق زندہ بچ جانے والوں کی تلاش کے لیے 29567 امدادی کارکن تعینات ہیں۔ جن میں بیرون ممالک سے آئے 3281 افراد بھی شامل ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 24 جون کو 7.2 اور 7.5 شدت کے زلزلے کے بعد وینزویلا میں 942 آفٹر شاکس محسوس کیے گئے۔ اس درمیان وینزویلا کی کارگزار صدر ڈیلسی روڈرگز نے پہلے 24 جون کو ملک میں آئے طاقتور زلزلوں کے متاثرین کی یاد میں 7 دنوں کے ’قومی سوگ‘ کا اعلان کیا تھا۔ روڈرگز نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا تھا کہ ’’متاثرین کی یاد میں میں نے آج شام 6 بجے سے 7 دنوں کے لیے ’قومی سوگ‘ کے اعلان کا فیصلہ کیا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا تھا کہ ’’گہرے دکھ کی اس گھڑی میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں، جو اس سانحے سے متاثر ہوئے اور ہم ان کے ساتھ رہنے اور ان کی حفاظت کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔‘‘ ساتھ ہی انہوں نے کہا تھا کہ ’’تباہ کن زلزلوں کی وجہ سے ہونے والے جانی ومالی نقصانات سے وینزویلا کی روح کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔‘‘

آبنائے ہرمز سے ایل این جی سپلائی بحال،مرکزی حکومت نے واپس لیے ایمرجنسی گیس سپلائی کے قانون

پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے کہا کہ مغربی ایشیا میں حالات کافی بہتر ہوئے ہیں، وہاں جنگ بندی نافذ ہے، بات چیت چل رہی ہے

مرکزی حکومت نے مغربی ایشیا میں کشیدگی کے دوران نافذ کیے گئے ایمرجنسی گیس سپلائی ریگولیشن آرڈر کی بیشتر دفعات واپس لے لیے ہیں۔ حکومت نے یہ فیصلہ امریکہ-ایران میں جنگ بندی کے بعد آبنائے ہرمز سے مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی سپلائی پھر سے شروع ہونے اور سپلائی کی صورتحال میں بہتری کے پیش نظر لیا۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے ایک آفیشیل نوٹیفکیشن میں ’نیچرل گیس (سپلائی ریگولیشن) آرڈر، 2026‘ میں تبدیلی کی ہے۔ اس کے تحت ان اہم قوانین کو ہٹا دیا گیا ہے، جن کے ذریعہ حکومت ترجیحی صارفین کی فہرست کی بنیاد پر ملک میں پیدا ہونے والی گیس اور درآمد شدہ ایل این جی کی تقسیم کو کنٹرول کرتی تھی۔ وزارت نے کہا کہ مغربی ایشیا میں حالات کافی بہتر ہوئے ہیں، وہاں جنگ بندی نافذ ہے، بات چیت چل رہی ہے اور آبنائے ہرمز سے سمندری آمد و رفت پھر سے شروع ہوگئی ہے۔ اس اہم سمندری راستے سے شپنگ بحال ہونے کے باعث ہندوستان کو ایندھن اور گیس کی سپلائی کو لے کر تشویش کم ہوئی ہے۔ مغربی ایشیا میں تنازعہ کی وجہ سے آبنائے ہرمز سے ایل این جی شپمنٹ میں رکاوٹ آنے کے بعد ’ضروری اشیاء کے قانون‘ کے تحت ایمرجنسی گیس سپلائی کے قوانین نافذ کیے گئے تھے۔ یہ رکاوٹ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان فوجی تصادم کے باعث آئی تھی، جس سے کچھ ایل این جی سپلائرز کو ’فورس میجر‘ کا سہارا لینا پڑا اور کارگو کا راستہ بدلنا پڑا، جس سے ہندوستان میں گیس کی دستیابی کو لے کر تشویش بڑھ گئی تھی۔ واضح رہے کہ گیس سپلائی پر یہ پابندیاں حکومت کی جانب سے گھریلو توانائی کی سپلائی کو محفوظ رکھنے کے لیے اٹھائے گئے 3 ایمرجنسی اقدامات کا حصہ تھیں۔ باقی 2 اقدامات پیٹروکیمیکل یونٹس سے فیڈ اسٹاک کو ہٹا کر ایل پی جی کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے ریفائنریوں کو ہدایت دینا اور ہول سیل صارفین کو ڈیزل کی فروخت پر روک لگانا تھے، جنہیں سپلائی کی صورتحال معمول پر آنے کے بعد پہلے ہی واپس لے لیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے اور اپنی خام تیل کی ضرورت کا تقریباً 88 فیصد اور قدرتی گیس کی کھپت کا تقریباً نصف حصہ درآمد کرتا ہے۔ ملک کی خام تیل کی درآمدات کا تقریباً 40 سے 45 فیصد اور ایل این جی سپلائی کا تقریباً 65 فیصد حصہ مغربی ایشیا سے آتا ہے، جس کی وجہ سے آبنائے ہرمز ہندوستان کی توانائی کی حفاظت کے لیے ایک اہم راستہ بن جاتا ہے۔

انسٹاگرام پر بچوں سے متعلق قابل اعتراض اشتہارات پر مرکزی حکومت سخت

حکومت نے میٹا کو نوٹس جاری کر انسٹاگرام پر موجود ایسے تمام اشتہارات اور مواد کو فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی ہے، جو بچوں کے جنسی استحصال کے مواد تک رسائی کو فروغ دیتے ہیں یا معاون ثابت ہوتے ہیں۔ حکومت نے انسٹاگرام پر انسٹاگرام پر بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے مواد (سی ایس ای اے ایم) سے منسلک پیڈ اشتہارات کے معاملے میں میٹا کے خلاف سخت رخ اپنایا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’ٹی وی 9 بھارت ورش‘ پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے میٹا کو نوٹس جاری کیا ہے۔ جس میں اسے انسٹاگرام پر ایسے تمام اشتہارات اور مواد کو فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی ہے، جو بچوں کے جنسی استحصال کے مواد تک رسائی کو فروغ دیتے ہیں یا اسے فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ حکومت نے میٹا سے اس معاملے میں تفصیلی وضاحت بھی طلب کی ہے۔ حکومت نے وضاحت پیش کرنے کے لیے 7 دنوں کا وقت دیا ہے۔ وزارت یہ جاننا چاہتی ہے کہ انسٹاگرام جیسے بڑے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایسے اشتہارات کیسے سامنے آئے، انہیں روکنے کے لیے کون سے حفاظتی اقدامات نافذ تھے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے کمپنی کیا اقدامات اٹھائے گی۔ اب سب کی نظریں اس بات پر مرکوز ہیں کہ میٹا حکومت کے سوالات کا کیا جواب دیتی ہے اور کمپنی اپنے اشتہارات کی تحقیقات کے نظام میں کس قسم کی اصلاحات کا اعلان کرتی ہے۔ واضح رہے کہ انسٹاگرام پر فحش مواد کے متعلق مرکزی حکومت نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ حال ہی میں مرکزی آئی ٹی وزیر اشونی ویشنو نے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کو میٹا کو طلب کرنے کی ہدایت دی تھی۔ مرکزی وزیر نے حکام کو ہندوستان میں بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو فروغ دینے والے انسٹاگرام اشتہارات کے معاملے میں میٹا کو طلب کرنے کی ہدایت دی تھی۔ حکومت کو بچوں کے آن لائن تحفظ اور پلیٹ فارم کی جوابدہی کو لے کر شدید تشویش ہے۔ حکومت کا ماننا ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اس طرح کے اشتہارات کا نشر ہونا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ خاص طور پر تب جب یہ پیڈ اشتہارات کے ذریعے زیادہ لوگوں تک پہنچتے ہیں۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ بچوں کے تحفظ سے جڑے معاملات میں کسی بھی طرح کی لاپرواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

پاسپورٹ رینکنگ میں ہندوستان ایک مقام پھسلا

صرف ۲۶؍ممالک میں ویزا فری داخلہ

ہندوستانی پاسپورٹ 197 ممالک کی فہرست میں 125 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ سال ہندوستان 124 ویں نمبر پر تھا۔ حالانکہ 2021 میں 127 ویں نمبر سے 2 مقام کی بہتری آئی ہے۔ ریزیڈنسی اور سٹیزن شپ ایڈوائزری فرم گلوبل سٹیزن سلوشنز (جی سی ایس) نے گلوبل پاسپورٹ انڈیکس (جی پی آئی) کا پانچواں ایڈیشن جاری کیا ہے۔ ہندوستانی پاسپورٹ 197 ممالک کی فہرست میں 125 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ سال ہندوستان 124 ویں نمبر پر تھا۔ حالانکہ اس میں 2021 میں 127 ویں نمبر سے 2 مقام کی بہتری آئی ہے۔ اس سال ہندوستان کا مجموعی اسکور 1.45 رہا، جو گزشتہ 5 برسوں میں سب سے زیادہ ہے۔ گلوبل پاسپورٹ انڈیکس دیگر کئی پاسپورٹ رینکنگ سے الگ ہے کیوں کہ یہ صرف ویزا فری سفر کی خدمات کی بنیاد پر نہیں بلکہ پاسپورٹ کی مجموعی طاقت کا موازنہ کرتا ہے۔ بیشتر پاسپورٹ رینکنگ صرف ویزا فری سفر کی بنیاد پر ہوتی ہیں، لیکن جی پی آئی پاسپورٹ کی طاقت کو 3 وسیع پیمانوں پر پرکھتا ہے۔ جس میں عالمی نقل وحرکت، سرمایہ کاری کی صلاحیت اور معیار زندگی شامل ہے۔ جی پی آئی کے مطابق پاسپورٹ رینکنگ اس بات سے بھی طے ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ممالک میں رہنے، کام کرنے اور سرمایہ کاری کرنے میں کس حد تک مدد کرتا ہے۔ مجموعی اسکور میں 50 فیصد ویٹیج ’انہانسڈ موبلٹی‘، 25 فیصد سرمایہ کاری اور 25 فیصد ’کوالٹی آف لائف‘ کو دیا گیا ہے۔ یہ 14 مختلف انڈیکیٹرز پر مبنی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی پاسپورٹ کے ذریعہ 26 ممالک میں بغیر ویزا کے داخل ہوا جا سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستانی پاسپورٹ رکھنے والوں کو 26 ممالک میں ’ویزا فری‘ یا ’ویزا آن ارائیول‘ کی سہولت ملتی ہے۔ ان ممالک میں بھوٹان، نیپال، جمیکا، مکاؤ، فلسطین، تیونس، انگولا اور بارباڈوس جیسے ممالک شامل ہیں۔ حالانکہ امریکہ، برطانیہ، جرمنی، فرانس، چین، انڈورا اور متحدہ عرب عمارات سمیت تقریباً 88 ملکوں کے لیے ہندوستانی شہریوں کو ویزا لینا لازمی ہے۔ ’انہانسڈ موبلٹی انڈیکس‘ میں ہندوستان 136 ویں مقام پر ہے۔ جو گزشتہ سال کی بہ نسبت ایک پائیدان نیچے ہے۔ یہ انڈیکس مجموعی اسکور 50 فیصد کا حصہ ہے۔ اس میں پاسپورٹ سے ملنے والے سفری فوائد کے ساتھ ساتھ اس ملک کی ’کوالٹی آف لائف‘ کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

جمہوریہ کانگو میں ایبولا کا قہر جاری، 1528 کیسز آئے سامنے

ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (ڈی آر سی) میں ایبولا کے 1528 تصدیق شدہ کیسز سامنے آئے ہیں، جن میں 492 اموات شامل ہیں، کیونکہ ملک میں اس بیماری کا پھیلاؤ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ڈی آر سی کے پبلک ہیلتھ حکام کی جانب سے ہفتے کے روز جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر 239 مریض صحتیاب ہو چکے ہیں، جبکہ 628 تصدیق شدہ مریض اب بھی آئیسولیشن میں ہیں یا اسپتال میں داخل ہیں۔ ’سنہوا‘ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق حکام نے 185 مشتبہ کیسز کی بھی نشان دہی کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہر ہفتے تصدیق شدہ کیسز کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ وبائی امراض کے اعداد وشمار کے لحاظ سے 25 ویں اور 26 ویں ہفتے میں سب سے زیادہ کیسز درج کیے گئے۔ دونوں ہفتوں میں 300 سے زیادہ کیسز سامنے آئے، جو کمیونٹی ٹرانسمیشن (کمیونٹی کی سطح پر انفیکشن پھیلنے) کے جاری رہنے کا اشارہ ہے۔ رپورٹ میں کئی بڑی چیلنجوں کا ذکر کیا گیا ہے، جیسے کہ پوسٹ مارٹم کے لیے نمونے لینے کی کمیونٹی کی جانب سے مخالفت، ایبولا کے علاج کے مراکز میں گنجائش کی کمی (خاص طور پر مشرقی صوبے نارتھ کیوو میں)، کانٹیکٹ ٹریسنگ (متاثرہ افراد کے رابطے میں آنے والوں کا پتہ لگانا) ٹھیک سے نہ ہو پانا، لیب ٹیسٹنگ میں تاخیر، طبی اور انفیکشن سے بچاؤ کے سامان کی کمی، بدامنی اور کچھ متاثرہ علاقوں تک محدود رسائی۔ ایک آن لائن میڈیا بریفنگ میں گفتگو کرتے ہوئے افریقہ کے لیے ڈبلیو ایچ او کے علاقائی ڈائریکٹر محمد یعقوب جنابی نے کہا کہ صورتحال بدستور سنگین بنی ہوئی ہے اور مشرقی صوبوں اتوری اور نارتھ کیوو میں انفیکشن پھیل رہا ہے۔ نیوز ایجنسی ’سنہوا‘ کی رپورٹ کے مطابق جنابی نے کہا کہ موجودہ وبا اب تک بونڈی بوگیو ایبولا کی سب سے بڑی وبا ہے۔ ڈی آر سی میں ڈبلیو ایچ او کے ماہر پیئر اکیلی مالی نے کہا کہ یہ وبا ان علاقوں میں پھیل رہی ہے جو بدامنی اور مسلح گروہوں کی سرگرمیوں سے متاثر ہیں، جس کی وجہ سے کیسز کا پتہ لگانا اور کانٹیکٹ ٹریسنگ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اتوری کے کچھ متاثرہ علاقے مائننگ زون ہیں، جہاں باہر سے لوگوں کی مسلسل آمد و رفت کی وجہ سے وائرس پھیلنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ڈبلیو ایچ او نے جمعرات کو بتایا کہ ڈی آر سی میں بونڈی بوگیو وائرس سے ہونے والے ایبولا کے ممکنہ علاج کا جائزہ لینے کے لیے مریضوں پر مشتمل ایک کلینیکل ٹرائل شروع کیا گیا ہے۔ اس وائرس کے لیے اب تک کوئی منظور شدہ ویکسین یا مخصوص علاج دستیاب نہیں ہے۔ اس درمیان یوگانڈا میں ڈبلیو ایچ او کے ماہر بنجامن سینسا لیسی نے کہا کہ جمعرات تک ملک میں 20 تصدیق شدہ کیسز سامنے آئے ہیں، جن میں سے 15 کیسز باہر سے آنے والے لوگوں کے ہیں۔ باقی 5 مقامی طور پر متاثرہ افراد کی شناخت قرنطینہ کے دوران ہوئی ہے اور کمیونٹی میں انفیکشن پھیلنے کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا۔ سینسا لیسی نے بتایا کہ یوگانڈا اور ڈی آر سی نے سرحد پار مشترکہ جوابی طریقہ کار قائم کیا ہے اور ایک مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت دونوں ممالک نگرانی سے متعلق معلومات کا تبادلہ کریں گے اور سرحدی علاقوں میں اسکریننگ اور علاج کی صلاحیت کو مضبوط بنائیں گے۔

آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں ’انسانی سیلاب‘ دیکھ کر حیران ہوئے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ

’ایکسیوس‘ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ تہران میں جاری آخری رسومات پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آخری رسومات میں بھیڑ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے

ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات جاری ہیں۔ ان کے آخری دیدار کے لیے لوگوں کا جم غفیر جمع ہے۔ راجدھانی تہران کی شاہراہوں پر تاحد نگاہ لوگوں کا سیلاب نظر آرہا ہے۔ اسی اثناء میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بیان جاری کیا، جس میں انہوں نے آیت اللہ خامنہ ای کی آخری رسومات میں جمع ہونے والے بڑے ہجوم پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ ’ایکسیوس‘ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ تہران میں جاری آخری رسومات پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آخری رسومات میں بھیڑ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں امید تھی کہ خامنہ ای ملک میں غیر مقبول ہو چکے تھے۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے سوچا تھا کہ لوگ خامنہ ای سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن تہران میں لاکھوں لوگوں کا جم غفیر دیکھ کر وہ حیران ہوگئے۔ آخری رسومات کے دوران غم میں روتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر ٹرمپ نے کہا کہ شاید یہ آنسو محض دکھاوا ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ایران مذاکرات کے لیے بے چین ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں نے آخری رسومات مکمل ہونے تک مذاکرات ملتوی کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ خامنہ ای کی آخری رسومات میں ایران کے کئی اعلیٰ حکام موجود تھے اور امریکہ چاہے تو ان پر حملہ کر سکتا ہے، لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ مذاکرات کے لیے قیادت کی موجودگی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’وہ سب وہاں موجود ہیں۔ ہم ان سب کو ایک گولی سے ختم کر سکتے ہیں، لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے، کیونکہ ہمارے پاس بات چیت کرنے کے لیے کوئی نہیں بچے گا۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی فریق آخری رسومات کے دوران حملہ نہیں کرے گا۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں لوگوں کی شرکت کے متعلق ایران کی وزارت صحت نے کہا ہے کہ 2 سے 3 دنوں میں تقریباً 15 ملین افراد آخری رسومات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ امام خمینی گریٹ مصلیٰ کے قریب عارضی اسپتال بھی قائم کیے گئے ہیں، جہاں آیت اللہ علی خامنہ ای کا تابوت اور خاندان کے دیگر افراد کا تابوت بھی عوام کے دیکھنے کے لیے رکھا گیا ہے۔ بھیڑ میں شامل لوگوں نے سیاہ لباس زیب تن کیے اور ’مرگ بر امریکہ‘ اور ’مرگ بر اسرائیل‘ کے نعرے لگا رہے تھے۔ کچھ لوگوں کے پوسٹروں پر ٹرمپ کے قتل کا مطالبہ بھی درج تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کے صاحبزادے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای آخری رسومات میں نظر نہیں آئے۔ فروری کے آخر میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے وہ عوامی سطح پر نظر نہیں آئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق مجتبیٰ خامنہ ای بھی اس حملے میں زخمی ہو گئے تھے، جس میں ان کے والد، والدہ اور اہلیہ کی موت ہوگئی تھی۔ تبھی سے وہ ایرانی میڈیا کے ذریعے صرف تحریری بیانات بھیج رہے ہیں۔ ایرانی افسران نے تہران، قم اور مشہد میں کئی الوداعی رسومات کا اعلان کیا ہے۔ لیکن مجتبیٰ خامنہ ای کے آنے کا کوئی شیڈول نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق سیکورٹی حکام نے انہیں آنے سے منع کر دیا ہے، کیونکہ خدشہ ہے کہ اسرائیل مجتبیٰ خامنہ ای کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

ممبئی میں طوفانی بارش کا سلسلہ دراز،شہر میں ریڈ الرٹ

معمولات زندگی پٹری پر،سڑکوں اور نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی شکایت لیکن ذرائع آمدورفت اور ممبئی رواں دواں، بی ایم سی اور پولس الرٹ موڈ پر

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی شہر و مضافات میں تیز فضاؤں کے ساتھ بارش کا سلسلہ دراز ہے،اور یہ سلسلہ بدستور ۷ رجولائی تک برقرار رہے گا ،مہاراشٹر سمیت تھانہ ممبئی پال گھر رائے گڑھ میں بارش کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے بارش کے سبب تھانہ اور ممبرا میں تیز ہواؤں کے سبب گھروں کی کھڑکیوں تک ٹوٹ گئی ہے جبکہ سمندر میں دوپہر میں طغیانی بھی تھی ایسے میں سمندر سے اونچی اونچی لہریں اٹھیں بی ایم سی نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بارش میں بلاوجہ یا بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔ بارش کے دوران ممبئی میں بی ایم سی اور پولس اہلکار سڑکوں پر تعینات ہے ممبئی پولس عوام کی مدد میں مشغول ہے اور یوں بھی ممبئی پولس ہمہ وقت عوام کے لئے تیار رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ممبئی پولس ہنگامی حالات میں بھی عوام کی خدمت پر مامور ہے۔ ممبئی شہر اور اس کے مضافات میں مسلسل بارش کے باوجود ممبئی میونسپل کارپوریشن کی پوری مشینری نشیبی علاقوں اور ہنگامی حالات کیلئے تیار ہے اور شہریوں کی خدمت کے لیے چوبیس گھنٹے کام مامور ہے۔ ریلوے، بیسٹ اور دیگر پبلک ٹرانسپورٹ خدمات بآسانی معمولات پر ہے جس کے سبب ممبئی کی معمولات زندگی بھی پٹری پر ہے جبکہ اندھیری سب وے ملن سب وے پر پانی جمع ہونے کے سبب یہاں ٹریفک کا نظام متاثر ہے اس کے باوجود آمدورفت جاری ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے آج 5جولائی 2026 کو ممبئی کے علاقے کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔اس دوران موسلا دھار بارش کے ساتھ طوفانی بارش کی بھی پیشگوئی ہے۔ 55 سے 65 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے درمیانی ہوائیں چلنے کا بھی قوی امکان ہے۔شہری درختوں کے نیچے نہ ٹھہریں اس کے علاوہ گاڑیوں کو بھی یہاں پارک نہ کریں، آج سہ پہر 3.22 بجے سمندر میں 4. 19 میٹر بلند لہریں اٹھیں ۔اس تناظر میں شہریوں کو محتاط رہنا چاہیے اور بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے سے گریز کرنا چاہیے یہ اپیل بی ایم سی نے کی ہے انتظامیہ نے حالات کا جائزہ لینے کے ساتھ اپنی ٹیموں کو بھی مامور کیا ہے تاکہ سیلابی کیفیات کے دوران مدد کی ہے انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً انتظامیہ کی جانب سے جاری رہنمایانہ اصول پر عمل کریں ۔ ہنگامی صورت حال میں، فوری مدد کے لیے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ہیلپ لائن نمبر 1916 پر رابطہ کریں بی ایم سی نے شہر میں نشیبی علاقوں میں بھی اپنے ملازمین کو تعینات کیا ہے کرلا میٹھی ندی کی سطح آب بھی خطرے کے نشان سے نیچے بہہ رہا ہے فی الوقت بی ایم سی الرٹ پر ہے۔ ممبئی میں جنوبی ممبئی کے پربھادیوی سمیت دیگر علاقوں میں تیز ہواؤں کا سلسلہ جاری ہے اس کے ساتھ ہی یہاں ممبئی و مضافاتی علاقوں میں درخت گرنے کے واقعات بھی رونما ہوئے ہیں اس دوران کسی بھی قسم کا کوئی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے ۔ریاست کے بیشتر حصوں میں زور دار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی اور تھانے سمیت کئی علاقوں میں ریڈ الرٹ جاری کردیا ہے۔خاص کر کوکن کے ساحلی علاقوں اور وسطی مہاراشٹر کے علاقوں میں عوام سے محتاط رہنے کیلئے کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ پونے کے پہاڑی علاقوں میں حال ہی میں تودے گرنے کے واقعات پیش آچکے ہیں وہاں بھی انتظامیہ الرٹ جاری کیا ہے۔ مہاراشٹر کے باقی حصوں میں درمیانی سے ہلکی بارش متوقع ہے۔محکمہ موسمیات نے پونے کے گھاٹ اور کوکن کے ساحل پر زوردار بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ یہ پیش گوئی اگلے دو تین دنوں کیلئے ہے۔امکان ہے کہ ۶ رجولائی تک ان علاقوں میں مسلسل بارش ہوگی۔ اس لئے مشورہ دیا گیا ہے کہ کوئی بھی اس وقت سیاحت کیلئے نہ جائے۔

ممبئی ،تھانے اور نئی ممبئی کے علاقوں میں چوری کی واردات انجام دینے والا چور گرفتار

ممبئی میں ڈونگری میں سونے کی دکان سے چوری کی تھی

۲۷ جون کو لال چند بھرمل جیولرز، دکان نمبر 11، چنن والا بلڈنگ، نجم باغ کے سامنے، ڈونگری میں چوری کا واقعہ پیش آیا ۲۷ جون شام ساڑھے ۷ کے قریب، ایک نامعلوم شخص دکان میں داخل ہوا اس کی شناخت نودیپ کا مبلے کے طور پر کی گئی وہ انگوٹھی خریدنا چاہتا ہے۔اس نے 5.210 گرام وزنی انگوٹھی منتخب کی اور بل تیار کرنے کو کہا ۔شکایت کنندہ نے اس شخص نے پھر 42,000 روپے نقد ادا کیے۔ جب شکایت کنندہ بل تیار کر رہا تھا، اس شخص نے کہا کہ وہ بقیہ 40,000 G-Pay کے ذریعے ادا کرے گا۔ اس نے دکان کا کیا آر کوڈ لیا، اپنے موبائل پر ایک جعلی ایپ کھولا، کوڈ کو اسکین کیا، اور ایک پیغام دکھایا جس میں بتایا گیا تھا کہ 000,40 بھیجے گئے ہیں۔ جب شکایت کنندہ اپنا موبائل چیک کر رہا تھا کہ آیا واقعی رقم بینک اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے، تو ملزم نے شکایت کنندہ کی رضامندی کے بغیر انگوٹھی جو کاؤنٹر پر رکھی تھی لے لی اور فرار ہوگیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شکایت کنندہ کے کھاتے میں رقم جمع نہیں ہوئی تھی۔ نتیجتاً شکایت درج کرائی گئی اور مقدمہ درج کرلیا گیا۔ واقعے کے بعد، کرائم ڈیٹیکشن اسکواڈ (اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر جادھو کی قیادت میں ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور عینی شاہدین اور تکنیکی تجزیہ سے پوچھ گچھ کی۔ انہیں معلوم ہوا کہ ایک شخص تیز رفتار موٹر سائیکل پر سونے کی انگوٹھی چرا کر دکان سے فرار ہوگیا تھا۔ ڈونگری، مجگاؤں، کالا چوکی اور سائن علاقوں میں جمع کی گئی خفیہ معلومات پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس سب انسپکٹر (پی ایس آئی) ویاوارے کو ایک مخبر سے اطلاع ملی کہ مشتبہ شخص تھانے ضلع کے کلیان علاقے میں رہتا ہے۔ سینئر افسران کی اجازت کے ساتھ پولس افسر اور ان کی ٹیم نے مزید انٹیلی جنس اور تکنیکی ٹریسنگ کی بنیاد پر ڈومبیولی (مغربی) اور ٹھاکرلی علاقوں میں مشتبہ شخص کا سراغ لگایا۔ انہوں نے مہارت سے اسے کرپی واڑی، محسوبہ چوک، کلیان (مشرق) میں اس وقت پکڑ لیا جب وہ اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ اسے ڈونگری پولیس اسٹیشن لایا گیا، جہاں دو پنچوں گواہوں کی موجودگی میں ذاتی تلاشی لی گئی۔ اس کے بٹوے سے 2,190 روپے کی نقد رقم اور 6.63 گرام وزنی سونے کی چیز ملی۔ ایک تلاشی پنچنامہ (تلاش کا ریکارڈ) تیار کیا گیا، اور اشیاء ضبط کر لی گئیں۔ ملزم نے ڈونگری پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں جرم کرنے کا اعتراف کیا اور اس کیس کے سلسلے میں اسے باقاعدہ گرفتار کرلیا گیا ہے گرفتار ملزم کی شناخت راہول پرکاش کرپے، عمر 32؛ پتہ: کمرہ نمبر 02، دوسری منزل، شرم سفالیا نواس، کرپیواڑی، کلیان (مشرق)، ضلع تھانے کے طور پر ہوئی ہے اس کے قبضے سے ضبط ذاتی تلاش کے دوران ملنے والی اشیا، 1) ₹2,190 کی نقد رقم۔ 2) سونے کی ایک زنجیر جس کا وزن 6.63 گرام ہے (منپاڈا پولیس اسٹیشن میں درج جرم سے منسلک) تفتیش کے دوران گرفتار ملزم نے درج ذیل تھانوں کی حدود میں جرائم کرنے کا اعتراف کیا جس میں ڈونگری پولیس اسٹیشن، کالا چوکی پولیس اسٹیشن، اے پی ایم سی پولیس اسٹیشن، نوی ممبئی، نارپولی پولیس اسٹیشن، بھیونڈی ، مانپاڈا پولیس اسٹیشن، ڈومبیولی ،کوپری پولیس اسٹیشن، تھانے، کپور باوڑی پولیس اسٹیشن، تھانے شامل ہے۔

ریاستی سیاست میں بڑا تعلیمی موڑ: مہاراشٹر ٹیچر اسوسی ایشن کی

ریاستی صدر شبھانگی تائی پاٹل شندے شیوسینا میں شامل

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مہاراشٹر کی بدلتی ہوئی سیاسی فضا میں ایک اور اہم اور دوررس اثرات کی حامل پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ریاست کی ممتاز تعلیمی تنظیم مہاراشٹر ٹیچر اسوسی ایشن" کی ریاستی صدر شبھانگی تائی پاٹل نے اپنی تنظیم کے ریاستی، ضلعی اور مقامی عہدیداران ،سینکڑوں اراکین اور کارکنان کے ہمراہ کی شوسینا سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ کی قیادت والی شوسینا میں باضابطہ شمولیت اختیار کرلی۔ اس فیصلے نے نہ صرف سیاسی حلقوں بلکہ ریاست کے تعلیمی، سماجی اور اساتذہ برادری میں بھی نئی بحث کو جنم دے دیا ہے، کیونکہ اسے محض سیاسی تبدیلی نہیں بلکہ تعلیمی نمائندگی کے ایک نئے مرحلے کے آغاز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق دھولیہ، مالیگاؤں اور اطراف کے علاقوں سے تقریباً سو سے زائد چار پہیہ گاڑیوں پر مشتمل ایک عظیم الشان قافلہ تھانے پہنچا، جہاں نے شبھانگی تائی پاٹل اور ان کے رفقاء کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر انہیں شندے شوسینا میں خوش آمدید کہتے ہوئے دھولیہ ضلع کے اُپ نیتا کے باوقار عہدے سے بھی نوازا گیا۔ استقبالی تقریب میں موجود کارکنان کا جوش و خروش اور پرجوش نعروں نے اس سیاسی پیش رفت کو یادگار بنا دیا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے شبھانگی تائی پاٹل نے واضح کیا کہ ان کا یہ فیصلہ کسی ناراضگی، اختلاف یا ذاتی مفاد کا نتیجہ نہیں بلکہ مہاراشٹر ٹیچر اسوسی ایشن کے تمام عہدیداران اور ذمہ داران کی طویل مشاورت اور متفقہ رائے کے بعد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں اساتذہ، طلبہ اور تعلیمی اداروں کو درپیش مسائل کے حل، تعلیمی پالیسیوں میں مؤثر نمائندگی اور محکمہ تعلیم کے ساتھ بہتر تال میل قائم کرنے کے لیے ایک مضبوط پلیٹ فارم کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، جس کے پیش نظر شندے شوسینا میں شمولیت اختیار کی گئی۔ اس تقریب کا سب سے زیادہ توجہ طلب پہلو مالیگاؤں کی معروف، فعال اور ہر دلعزیز تعلیمی شخصیت لیاقت شیداء سر کی موجودگی اور شندے شوسینا کے تعلیمی محاذ سے وابستگی رہی، جس پر ریاست کے تعلیمی حلقوں میں وسیع پیمانے پر گفتگو جاری ہے۔ نمائندے نے جب ان سے اس فیصلے کے پس منظر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نہایت واضح اور مدلل انداز میں کہا کہ ان کا یہ قدم سیاست میں مقام حاصل کرنے یا کسی عہدے کی خواہش کے لیے ہرگز نہیں بلکہ صرف اور صرف تعلیم و تعلم کی ترقی، تحفظ اور بقاء کے عظیم مقصد کے تحت اٹھایا گیا ہے۔ لیاقت شیداء سر نے کہا کہ ان کی زندگی کا مقصد ریاست بھر کے اردو، مراٹھی اور دیگر تمام زبانوں کے اسکولوں، اساتذہ، طلبہ اور تعلیمی اداروں کے مسائل کو حکومتی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرنا، تعلیمی معیار کو بلند کرنا، اساتذہ کے حقوق کا تحفظ، طلبہ کے بہتر مستقبل کی راہیں ہموار کرنا اور محکمہ تعلیم سے متعلق رکاوٹوں کو دور کرنے کی جدوجہد کرنا ہے۔

ممبئی 72-75 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی تیز ہواؤں کی وجہ سے شہر و مضافات میں

درخت شاخوں کے گرنے کے ۱۴۲ رواقعات درج

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں موسلا دھار اور شدید بارش کے درمیان گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ممبئی کے مختلف حصوں میں تقریباً 150 سے 170 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ اس عرصے کے دوران مسلسل بارش اور تیز ہوا ،اور فضا کے باوجود ممبئی میں معمول کی زندگی بلا تعطل جاری تھی قابل ذکر بات یہ ہے کہ ممبئی شہر یا اس کے مضافات میں کہیں بھی پانی بھرنے کے واقعات کی اطلاع نہیں ہے ممبئی کے علاقے میں 72 سے 75 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی تیز ہواؤں کی وجہ سے درختوں یا شاخوں کے گرنے کے کل 142 واقعات ریکارڈ کیے گئے۔ ان حالات کے درمیان، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) اور دیگر ایجنسیوں کے تقریباً 10,000 افسران اور عملہ ہفتے کے آخر میں چھٹیوں کے دوران بھی زمین پر انتھک محنت کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حکام بھی پیش رفت کی قریب سے نگرانی کر رہے ہیں اور ضروری اقدامات کو مربوط کر رہے ہیں۔ انڈیا میٹرولوجیکل ڈپارٹمنٹ (آئی ایم ڈی) نے ممبئی کے علاقے میں آج اتوار، 5 جولائی 2026 کو بھاری بارش کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔ آئی ایم ڈی نے اس عرصے کے دوران موسلا دھار بارش سے شدید بارش کے امکان کی پیش گوئی کی ہے۔ مزید برآں، آج سہ پہر 22:3 بجے 19.4 میٹر کی اونچی لہریں اٹھیں اس پس منظر میں میونسپل کمشنا شونی بھیڈے میونسپل ہیڈ کوارٹر کے ایمرجنسی کنٹرول روم سے صورتحال کا مسلسل جائزہ لے کر ضروری ہدایات جاری کی ہیں ۔اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات)اویناش ڈھاکنے، ڈپٹی کمشنر (پبلک ہیلتھ) شرد اوگھڑے اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ تمام زونل ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز (وارڈ آفیسرز) اور متعلقہ عملہ اپنے دفاتر میں یا براہ راست فیلڈ میں موجود ہوں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ ذاتی طور پر ان احکامات کی تعمیل کی تصدیق کریں۔ ان ہدایات کے مطابق، پوری ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کی مشینری ہائی الرٹ پر ہے، افسران اور عملہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے فیلڈ میں سرگرم عمل ہے۔ محکموں کے سربراہان، انجینئرز، پمپ آپریٹرز، ہیلتھ ورکرز اور ایمرجنسی رسپانس ٹیمیں مختلف مقامات پر تعینات کی گئی ہیں۔ فی الحال، زمین پر 10,000 ملازمین کام کر رہے ہیں، مسلسل صورتحال کی نگرانی کر رہے ہیں اور ضروری اقدامات پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ 4 جولائی کی شام 00:5 بجے سے 5 جولائی، 2026 کو شام 5:00 بجے تک کے 24 گھنٹوں کے دوران، ممبئی میں تقریباً 150 سے 170 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ ممبئی شہر میں بارش کے اعداد و شمار 153 ملی میٹر، مشرقی مضافاتی علاقوں میں 121 ملی میٹر اور مغربی مضافاتی علاقوں میں اوسطاً 93 ملی میٹر رہے۔ 5 جولائی 2026 کو سہ پہر 22:3 منٹ پر 19.4 میٹر کی اونچی لہر آئی۔

رائے گڑھ میں پہاڑ کا تودہ گرنے سے مقامی باشندوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا،عثمان آباد میں موسلا دھار بارش، کسانوں میں خوشی

ریاست کے بیشتر حصوں میں زوردار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی اور تھانے سمیت کئی علاقوں میں ریڈ الرٹ جاری کردیا ہے۔ خاص کر کوکن کے ساحلی علاقوں اور وسطی مہاراشٹر کے علاقوں میں عوام سے محتاط رہنے کیلئے کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ پونے کے پہاڑی علاقوں میں حال ہی میں تودے گرنے کے واقعات پیش آچکے ہیں وہاں بھی انتظامیہ الرٹ جاری کیا ہے۔ مہاراشٹر کے باقی حصوں میں درمیانی سے ہلکی بارش متوقع ہے۔ محکمہ موسمیات نے پونے کے گھاٹ اور کوکن کے ساحل پر زوردار بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ یہ پیش گوئی اگلے دو تین دنوں کیلئے ہے۔ امکان ہے کہ ۶ رجولائی تک ان علاقوں میں مسلسل بارش ہوگی۔ اس لئے مشورہ دیا گیا ہے کہ کوئی بھی اس وقت سیاحت کیلئے نہ جائے۔ کیونکہ پہاڑی علاقوں کی صورتحال خطرناک ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ۶ رجولائی کے بعد بارش کی شدت میں کمی آئے گی۔ اس دوران عثمان آباد ضلع میں سنیچر کے روز موسلا دھار بارش ہوئی ۔ یہاں جون کا مہینہ خشک گزرا جس کی وجہ سے خریف کی بوائی میں تاخیر ہوئی۔ کسان بڑی بے صبری سے بارش کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر کار بارش شروع ہوتے ہی کسانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ بارش کی زوردار موجودگی کی وجہ سے اب خریف کی بوائی میں بھی تیزی آئے گی۔ اُدھر رائے گڑھ ضلع میں بھی سنیچر کو موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے معمولات زندگی درہم برہم ہوکر رہ گئے۔ اطلاع کے مطابق امباندی نے خطرے کے نشان کو پار کرلیا جس کی وجہ سے مقامی افراد کو ندی سے دور رہنے کیلئے کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کنڈ لکا ندی اور پاتال گنگا ندی کی سطح بھی خطرے کے نشان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا یہاں بھی انتظامیہ چوکنا ہوگیا ہے۔ اسی طرح پولاد پور کے علاقے میں پہاڑ کا تودہ گرنے کا واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے آس پاس کے لوگوں کو وہاں سے محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا۔ حالانکہ ضلع میں حالات قابو میں بتائے جارہے ہیں لیکن مقامی باشندوں کو محتاط رہنے کیلئے کہا گیا ہے کیونکہ کوکن میں ابھی بارش کے مزید تیز ہونے کا امکان ہے۔ ان علاقوں کے علاوہ جلگاؤں اور دھولیہ سے بھی تیز بارش کی خبر ہے۔ ممبئی سمیت ریاست کے کئی حصوں میں جاری موسلا دھار بارش کے پیش نظر وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے شہریوں کو محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ الرٹ پر سختی سے عمل کریں۔ اگلے دو دنوں میں اوسط سے زیادہ بارش اور طوفان کا امکان ہے۔ یاد رہے کہ ریاست کے کئی علاقوں میں سنیچر کے روز اسکولوں میں چھٹی دی گئی جبکہ بعض اضلاع میں پہلے ہی اسکولوں کا وقت تبدیل کیا گیا ہے۔

سلمان خان کی رہائش گاہ پر فائرنگ کا ملزم انمول بشنوئی خودسپردگی کا خواہاں

کئی کیسوں میں مطلوب انمول کو امریکہ نے ہندوستان کے حوالے کیا تھا تب سے وہ دہلی کی جیل میں ہے

بالی ووڈ اسٹار سلمان خان کی رہائش گاہ پر فائرنگ کی سازش کے ملزم انمول بشنوئی نے 'مکوکا' (مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ) کی خصوصی عدالت میں درخواست دی ہے کہ انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے اور مقدمہ کا سامنا کرنے کیلئے وہ خودسپردگی کرنا چاہتا ہے۔ عدالت نے سرکاری وکیل کو اس درخواست پر جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ انمول گجرات کی جیل میں قید گینگسٹر لارینس بشنوئی کا چھوٹا بھائی ہے اور ہندوستان میں کئی کیسوں میں ملزم ہے، جن میں ۱۴ر اپریل ۲۰۲۴ء کو سلمان خان کی رہائش گاہ گیلکسی اپارٹمنٹ پر فائرنگ اور اسی سال ہونے والے این سی پی کے سینئر لیڈر بابا صدیقی کے قتل کا معاملہ بھی شامل ہے۔ انمول کو گزشتہ برس نومبر میں امریکی حکام نے ہندوستان کے حوالے کیا تھا جس پر 'نیشنل انویسٹیگیشن ایجنسی' نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا تھا اور اب وہ دہلی کی تہاڑ جیل میں عدالتی تحویل میں ہے۔ انمول کے ساتھ لارینس بھی اس کسی میں مطلوبہ ملزم ہے لیکن حکومت نے اس کے تحفظ کے پیش نظر اسے سابرمتی جیل سے باہر نکالنے پر پابندی عائد کررکھی ہے۔ سلمان خان کی رہائش گاہ پر فائرنگ کے کیس میں خودسپردگی کے تعلق سے انمول نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ وہ پہلے سے ایک دیگر کیس میں 'این آئی اے' کی تحویل میں ہے اس لئے بذات خود عدالت میں حاضر ہوکر خودسپردگی نہیں کرسکتا اور اس کیس کی تفتیش کیلئے ضروری ہے کہ پولیس اس اسے باقاعدہ گرفتار کرے۔ اس لئے اگر عدالت حکم دے تو اسے سلمان خان فائرنگ کیس میں خودسپردگی کیلئے ممبئی کی عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس نے مزید کہا ہے کہ اس سے استغاثہ کو فائدہ ہی ہوگا کہ اس کیس پر جلد سماعت مکمل ہوسکے گی اس لئے عدالت تہاڑ جیل انتظامیہ کو حکم جاری کرے کہ اسے ممبئی کی عدالت میں پیش کیا جائے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس معاملے میں مقدمہ پر سماعت شروع ہوچکی ہے اور ۳۰ر گواہوں کے بیانات بھی درج کئے جاچکے ہیں۔ یاد رہے کہ بابا صدیقی کو باندرہ (مشرق) میں ان کے دفتر کے باہر ۱۳ر افراد نے ۱۲ر اکتوبر ۲۰۲۴ء کو گولی مارکر قتل کردیا تھا۔ انمول کی خودسپردگی کی درخواست کا علم ہونے کے بعد مرحوم کی دختر شہزین صدیقی نے سیشن کورٹ سے رجوع ہوکر درخواست کی ہے کہ وہ پولیس کو حکم دے کہ انمول کو تحویل میں لے لیں۔ انہوں نے اپنی درخواست میں الزام عائد کیا ہے کہ دباؤ کی وجہ سے پولیس انمول کو اپنی تحویل میں لینے سے گریز کررہی ہے۔ ان کے مطابق انمول کو تحویل میں لے کر پوچھ گچھ کرنے سے ان کے والد کے قتل کی سازش میں ملوث مزید افراد کے نام سامنے آسکتے ہیں۔

کرلا میں دکان پر درخت گرنے سے ایک ۶۳ر سالہ شخص کی موت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں موسلا دھار بارش کا قہر جاری ہے ،درخت گرنے کے سبب ایک بزرگ کی اس وقت موت ہوگئی ،جب وہ اپنی دکان پر تھا۔ اتوار، 5 جولائی، 2026 کو، تقریباً 40:12 بجے، کرلا (مغربی) کے نوپاڑا میں ہندی بی ایم سی اسکول کے قریب کمانی علاقے میں ایک دکان پر ایک بڑا درخت گر گیا۔ حادثے میں 63 سالہ یونس کنڈا والا شدید زخمی ہوگیا۔ زخمی شخص کو فوری طور پر فوزیہ اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ممبئی فائر بریگیڈ، پولیس، بیسٹ اور متعلقہ وارڈ انتظامیہ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچی اور بچاؤ اور راحت کاری کا کام شروع کیا۔ حادثے کے بعد علاقے میں کچھ دیر تک کہرام مچ گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ بی ایم سی نے بارش سے قبل درخت کی کٹائی نہیں کی تھی اس کے ساتھ ممبئی میں متعدد مقامات پر درخت گرنے کے واقعات رونما ہوئے ہیں ،جبکہ بی ایم سی نے اپیل کی ہے کہ درخت کے نیچے نہ ٹھہرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ ممبئی کے کرلا ویسٹ علاقے میں موسلا دھار بارش کے دوران ایک دکان پر درخت گرنے سے 63 سالہ بزرگ یونس کنڈا والا (یونس حکیم الدین شیخ) کی موت ہوگئی ہے۔ یہ دردناک حادثہ اتوار، 5 جولائی 2026 کو دوپہر کے وقت پیش آیا۔ حادثے کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ یہ واقعہ کرلا (ویسٹ) میں کامانی کے نزدیک، نوپاڑہ علاقے میں واقع بی ایم سی ہندی اسکول (گومز گاؤں بلڈنگ) کے پاس پیش آیا۔ اتوار کی دوپہر تقریباً 40:12 بجے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کنٹرول روم کو اس واقعے کی اطلاع ملی۔ متوفی یونس کنڈا والا الیکٹرک کے سامان کی اپنی نئی دکان کھولنے کی تیاری کر رہے تھے۔

کرلا کے نوپاڈا علاقے میں درخت گرنے کے بعد متوفی کے ورثا کے لیے 5 لاکھ روپے کی فوری مالی امداد کا اعلان

ممبئی آج دوپہر کرلا (مغربی) کے نوپاڈا علاقے میں ایک درخت کی شاخ اچانک ایک دکان پر گر گئی۔ اس ناخوشگوار واقعے میں مقامی رہائشی یونس کنڈا والا (عمر 63) کی موت واقع ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے فوری طور پر جائے وقوعہ کا دورہ کرکے علاقے کا معائنہ کیا اور صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا۔ میئر تاوڑے نے مہلوک کے خاندان کے لیے فوری طور پر 5 لاکھ روپے کی مالی امداد کا بھی اعلان کیا۔ دورے کے دوران، میئر نے مقامی رہائشیوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی، ان کے تحفظات اور شکایات سنیں۔ مانسون کے موسم میں اس طرح کے حادثات کو روکنے کے لیے میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو سخت ہدایات جاری کیں کہ وہ ممبئی بھر میں بشمول کرلا اور آس پاس کے علاقوں میں۔ فوری طور پر درختوں کا آڈٹ کریں اور جنگی بنیادوں پر ضروری درختوں کی کٹائی کریں۔ میئر ریتو تاوڑے نے یقین دلایا کہ شہریوں کی حفاظت کے سلسلے میں کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس معائنہ کے دوران مقامی کارپوریٹر اور پبلک ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہریش بھنڈیرگے، کارپوریٹر نتیش سنگھ، متعلقہ میونسپل کارپوریشن کے افسران اور مقامی پولس کے اہلکار بھی میئر کے ساتھ تھے۔

ممبئی کے تمام سرکاری، نجی اور میونسپل اسکولوں اور کالجوں کیلئے پیر ۶ رجولائی ۲۰۲۶ رکو تعطیل کا اعلان

ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے کل 6 جولائی 2026 بروز پیر کو ممبئی میٹروپولیٹن علاقے میں شدید بارش (اورنج الرٹ) اور تیز ہواؤں کی وارننگ جاری کی ہے۔ اس کے پیش نظر، اور طلباء کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے، ممبئی کے تمام سرکاری، نجی، اور میونسپل اسکولوں اور کالجوں کے لیے چھٹی کا اعلان کیا گیا ہے، تاہم ممبئی کے تمام سرکاری، نجی، اور میونسپل اسکولوں اور کالجوں کے لیے کل، 6 جولائی، 620 تک سرکاری دفاتر معمول پر جاری رہیں گے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے بھی شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر ہی گھروں سے باہر نکلیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ضلع الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کو

شدید بارش کے درمیان اپنے فرائض انجام دینے کیلئے ستائش

بھیڈے نے ذاتی طور پر دھوبی تالاو اور چیرہ بازار کے علاقوں کا دورہ کرکے انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کا جائزہ لیا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر پراجکتا ورما-لاونگیرے مالابار ہل، چندن واڑی، اور نیوی نگر میں سائٹ کے دورے کے ذریعے اس عمل کا جائزہ لیا، ووٹرز سے گزارش ہے کہ گھر کے دورے کے دوران ضروری معلومات فراہم کرکے بی ایل اوز کے ساتھ تعاون کریں ممبئی ممبئی: بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) انتخابی فہرستوں کے لیے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) 2026 پروگرام کے حصے کے طور پر گھر کے دورے کر رہے ہیں۔ اس تناظر میں ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے آج (5 جولائی 2026) کو میرین لائنز کے دھوبی تالاو اور چیرا بازار کے علاقوں کا ذاتی طور پر دورہ کیا تاکہ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی اور BLOs کے ذریعہ کئے جارہے کام کا جائزہ لیا جاسکے۔ انہوں نے مقامی ووٹرز سے بھی بات چیت کی۔ اشونی بھیڈے نے بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کی ستائش کی کہ انہوں نے اپنے فرائض کو بڑی لگن اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کیا، حالانکہ اس وقت ممبئی خطہ میں شدید بارش جاری ہے۔ انہوں نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں کے دوروں کے دوران بی ایل او کے ساتھ تعاون کریں۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر پراچی جامبھیکر، متعلقہ بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل اوز) اور بوتھ لیول ایجنٹس (بی ایل ایز) موجود تھے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، BLOs 30 جون سے 29 جولائی 2026 تک انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی-2026 پروگرام کے ایک حصے کے طور پر گھر کے دورے کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کو گریٹر ممبئی کے علاقے میں ضلع الیکشن افسر اور میونسپل کمشنر شریمتی کی رہنمائی میں موثر طریقے سے نافذ کیا جارہا ہے۔ اشونی بھیڈے اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) کی قیادت میں ممبئی کے علاقے (ممبئی سٹی اور مضافات) میں گزشتہ چار دنوں سے موسلا دھار بارش جاری ہے۔ ان شدید بارش کے باوجود بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) بڑی لگن اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کے درست اور تازہ ترین رہنے کو یقینی بنانے کے لیے، وہ ضروری معلومات جمع کرنے کے لیے ذاتی طور پر شہریوں کے گھروں کا دورہ کررہے ہیں۔ اس کام کا جائزہ لینے کے لیے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ذاتی طور پر ووٹر کی رہائش گاہ کا دورہ کیا۔ آج لین نمبر 3، دھوبی تالاو (میرین لائنز ایریا) میں شوبھا وجے ریڈ تیج اور 220 ڈاکٹر ویگاس اسٹریٹ (چیرا بازار علاقہ) میں شری مہادیو مندر۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اشونی بھیڈے نے کہا کہ انتخابی فہرستوں کے لیے خصوصی نظر ثانی کے پروگرام کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ اس اقدام کے تحت گھریلو دوروں کا عمل فی الحال جاری ہے۔ ممبئی میں جاری موسلا دھار بارش کے درمیان بھی، BLOs خلوص اور فرض کے احساس کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ قابل ستائش ہے کہ وہ ناسازگار حالات کے باوجود شہریوں تک پہنچ رہے ہیں اور جمہوری عمل کو مضبوط کررہے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی کی کامیابی کے لیے شہریوں کا تعاون بہت ضروری ہے۔

چین نے بین الاقوامی دباؤ کے باوجود

تائیوان کے مشرق میں کوسٹ گارڈ گشت شروع کی

بیجنگ/تائی پے: چین نے 4 جولائی کو کہا کہ اس نے تائیوان کے مشرق میں ایک کوسٹ گارڈ گشت شروع کیا تھا، جس نے تائی پے کی جانب سے سخت ردعمل کا اظہار کیا جب جون میں جزیرے کے ساحل سے دور ایک ٹاسک فورس نے کچھ مغربی دارالحکومتوں میں خطرے کی گھنٹی پیدا کر دی۔ چین کی فوج تقریباً روزانہ تائیوان کے اردگرد کام کرتی ہے، جسے بیجنگ اپنا علاقہ سمجھتا ہے۔ لیکن چین نے اپنے علاقائی دعوؤں کو نافذ کرنے کے لیے اپنے ساحلی محافظوں کا استعمال شروع کر دیا ہے جسے تائیوان چینی اقدامات کی قانونی بنیاد کا دعویٰ کرنے کے لیے "قانون سازی" کہتا ہے۔ چین کے کوسٹ گارڈ نے ایک بیان میں کہا کہ یہ بحری بیڑہ علاقے میں "قانون نافذ کرنے والے گشت" کا انعقاد کرے گا، اور مزید کہا کہ یہ اس طرح کے گشت کو مضبوط کرے گا جسے اسے چین کے دائرہ اختیاری پانی کہا جاتا ہے۔ اس میں مزید کہا گیا کہ ساحلی محافظ "چین کی علاقائی خودمختاری اور سمندری حقوق اور مفادات کی مضبوطی سے حفاظت کرے گا"۔ تائیوان کی حکومت نے نئے گشت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ "بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور علاقائی استحکام میں خلل کے طور پر طاقت کی غیر قانونی توسیع" ہے۔ تائیوان کی چین پالیسی بنانے والی مین لینڈ افیئرز کونسل نے ایک بیان میں کہا، تائیوان کے مشرقی پانیوں میں چینی کمیونسٹوں کی کوئی خودمختاری یا متعلقہ حقوق نہیں ہیں، ان کا ان پانیوں پر کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، اور اس کے کسی بھی سرکاری جہاز کے پاس وہاں قانون نافذ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ "تائیوان کے کوسٹ گارڈ نے کہا کہ وہ دو چینی بحری جہازوں کا سراغ لگا رہا ہے اور اس نے اپنے دو جہازوں کو ان کے ساتھ چلنے اور ان کی نگرانی کے لیے پیش کیا ہے۔ اس نے ایک بیان میں کہا کہ صبح کے وقت، دونوں چینی بحری جہاز تائیوان کے ہوالین سے 54 سمندری میل مشرق میں تھے، جو ایک اہم ایئربیس کا گھر تھا، لیکن محدود پانیوں سے باہر، اس نے ایک بیان میں کہا۔ تائیوان کا کوسٹ گارڈ ہمارے پانیوں کو ہراساں کرنے والے چینی جہازوں کو زبردستی باہر نکالنے، قومی خودمختاری کا ثابت قدمی سے دفاع کرنے اور ہماری سمندری حدود کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات جاری رکھے گا"۔ تقریباً ایک ماہ میں یہ دوسرا موقع ہے کہ چین نے تائیوان کے مشرقی ساحل سے دور پانیوں میں کوسٹ گارڈ کے جہاز بھیجے ہیں۔ اس سے امریکہ، فرانس، جرمنی اور برطانیہ میں سفارتی تنازعہ بڑھنے کا خطرہ ہے۔ چین نے کہا کہ جون میں پہلا آپریشن جاپان اور فلپائن کے اس اعلان کے جواب میں تھا کہ وہ اپنی سمندری حدود پر باضابطہ بات چیت شروع کریں گے، جسے بیجنگ نے تائیوان سے دور چینی پانیوں کو شامل کرنے کے طور پر دیکھا۔ تائیوان نے یکم جولائی کو کہا کہ مشرقی ساحل سے دور تائیوان کے بحری جہازوں کو چین کے کوسٹ گارڈ کے بورڈنگ اور معائنہ کے مطالبات کو نظرانداز کرنا چاہیے اور اگر ضروری ہوا تو تائیوان کے کوسٹ گارڈ کے جہاز اسے ہونے سے روکنے کے لیے مداخلت کریں گے۔ چین تائیوان کی خودمختاری کے کسی دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ تائیوان کا کہنا ہے کہ چین کو جزیرے یا اس کے پانیوں پر کسی خودمختاری یا دائرہ اختیار کا دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ 2 جولائی کو، چین کی قدرتی وسائل کی وزارت نے انگریزی میں شائع کیا جسے اس نے جاپان-فلپائن کی سمندری حدود کے مذاکرات پر "قانونی رائے" کہا۔

پاکستان کا تجارتی خسارہ ۲۲٪ فیصد بڑھ گیا

کاروباری اداروں نے برآمدات میں کمی کا انتباہ دیا

کراچی: پاکستان کا تجارتی خسارہ جون میں ختم ہونے والے مالی سال میں 22 فیصد بڑھ کر 5.39 بلین ڈالر تک پہنچ گیا، اس ہفتے جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، تجزیہ کاروں نے ہفتے کے روز کہا کہ معیشت اپنی برآمدات کی بنیاد کو وسیع کرنے اور بڑھانے کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس (پی بی ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2025-26 میں ملکی درآمدات 8 فیصد بڑھ کر 69.6 بلین ڈالر جبکہ برآمدات 6 فیصد کم ہو کر 30.1 بلین ڈالر رہیں۔ پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق، ماہ بہ ماہ کی بنیاد پر، جون میں پاکستان کا تجارتی خسارہ 57 فیصد بڑھ کر 4.53 بلین ڈالر ہو گیا، کیونکہ برآمدات 10 فیصد کم ہو کر 2.24 بلین ڈالر ہو گئی جبکہ درآمدات 26 فیصد بڑھ کر 6.77 بلین ڈالر ہو گئیں۔ جے ایس گلوبل کیپیٹل لمیٹڈ کے سربراہ ریسرچ محمد وقاص غنی نے ہفتے کے روز عرب نیوز کو بتایا، پاکستان کا تجارتی خسارہ ساختی ہے کیونکہ معیشت درآمد شدہ توانائی، مشینری اور صنعتی خام مال پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، جبکہ برآمدات کم ویلیو ایڈڈ مصنوعات جیسے کہ ٹیکسٹائل پر مرکوز رہتی ہیں۔ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن کے اشتراک کردہ اعداد و شمار کے مطابق، ٹیکسٹائل پاکستان کا سب سے بڑا برآمدی شعبہ ہے، جس نے گزشتہ سال 17.97 بلین ڈالر کی کمائی کی، جو کہ ایک سال پہلے کے 17.91 بلین ڈالر سے صرف 0.34 فیصد زیادہ ہے۔ غنی نے کہا کہ جیسا کہ مقامی طلب اور نمو بحال ہو رہی ہے، درآمدات برآمدات کے مقابلے میں بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں، جس کی وجہ سے تجارتی خلا وسیع ہو رہا ہے، غنی نے کہا۔ اسلام آباد نے گزشتہ سال 3.7 فیصد اقتصادی ترقی حاصل کی اور رواں مالی سال میں 4 فیصد ترقی کا ہدف رکھا ہے۔ پاکستان کی وزارت تجارت کے ترجمان، نوید الحق کالو نے تجارتی خسارے میں اضافے یا اس سے نمٹنے کے لیے حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات پر تبصرہ کرنے والے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کے گورنر جمیل احمد نے رواں ہفتے کراچی میں ایک میڈیا بریفنگ کے دوران یہ معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ تجارتی خسارے میں اضافہ ایک بڑی تشویش ہے اور اس کا حل صرف برآمدات میں اضافہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "برآمدات کو بڑھانے کے لیے، حکومت نے نئے بجٹ میں بہت سی مراعات کا اعلان کیا ہے جبکہ ہم ایس بی پی میں بھی ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم میں مزید بہتری لا رہے ہیں۔" تاجر رہنماؤں نے بڑھتے ہوئے تجارتی فرق پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے خسارے کو پاکستان کے تجارتی توازن میں بڑے پیمانے پر بگاڑ قرار دیا۔

برطانوی پارلیمنٹ میں ایغور جبری مشقت کے خلاف تقریب

چین پر عالمی دباؤ بڑھانے کا مطالبہ

لندن: برطانوی پارلیمنٹ میں ایغور مسلمانوں سے مبینہ جبری مشقت کے خاتمے کے لیے ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ارکان پارلیمنٹ، انسانی حقوق کے کارکنوں، ماہرین اور ایغور برادری کے نمائندوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے عالمی حکومتوں اور کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ایغور جبری مشقت سے منسلک سپلائی چینز کے خلاف مؤثر اقدامات کریں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے برطانوی رکن پارلیمنٹ سر آئین ڈنکن اسمتھ، لارڈ ڈیوڈ آلٹن اور دیگر مقررین نے کہا کہ ایغور خطے میں مبینہ جبری مشقت کو عالمی سطح پر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اور اس سے منسلک مصنوعات کی عالمی تجارت پر سخت نگرانی ضروری ہے۔ ایغور کارکن رحیمہ محمود نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایغور برادری کو منظم جبر، جبری مشقت اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا ہے۔ انہوں نے حکومتوں اور کاروباری اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی سپلائی چینز کو ایسے ذرائع سے پاک بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ تقریب میں شریک مقررین نے کہا کہ عالمی کمپنیوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی مصنوعات یا خام مال ایسے ذرائع سے حاصل نہ کیے جائیں جہاں جبری مشقت کے الزامات موجود ہوں۔ انہوں نے برطانیہ سمیت دیگر ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حوالے سے مزید مؤثر قانون سازی اور درآمدی نگرانی کو فروغ دیں۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایغور جبری مشقت کے خلاف بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط کیا جائے گا تاکہ انسانی حقوق کے تحفظ اور ذمہ دارانہ عالمی تجارت کو فروغ دیا جا سکے۔

تائیوان نے چین کے نسلی اتحاد قانون کی مذمت کی

تائی پے: تائیوان نے چین کے نئے نافذ کردہ نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون پر سخت تنقید کی ہے اور اسے بیجنگ کی آمرانہ طرز حکمرانی کی ایک اور مثال کے طور پر بیان کیا ہے اور متنبہ کیا ہے کہ اس قانون سازی کو چین کی سرحدوں سے باہر سیاسی دباؤ کا جواز فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تائی پے ٹائمز کے مطابق، قانون کے نافذ ہونے کے بعد بات کرتے ہوئے، تائیوان کے وزیر اعظم چو جنگ تائی نے اعلان کیا کہ حکومت مبینہ بین الاقوامی جبر کے معاملات پر ردعمل کو مربوط کرنے اور تائیوان کی قومی سلامتی اور جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے کابینہ کی سطح کا ایک انٹرا ایجنسی پلیٹ فارم قائم کرے گی۔ مارچ میں چین کی نیشنل پیپلز کانگریس کی طرف سے منظور شدہ اور 3 جولائی سے نافذ ہونے والا یہ قانون قومی اتحاد پر زور دیتا ہے اور چین کے اندر یا باہر، نسلی اتحاد کو نقصان پہنچانے یا نسلی تقسیم کی حوصلہ افزائی کرنے والے افراد یا تنظیموں کے خلاف قانونی کارروائی کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، قانون سازی میں واضح طور پر اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ اس طرح کے جرائم کونسی کارروائیاں تشکیل دیتی ہیں، جس سے اس کے وسیع دائرہ کار کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ پریمیئر چو نے کہا کہ تائیوان کا ردعمل تین شعبوں پر توجہ مرکوز کرے گا □ روک تھام، تحفظ اور انسدادی اقدامات۔ انہوں نے وزارت داخلہ، وزارت انصاف اور مین لینڈ افیئرز کونسل (MAC) سمیت ایجنسیوں پر مشتمل کراس گورنمنٹ کوآرڈینیشن میکانزم بنانے کے لیے مایونگ چینگ اور لن من ہسن کے بغیر پورٹ فولیو کے وزراء کو کام سونپا۔ تائیوان کی وزارت خارجہ بھی ہم خیال ممالک کے ساتھ تعاون کو وسعت دے گی تاکہ بیجنگ کے سرحد پار بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے طور پر تائی پے کی رائے کا مقابلہ کیا جا سکے۔

تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

متعدد طیارے فضائی دفاعی زون میں داخل

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ چین نے ایک بار پھر جزیرے کے اطراف اپنی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ وزارت کے مطابق ہفتہ کی صبح 6 بجے (مقامی وقت) تک آٹھ چینی فوجی طیارے، 10 بحری جہاز اور سات سرکاری جہاز تائیوان کے گرد سرگرم دیکھے گئے۔ وزارت دفاع کے مطابق آٹھ میں سے چھ چینی طیارے تائیوان کے جنوب مغربی فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) میں داخل ہوئے۔ تائیوانی فوج نے صورتحال پر مسلسل نظر رکھی اور مناسب جوابی اقدامات کیے۔ اس سے ایک روز قبل بھی تائیوان نے 30 چینی فوجی طیاروں، سات بحری جہازوں اور پانچ سرکاری جہازوں کی موجودگی رپورٹ کی تھی، جن میں سے 26 طیاروں نے آبنائے تائیوان کی وسطی لکیر عبور کرتے ہوئے مختلف فضائی دفاعی علاقوں میں پرواز کی تھی۔ چین حالیہ برسوں میں تائیوان کے گرد اپنی فوجی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے۔ بیجنگ تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے، جبکہ تائیوان خود کو ایک خودمختار اور الگ سیاسی نظام کے تحت چلنے والا خطہ قرار دیتا ہے۔ یہ مسئلہ خطے میں سلامتی اور استحکام کے حوالے سے مسلسل بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

بلوچستان میں شاہراہوں پر ناکہ بندیاں، پل تباہ اور گاڑیاں تباہ، مسلح جھڑپیں

بلوچستان کے ضلع مستونگ میں کھڈ کوچہ کے قریب آج پاکستانی فورسز کو مسلح افراد نے اس وقت حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کر رہے تھے

بلوچستان: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں کھڈ کوچہ کے قریب آج پاکستانی فورسز کو مسلح افراد نے اس وقت حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کر رہے تھے، مسلح حملے میں فورسز اہلکاروں کو جانی نقصانات اٹھانے کی اطلاعات ہیں۔ یہ حملہ ایسے وقت ہوا ہے جب گذشتہ روز اسی علاقے میں پاکستانی فورسز کی بکتر بند اور دیگر گاڑیوں کو مسلح افراد نے حملے میں نشانہ بنایا تھا جبکہ مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کے دوران نوٹر الر گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ گذشتہ روز ایک اور واقعے میں مستونگ کے علاقے دشت میں سبی روڈ پر پاکستانی فورسز کی گاڑی کو بم دھماکے میں نشانہ بنایا گیا جس میں فورسز گاڑی سمیت ایک پل کو نقصان پہنچا۔ ادھر ضلع چاغی کے علاقے دالبندین میں گذشتہ شب مسلح افراد نے خزانگی اور لاگ آپ کے درمیان مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی اور کم از کم تین بڑی گاڑیوں کو نذر آتش کر کے تباہ کر دیا گیا، بعد ازاں اسی علاقے میں فورسز کی گاڑیوں کو مسلح افراد نے حملے میں نشانہ بنایا۔ دریں اثناء خضدار کے علاقے نوغے میں مسلح افراد نے پاکستانی فورسز کو اس وقت حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں آپریشن کی غرض سے پیش قدمی کر رہی تھی۔ علاقائی ذرائع کے مطابق حملے کے بعد فورسز پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے جبکہ جائے وقوعہ خون کے نشانات دیکھے گئے ہیں تاہم حکام نے اس حوالے سے کوئی موقف پیش نہیں کیا ہے۔ ادھر نوشکی کے علاقے ریکو میں نامعلوم افراد نے گذشتہ شب دو مرکزی پلوں کو دھماکہ خیز مواد نصب کر کے تباہ کر دیا۔ پلوں کو نوشکی خاران شاہراہ پر فورسز کے چوکیوں کے قریب نشانہ بنایا گیا۔ قبل ازیں گذشتہ روز اسی علاقے میں فورسز کی ایک گاڑی کو نامعلوم افراد نے بم دھماکے میں نشانہ بنایا تھا۔ مزید برآں آج کیچ کے علاقے بلنگور میں ہوت چات کے مقام پر نامعلوم افراد نے پاکستانی فورسز کے پیدل اہلکاروں کو آئی ای ڈی دھماکے میں نشانہ بنایا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہوا ہے جبکہ تمپ میں مسلح افراد نے راستہ کلیئرنس کے دوران فرنٹیئر کور (ایف سی) کی بم ڈسپوزل اسکواڈ ٹیم پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہو گیا۔ مذکورہ حملوں کی ذمہ داری تاحال کسی نے قبول نہیں کی ہے۔ یہ واقعات ایسے موقع پر پیش آئے ہیں جب گذشتہ روز گوادر کے علاقے جیونی میں پانوان کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کی مجید برگیڈ نے ایک شدید نوعیت کے حملے میں پاکستان کوسٹ گارڈز کے کیمپ کو بارود سے بھری گاڑی کے دھماکے میں تباہ کیا ہے۔ پاکستانی حکام نے دھماکے میں پانچ اہلکاروں کی ہلاکت اور سولہ اہلکاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ ایس ایس پی گوادر عطاالرحمان ترین نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے واقعے کی تصدیق کی اور بتایا کہ پاکستان کوسٹ گارڈز کی پانوان کیمپ سے بارود سے بھری مزدا ٹرک ٹکرائی گئی۔ بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ کے مطابق یہ حملہ مجید بریگیڈ کے فدائی، عطااللہ بلوچ عرف اجمل نے کامیابی سے سرانجام دیا۔

بلوچ کارکن نے برطانوی حکومت سے مطالبات کی یقین دہانی کے بعد بھوک ہڑتال ختم کی

لندن: بلوچ انسانی حقوق کے کارکن اومر کریم نے برطانوی حکومت سے پاکستان میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے معاملے پر مؤثر اقدامات کا مطالبہ کرتے ہوئے لندن میں 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ کے باہر جاری اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی۔ اومر کریم نے بتایا کہ انہوں نے برطانوی حکام کی جانب سے اپنے مطالبات پر غور اور متعلقہ اداروں تک معاملہ پہنچانے کی یقین دہانی کے بعد احتجاج ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد بلوچستان میں مبینہ جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت ہلاکتوں اور انسانی حقوق کی صورتحال کی جانب عالمی توجہ مبذول کرانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بھوک ہڑتال ختم کر دی گئی ہے، تاہم بلوچستان میں انسانی حقوق کے معاملے پر ان کی مہم جاری رہے گی اور وہ عالمی برادری، خصوصاً برطانوی حکومت، سے مطالبہ کرتے رہیں گے کہ وہ اس مسئلے پر مؤثر کردار ادا کرے۔ اومر کریم نے چند روز قبل 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ کے باہر بھوک ہڑتال شروع کی تھی، جس میں انہوں نے برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ پاکستان پر انسانی حقوق سے متعلق اپنے بین الاقوامی وعدوں کی پاسداری کے لیے دباؤ ڈالے۔

پاکستان کا کپاس کا شعبہ شدید بحران کا شکار

ٹیکس پالیسی کے باعث جننگ فیکٹریاں بند ہونے لگیں

لاہور: پاکستان کی کپاس کی صنعت شدید بحران سے دوچار ہو گئی ہے، جہاں سندھ کے مختلف علاقوں میں متعدد کاٹن جننگ فیکٹریاں دوبارہ کام شروع کرنے کے صرف ایک ماہ بعد بند ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ صنعت سے وابستہ نمائندوں نے اس صورتحال کا ذمہ دار وفاقی حکومت کی ٹیکس پالیسی کو قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق وفاقی بجٹ میں کاٹن جننگ سیکٹر پر 18 فیصد سیلز ٹیکس برقرار رکھنے کے فیصلے کے بعد کپاس کی قیمتوں میں نمایاں کمی آئی ہے، جس سے کسانوں، جنرز اور ٹیکسٹائل صنعت کو شدید مالی نقصان پہنچا ہے۔ صنعتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ بجٹ سے قبل حکومت نے ٹیکس میں کمی کی یقین دہانی کرائی تھی، تاہم فنانس بل میں متعدد ترامیم کے باوجود کوئی ریلیف فراہم نہیں کیا گیا۔ کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کے مطابق کپاس کی اسپاٹ قیمت تقریباً 4 ہزار پاکستانی روپے فی من کم ہو کر 17 ہزار 500 روپے رہ گئی ہے، جبکہ پنجاب اور سندھ میں بھی قیمتوں میں نمایاں گراوٹ دیکھی گئی۔ کپاس کے بیج اور کھل کی قیمتوں میں بھی بڑی کمی ریکارڈ کی گئی ہے، اور ماہرین مزید کمی کا خدشہ ظاہر کر رہے ہیں۔ ٹنڈو آدم کاٹن جنرز ایسوسی ایشن کے صدر ہریش کمار کے مطابق شدید گرمی کی لہر نے کپاس کے معیار اور پیداوار کو بھی متاثر کیا ہے، جس سے جننگ فیکٹریوں کے آپریشنل اخراجات اور نقصانات میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر صورتحال برقرار رہی تو سانگھڑ سمیت دیگر کپاس پیدا کرنے والے اضلاع میں مزید فیکٹریاں بند ہو سکتی ہیں، جس سے کسانوں کے لیے خریدار کم ہو جائیں گے اور غیر دستاویزی تجارت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب پاکستان کاٹن جنرز ایسوسی ایشن نے سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر کپاس کی قیمتوں سے متعلق گمراہ کن معلومات پھیلانے پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور مارکیٹ سے متعلق صرف تصدیق شدہ اعداد و شمار جاری کرنے پر زور دیا ہے۔ پاکستان کا کپاس اور ٹیکسٹائل کا شعبہ اس وقت شدید ترین مالی اور انتظامی بحران کا شکار ہے جس کی سب سے بڑی وجہ حالیہ وفاقی بجٹ میں کاٹن جننگ سیکٹر پر 18 فیصد سیلز ٹیکس برقرار رکھنا اور کاروباری لاگت میں بے پناہ اضافہ ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے کسان، جننگ مالکان اور ٹیکسٹائل ملز شدید مالی دباؤ کا شکار ہیں۔

اسحاق ڈار کے رشتہ دار پر گینگ ریپ کیس میں کرپٹو پاس ورڈ مانگنے کا الزام

پاکستان میں دو غیر ملکی خواتین کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی تحقیقات نے ایک نیا موڑ اس وقت لے لیا ہے

اسلام آباد: پاکستان میں دو غیر ملکی خواتین کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی تحقیقات نے ایک نیا موڑ اس وقت لے لیا ہے جب ایک متاثرہ خاتون نے دعویٰ کیا کہ ملزمان بنیادی طور پر روایتی تاوان طلب کرنے کے بجائے لاکھوں ڈالر مالیت کی کرپٹو کرنسی تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نیوز 18 کی ایک رپورٹ کے مطابق، یہ الزامات اس وقت سامنے آئے جب ایک شکایت کنندہ نے پاکستان کے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت ایک جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرایا۔ گرفتار ہونے والوں میں رضا ڈار بھی شامل ہے، جن کی متعدد میڈیا رپورٹس میں پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے پوتے کے طور پر شناخت کی گئی ہے۔ ایسٹرینڈ کے بیان کے مطابق، وہ اور اس کی دوست سٹیفانی ایڈریانا نے کرپٹو کرنسی سے متعلق کاروباری منصوبے کے لیے مدعو کیے جانے کے بعد پاکستان کا سفر کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ خواتین نے مبینہ طور پر رضا ڈار سے اکتوبر 2025 میں سنگاپور میں ایک کرپٹو پروجیکٹ پر کام کرتے ہوئے ملاقات کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، اس نے الزام لگایا کہ 29 جون کو لاہور پہنچنے کے فوراً بعد مسلح افراد اس گھر میں داخل ہوئے جہاں وہ مقیم تھے اور کرپٹو کرنسی ہولڈنگز تک رسائی کا مطالبہ کیا۔ اس کے بیان کے مطابق، حملہ آوروں نے بار بار پاس ورڈ مانگا اور ایک کمپیوٹر دکھانے پر اصرار کیا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ڈیجیٹل اثاثوں پر مشتمل ہے۔ ایسٹرائیڈ نے الزام لگایا کہ کمپیوٹر تلاش کرنے کے بعد، ملزمان زیادہ پرتشدد ہو گئے اور انہوں نے دونوں خواتین کو کرپٹو کرنسی دینے سے انکار کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اگر ہم نے انہیں رقم دی تو ہم زندہ رہیں گے۔ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو وہ ہمیں مار ڈالیں گے۔ ایسٹرائیڈ نے مزید الزام لگایا کہ دو ملزمان نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی جب کہ دوسرا ایک رائفل لے کر کمرے کے باہر گارڈ کھڑا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ مردوں نے اسے تھپڑ مارا، اس کا مذاق اڑایا اور اسے حکم دیا کہ وہ نہ روئے۔ اس کے بیان کے مطابق رضا ڈار نے بعد میں اپنے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے اپنے جاننے والے لوگوں سے رقم کا بندوبست کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ ابتدائی طور پر کسی نے جواب نہیں دیا، لیکن سٹیفانی کی والدہ مبینہ طور پر 100,000 ڈالر کا بندوبست کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ رقم حاصل کرنے کے بعد ملزمان نے ان کے پاسپورٹ واپس کر دیئے اور خواتین کو گاڑی سے ائیرپورٹ لے جانے پر رضامند ہو گئے۔

تائیوان کی فوج نے گریجویٹس کیلئے 'اینٹی کمیونسٹ' کلاسیں دوبارہ شروع کیں

تائیوان کی فوج نے ایک چوتھائی صدی کے وقفے کے بعد اپنے گریجویٹس کے لیے کمیونسٹ مخالف حب الوطنی کی کلاسیں دوبارہ شروع کر دی ہیں

تائی پے: تائیوان کی فوج نے ایک چوتھائی صدی کے وقفے کے بعد اپنے گریجویٹس کے لیے کمیونسٹ مخالف حب الوطنی کی کلاسیں دوبارہ شروع کر دی ہیں، وزارت دفاع نے اتوار کے روز چین کی جانب سے بڑھتے ہوئے خطرے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک سینئر اہلکار نے چینی بحری سرگرمیوں میں ایک اور اضافے کی اطلاع دی ہے۔ سرد جنگ کے دوران، تائیوان میں چین میں کمیونسٹ ڈاکوؤں" کے خطرات کے خلاف انتباہ کرنے والی مہمیں، جن کی حکومت جزیرے کو اپنا علاقہ سمجھتی ہے، بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن فوجی گریجویٹس کے لیے باضابطہ "کمیونسٹ مخالف حب الوطنی کی تعلیم" 2002 میں ختم ہو گئی، جس کا نام بدل کر "محب الوطنی کی تعلیم" رکھا گیا۔ تائیوان کی وزارت دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کی ملٹری اکیڈمی کے فارغ التحصیل افراد کے لیے چین کی جانب سے بڑھتے ہوئے فوجی اور دراندازی کے خطرے کی وجہ سے کلاسز بحال کر دی گئی ہیں۔ بیان میں کہا گیا، "ان کے لیے قومی سلامتی کے خطرات کو واضح طور پر سمجھنا اور ہم کیوں لڑتے ہیں، اور کس کے لیے لڑتے ہیں، کے فوجی مشن کو پہچاننا ضروری ہے۔ چین کی وزارت دفاع نے دفتری اوقات کے باہر تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ چین نے تائیوان کو اپنے کنٹرول میں لانے کے لیے طاقت کے استعمال سے کبھی دستبردار نہیں ہوا۔ تائیوان کی وزارت دفاع نے کہا کہ چین کی پالیسی سازی کرنے والی مین لینڈ افیئرز کونسل، قومی سلامتی کونسل، وزارت انصاف اور اعلیٰ سرکاری تھنک ٹینک اکیڈمیا سینیکا سمیت محکموں کے اہلکار گریجویٹس کو لیکچر دیں گے۔ اس نے مزید کہا، اس کا مقصد گریجویٹس کے درمیان دوست اور دشمن کے بارے میں واضح آگاہی پیدا کرنا ہے۔ تائیوان کی قومی سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل جوزف وو نے ہفتہ کو دیر گئے X پر پوسٹ کیا کہ جمعہ تک، تائیوان 110 سے زیادہ چینی فوجی اور کوسٹ گارڈ کے جہازوں کے ریکارڈ کو ٹریک کر رہا تھا جو پہلے جزیرے کی زنجیر کے اوپر اور نیچے تھا۔ جاپان سے تائیوان، فلپائن اور بورنیو تک پھیلے ہوئے علاقے کا حوالہ دیتے ہوئے، وو نے کہا، پہلے جزیرے کے سلسلے کے ساتھ ساتھ چین کا بڑے پیمانے پر سمندری متحرک ہونا اس کی توسیع پسندی کی واضح علامت ہے۔ ہفتے کے روز، چین کے کوسٹ گارڈ نے تائیوان کے مشرقی ساحل پر ایک نیا گشت شروع کیا، جس پر تائی پے کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا، جس کا کہنا ہے کہ بیجنگ کا ان پانیوں میں کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ تائیوان کی حکومت نے بیجنگ کے خودمختاری کے دعوؤں کو مسترد کر دیا۔ تائیوان کی وزارتِ دفاع نے چین کی جانب سے بڑھتے ہوئے فوجی خطرات اور دراندازی کے پیشِ نظر 24 سال کے وقفے کے بعد اپنے فوجی گریجویٹس کے لیے اینٹی کمیونسٹ (کمیونزم مخالف) حب الوطنی کی کلاسیں دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ اس تربیتی پروگرام کا بنیادی مقصد تائیوانی فوج کے نئے افسران میں قومی سلامتی کے چیلنجز اور دوست اور دشمن کی واضح پہچان پیدا کرنا ہے۔ سرد جنگ کا دور: سرد جنگ کے دوران تائیوان میں چینی حکومت کے خلاف سخت مہمات اور کلاسیں لازمی حصہ تھیں، جہاں چین کو کمیونسٹ ڈاکو کہا جاتا تھا۔

دو غیر ملکی خواتین نے دورہ پاکستان کے دوران مبینہ اغوا

بھتہ خوری اور حملہ کی کئی روزہ آزمائش کی تفصیل بتائی

لاہور: کنٹونمنٹ کورٹس میں جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کی گئی گواہی میں، دو غیر ملکی خواتین نے اپنے مبینہ اغوا، ملین ڈالرز کی بھتہ خوری، جسمانی حملہ اور جنسی زیادتی سے متعلق کئی روزہ آزمائش کی تفصیل بتائی، یہ ہفتے کے روز سامنے آیا۔ دونوں غیر ملکیوں نے جمعرات کو اپنے بیانات ریکارڈ کرائے، اسی دن پولیس نے دونوں خواتین کو بازیاب کروانے کے بعد مبینہ طور پر اغوا اور جنسی زیادتی کے الزام میں پانچ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ سینئر سیاسی شخصیت کے قریبی رشتہ دار سمیت چار ملزمان کو گرفتار کر کے بعد ازاں پانچ روزہ جسمانی ریمانڈ پر بھیج دیا گیا۔ شکایت کنندہ-متاثرہ، نیدرلینڈ کی شہری، نے اپنا رضاکارانہ بیان ضابطہ فوجداری کے سیکشن 164 کے تحت ڈیفنس سی پولیس اسٹیشن میں درج فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) کے تحت درج کی گئی تفتیش کے بعد فراہم کیا۔ ان الزامات میں پاکستان پینل کوڈ (PPC) کی دفعہ 375-A (ریپ) اور 365-A (اغوا برائے بھتہ) کے تحت سنگین جرائم شامل ہیں۔ متاثرہ کے حلفیہ بیان کے مطابق، وہ اور اس کا دوست، جو کہ وینزویلا کی شہری ہے، 26 جون 2026 کو ایک مقامی بزنس پارٹنر کی دعوت پر پاکستان پہنچے جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ ان کی ملاقات اکتوبر 2025 میں سنگاپور میں ہوئی تھی۔ ڈچ خاتون نے بتایا کہ بنیادی ملزم، جس نے بااثر حکومتی شخصیات سے اچھی طرح سے جڑے ہونے کا دعویٰ کیا، اس نے متاثرہ کی کمپنی کے لیے اعلیٰ سطح کے سرمایہ کاروں سے ملاقاتیں کرنے کی آڑ میں اپنے ویزوں کا بندوبست کیا۔ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں تین دن گزارنے کے بعد □ جس کے دوران انہوں نے نتھیا گلی کا سیاحتی سفر کیا اور کاروباری پیشکشوں میں شرکت کی یہ گروپ 29 جون کی سہ پہر کو کار کے ذریعے لاہور گیا۔ ملزم نے مبینہ طور پر متاثرہ لڑکی اور اس کے ساتھی کو رشتہ دار کی سالگرہ منانے کے بہانے لاہور کے ایک جدید گھر میں لے جایا۔ تاہم، رہائش گاہ میں داخل ہونے پر، انہوں نے اسے خالی پایا 15 منٹ کے اندر چار افراد آتشیں اسلحے اور رسیوں سے لیس احاطے میں گھس گئے۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ اغوا کاروں نے فوری طور پر متاثرین کے ہاتھ ان کی پیٹھ کے پیچھے باندھے اور دونوں خواتین کو جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس نے مزید دعویٰ کیا کہ جب کہ ابتدائی ملزم نے ابتدائی طور پر ایک ساتھی شکار کے طور پر کام کیا تا کہ اس کی ملی بھگت کو چھپانے کے لیے، بعد میں یہ واضح ہو گیا کہ وہ مسلح گروپ کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ اس نے الزام لگایا کہ اغوا کاروں نے 2 ملین ڈالر سے شروع ہونے والی بھاری تاوان کی رقم کا مطالبہ کیا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دورِ حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ایس آئی آر مہم، نئے ضابطے اور بڑھتے ہوئے عوامی خدشات

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے۔ جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خود مختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

محمد عبدالحلیم اطہر سہروردی

کسی بھی ملک میں درست اور شفاف انتخابی نظام جمہوریت کی بنیاد ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ووٹر لسٹوں کی درستگی اور اہل ووٹروں کا اندراج ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں حکومت کی جانب سے ایس آئی آر کی مہم شروع کی جاتی ہے، جس کا بنیادی مقصد ووٹر فہرستوں کو جدید، درست اور شفاف بنانا بتایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس مہم کے مقاصد اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن اس کے نفاذ کے طریقہ کار نے عوام میں کئی سوالات، خدشات اور پریشانیاں پیدا کر دی ہیں۔ بھارت میں انتخابی عمل کی شفافیت اور ووٹر فہرستوں کی درستگی کے نام پر شروع کی گئی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) مہم نے جہاں انتخابی اصلاحات پر بحث کو تیز کیا ہے، وہیں اس کے طریقہ کار اور نئی شرائط نے عوام، سماجی تنظیموں، سیاسی جماعتوں اور آئینی ماہرین کے درمیان متعدد سوالات کو بھی جنم دیا ہے۔ ایک طرف الیکشن کمیشن کا مؤقف ہے کہ اس مہم کا مقصد ووٹر فہرستوں کو غلط اندراجات سے پاک کرنا اور انتخابی عمل کو زیادہ قابلِ اعتماد بنانا ہے، جبکہ دوسری جانب ناقدین کا کہنا ہے کہ اس عمل میں عائد کی گئی بعض شرائط عام شہریوں کے لیے غیر ضروری مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ بھارتی آئین کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ ہر شہری کو قانون کے سامنے مساوی تحفظ حاصل ہو اور جمہوری عمل میں اس کی شرکت یقینی بنائی جائے۔ آئینِ ہند کا آرٹیکل 326 بالغ شہریوں کو قانون کے مطابق حقِ رائے دہی کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 (Representation of the People Act, 1950) ووٹر فہرستوں کی تیاری اور نظر ثانی کا قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اسی بنا پر آئینی ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ووٹر فہرستوں کی اصلاح ضروری ہے، لیکن اس عمل میں ایسی شرائط نہیں ہونی چاہییں جو حقیقی ووٹروں کے لیے غیر متناسب رکاوٹ بن جائیں۔

حکومت کا مؤقف ہے کہ ایس آئی آر مہم کے ذریعے فرضی، دہرے یا غیر مستحق ووٹروں کے نام حذف کیے جائیں گے اور صرف اہل شہریوں کے نام انتخابی فہرستوں میں برقرار رہیں گے۔ اس سے انتخابی نظام زیادہ قابلِ اعتماد ہوگا اور دھاندلی کے امکانات کم ہوں گے۔ حکومت اسے انتخابی اصلاحات کا ایک اہم قدم قرار دیتی ہے۔ دوسری طرف عوام کی ایک بڑی تعداد اس مہم کے باعث مشکلات کا شکار ہے۔ بہت سے شہریوں کو مختلف دستاویزات جمع کرانے، شناخت ثابت کرنے اور دفاتر کے بار بار چکر لگانے پڑ رہے ہیں۔ دیہی علاقوں، بزرگ افراد، مزدور طبقے، خواتین اور غریب شہریوں کے لیے مطلوبہ کاغذات فراہم کرنا آسان نہیں۔ بعض افراد کو یہ خدشہ بھی ہے کہ معمولی غلطیوں یا دستاویزات کی کمی کی وجہ سے ان کا نام ووٹر لسٹ سے خارج ہو سکتا ہے، جس سے ان کے جمہوری حقِ رائے دہی پر اثر پڑے گا۔ حالیہ ضابطوں کے مطابق شہریت کے ثبوت کے لیے مخصوص دستاویزات پر زور دیا جا رہا ہے، جبکہ عوام کی ایک بڑی تعداد کے پاس موجود آدھار کارڈ، پاسپورٹ، پین کارڈ اور دیگر سرکاری دستاویزات کو بعض معاملات میں شہریت کے قطعی ثبوت کے طور پر قبول نہیں کیا جا رہا۔ عوام کا سوال یہ ہے کہ اگر یہی دستاویزات بینک اکاؤنٹ کھلوانے، ٹیکس نظام، سرکاری فلاحی اسکیموں، سفر اور دیگر سرکاری معاملات میں قابلِ قبول ہیں، تو پھر انتخابی عمل میں ان کی افادیت محدود کیوں کر دی گئی ہے؟ یہی سوال عوامی بے چینی کا سبب بن رہا ہے۔ اس عمل کا سب سے زیادہ اثر معاشرے کے کمزور طبقات پر پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

دیہی علاقوں میں رہنے والے افراد، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدور، بزرگ شہری، خواتین، نقل مکانی کرنے والے مزدور اور وہ افراد جن کے پاس کئی دہائیوں پرانے ریکارڈ محفوظ نہیں، ان کے لیے اضافی دستاویزات فراہم کرنا آسان نہیں۔ اگر دستاویزات کے حصول کا عمل ہی پیچیدہ ہو جائے تو اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں اہل شہری اپنے بنیادی جمہوری حق، یعنی حقِ رائے دہی، سے محروم نہ ہو جائیں۔

ایس آئی آر کے تناظر میں سب سے زیادہ تشویش ان طبقات کے حوالے سے ظاہر کی جا رہی ہے جو معاشی، تعلیمی یا سماجی اعتبار سے پہلے ہی کمزور ہیں۔ ان میں مسلمانوں کے علاوہ درج فہرست ذاتوں (SC)، درج فہرست قبائل (ST)، دیگر پسماندہ طبقات (OBC)، خانہ بدوش برادریاں، نقل مکانی کرنے والے مزدور، غریب دیہی خاندان، بزرگ شہری اور بے گھر افراد شامل ہیں۔ ان طبقات کے بارے میں خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مطلوبہ دستاویزات کی فراہمی ان کے لیے نسبتاً زیادہ مشکل ثابت ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کے حوالے سے کئی سماجی تنظیموں اور سیاسی حلقوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ معاشی پسماندگی، بار بار نقل مکانی، پرانے ریکارڈ کی عدم دستیابی اور تعلیمی وسائل کی کمی کی وجہ سے اس طبقے کے بعض افراد مطلوبہ دستاویزات بروقت فراہم کرنے میں دشواری محسوس کر سکتے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا فیصلہ ہر فرد کے معاملے میں متعلقہ انتخابی حکام کے طریقہ کار پر منحصر ہوگا، تاہم خدشات نے سماج میں بے چینی پیدا کی ہے۔ اسی طرح دیہی علاقوں میں رہنے والے لاکھوں افراد کی پیدائش کے اندراج، زمین کے ریکارڈ یا دیگر تاریخی دستاویزات مکمل نہیں ہیں۔ بہت سے خاندان ایسے ہیں جنہوں نے قدرتی آفات، نقل مکانی یا دیگر وجوہات کی بنا پر اپنے پرانے کاغذات کھو دیے۔ اگر شہریت یا اہلیت کے ثبوت کے لیے سخت دستاویزی تقاضے نافذ کیے جائیں تو ایسے افراد غیر ضروری انتظامی مشکلات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ آئینی ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انتخابی اصلاحات کا مقصد حقیقی ووٹروں کو خارج کرنا نہیں بلکہ ووٹر فہرستوں کی درستگی ہونا چاہیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن ایسا لچکدار، شفاف اور عوام دوست طریقہ کار اختیار کرے جس میں کسی بھی مذہبی، سماجی یا معاشی طبقے کے ساتھ براہِ راست یا بالواسطہ امتیاز کا تاثر پیدا نہ ہو۔ ہر شہری کو اپنا مؤقف پیش کرنے، دستاویزات مکمل کرنے اور فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا مناسب موقع ملنا بھی جمہوری انصاف کا تقاضا ہے۔

سپریم کورٹ نے 27 مئی 2026 کے اپنے فیصلے میں ایس آئی آر (Special Intensive Revision) کی قانونی حیثیت کو برقرار رکھا، تاہم اس کے ساتھ چند اہم اصول بھی واضح کیے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ووٹر فہرستوں کی درستگی اور شفافیت کو یقینی بنانا الیکشن کمیشن کی آئینی ذمہ داری ہے، اس لیے اصولی طور پر ایس آئی آر کرانا اس کے اختیارات میں شامل ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ سے حذف ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہندوستان کا شہری نہیں ہے۔ ووٹر لسٹ سے اخراج صرف انتخابی فہرست کے مقصد تک محدود ہے، شہریت کا حتمی فیصلہ متعلقہ مجاز اتھارٹی ہی کرے گی۔ اگر الیکشن کمیشن کسی شخص کے بارے میں یہ رائے قائم کرے کہ وہ شہری نہیں ہے اور اس بنیاد پر نام حذف کرے، تو ایسے معاملے کو متعلقہ اتھارٹی کے پاس بھیجنا ہوگا تاکہ قانون کے مطابق شہریت کا فیصلہ کیا جا سکے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ایس آئی آر کا عمل منصفانہ طریقہ کار پر مبنی ہونا چاہیے، جس میں نوٹس، انفرادی جانچ، وجوہات پر مبنی فیصلہ اور اپیل کا حق شامل ہو تاکہ کسی اہل ووٹر کو من مانی طریقے سے خارج نہ کیا جائے۔ اس فیصلے کے باوجود، مختلف سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور شہری حلقوں کی جانب سے ایس آئی آر کے نفاذ، مطلوبہ دستاویزات اور اس کے عملی اثرات پر اعتراضات اور خدشات بدستور سامنے آ رہے ہیں، جن پر عوامی اور قانونی سطح پر بحث جاری ہے۔

جمہوریت صرف انتخابات کے انعقاد کا نام نہیں بلکہ عوام کے اعتماد کا بھی نام ہے۔ اگر انتخابی اصلاحات کے نتیجے میں شہریوں میں خوف، غیر یقینی یا محرومی کا احساس پیدا ہونے لگے تو اصلاحات کا اصل مقصد متاثر ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن اپنی کارروائی کو زیادہ شفاف بنائے، عوامی اعتراضات کو سنجیدگی سے سنے، دستاویزات کے بارے میں واضح رہنمائی فراہم کرے اور ایسا طریقہ کار اختیار کرے جس سے کسی بھی اہل شہری کا نام محض تکنیکی وجوہات کی بنا پر ووٹر فہرست سے خارج نہ ہو۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مضبوط جمہوریت کے لیے درست ووٹر فہرست ناگزیر ہے، لیکن اتنی ہی اہم بات یہ ہے کہ ہر اہل شہری کو اپنے حقِ رائے دہی کے استعمال میں سہولت اور تحفظ حاصل ہو۔ انتخابی اصلاحات اسی وقت کامیاب کہلائیں گی جب وہ شفافیت اور عوامی سہولت، دونوں مقاصد کو یکساں طور پر پورا کریں اور عوام کا انتخابی اداروں پر اعتماد مزید مضبوط ہو۔ جمہوریت کی مضبوطی اسی میں ہے کہ انتخابی اصلاحات اور عوامی حقوق کے درمیان متوازن راستہ اختیار کیا جائے۔ اگر کسی طبقے میں یہ احساس پیدا ہو کہ وہ غیر ضروری طور پر انتظامی پیچیدگیوں کا شکار ہے، تو اس سے انتخابی عمل پر اعتماد متاثر ہو سکتا ہے۔ اس لیے ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شفافیت، مساوات اور آئینی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے ہر اہل شہری کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کو یقینی بنائیں، تاکہ انتخابی نظام پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔ جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اہل شہری کو ووٹ ڈالنے کا مساوی حق حاصل ہو۔ اس لیے ایسی ہر مہم میں شفافیت، آسانی، غیر جانبداری اور عوامی سہولت کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے۔ عوام میں بیداری پیدا کرنے، مناسب وقت دینے، دستاویزات کی فراہمی کو آسان بنانے اور شکایات کے فوری ازالے کا مؤثر نظام قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ افواہوں سے بچیں، سرکاری ہدایات پر عمل کریں، اپنی معلومات بروقت درست کروائیں اور قانون کے مطابق مطلوبہ کارروائی مکمل کریں۔ حکومت اور عوام کے درمیان اعتماد اور تعاون ہی ایسی مہمات کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ ایس آئی آر مہم اگر شفاف، منصفانہ اور عوام دوست انداز میں چلائی جائے تو انتخابی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے نفاذ میں عوامی مشکلات، غیر ضروری سختی یا بے ضابطگیاں پیدا ہوں تو اس سے جمہوری عمل پر عوام کا اعتماد متاثر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت اصلاحات کے ساتھ ساتھ عوام کی سہولت، اعتماد اور بنیادی جمہوری حقوق کا بھی مکمل تحفظ یقینی بنائے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۶/جولائی ۲۰۲۶

چندہ چوری، توجہ ہٹانے بیان بازیاں

رام مندر میں عطیہ اور چندہ کی چوری نے سارے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ملک کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد اس بات پر حیران ہیں کہ ملک کے کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی وابستگی اور عقیدہ کی دہائی دیتے ہوئے بنائی گئی مندر کے عطیہ میں بھی چوری کی گئی ہے اور سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ چوری کرنے والے کوئی اور نہیں بلکہ خود مندر کے ذمہ دار قرار دئے جا رہے ہیں۔ مندر کی دیکھ ریکھ کے جو ذمہ دار ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان سے تعلق رکھنے والے افراد ہی اس چوری کے مرتکب پائے گئے ہیں۔ جو ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی تھی اس نے بھی چوری کی توثیق کی ہے اور آٹھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کرتے ہوئے انہیں گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ اس صورتحال ملک کے کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچائی ہے اور خاص طور پر ان لوگوں کی امیج بری طرح سے متاثر ہو کر رہ گئی ہے جو مندر کے ذمہ دار بن گئے تھے اور جنہوں نے سارے ملک اور ملک کے عوام کو مذہبی جذبات کا حوالہ دیتے ہوئے مندر کیلئے چندہ اور عطیہ دینے کیلئے اپیلیں کی تھیں۔ حالانکہ تحقیقات میں جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ اپنی جگہ ہیں لیکن غیر مصدقہ ذرائع کا دعوی ہے کہ چوری اس سے کہیں زیادہ کی ہے بلکہ کچھ گوشے تو یہ بھی دعوی کر رہے ہیں کہ یہ چوری نہیں بلکہ ایک اسکام تھا جسے انجام دیا گیا۔ اب جبکہ سارا معاملا منظر عام پر آ گیا ہے اور لوگ اس تعلق سے سوال کرنے لگے ہیں تو ایک بار پھر ہمیشہ کی روایت کی طرح ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا استحصال کرنے کی کوششیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کہ چوری کے ذمہ دار عناصر کو بچانے کیلئے یہ دعوے کئے جا رہے ہیں کہ مذہب کو بدنام کیا جا رہا ہے یا مندر کے تعلق سے ہندوؤں کے عقیدہ کو متاثر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ سوال چوری کے تعلق سے ہو رہا ہے اور چوروں کے تعلق سے ہو رہا ہے۔ تاہم کچھ عناصر ہیں جو اس ساری صورتحال میں بھی گمراہ کن پروپگنڈہ چلا رہے ہیں۔ کچھ گوشوں کی جانب سے یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ مندر میں چوری کے تعلق سے وہ لوگ سوال کر رہے ہیں جو رام مندر کے مخالف تھے۔ رام مندر کی مخالفت کئی گوشوں نے کی تھی کیونکہ یہ بابری مسجد سے جڑا ہوا مسئلہ بھی تھا۔ اب جبکہ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اور مندر کی تعمیر ہو چکی ہے تو یہ عذر پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ مندر چوری کے مسئلہ پر ہندو دھرم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ کوئی بھی ہندو دھرم کے تعلق سے کوئی سوال نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی اس تعلق سے کوئی منفی تبصرے کئے جا رہے ہیں۔ الٹا سوال کرنے والے ہندو عوام کے مذہبی جذبات کی بات کر رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ چوری کرنے والوں نے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچائی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات جس مندر سے وابستہ ہیں اس میں کروڑہا روپئے کی چوری کرتے ہوئے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچائی گئی ہے اور ان سے کھلواڑ کیا گیا ہے۔ عوام نے عقیدت کے ساتھ جو عطیات دئے تھے ان میں غبن کرنا ہی دراصل مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچانا اور مذہب کو بدنام کرنا ہے۔ سوال کرنے والوں کو الزامات کے ذریعہ خاموش کرنے کی کوششیں درست نہیں کہی جا سکتیں اور اس کے نتیجہ میں بھی خود الزامات لگانے والوں کی نیت پر سوال پیدا ہوتے ہیں۔ گودی میڈیا کا جہاں تک معاملہ ہے تو ہمیشہ کی طرح اس نے تلوے چاٹنے والی روایت کو برقرار رکھا ہے اور جرم پر سوال کرنے کی بجائے مجرمین کو بے نقاب کرنے والوں کو نشانہ بنانے کی مہم شروع کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گودی میڈیا ہو یا پھر چوری کرنے والے ہوں انہیں مذہب سے کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ ہی مذہبی مقام سے کوئی دلچسپی ہے بلکہ وہ تو سیاسی آقاؤں کی خوشنودی اور غلامی کرنا چاہتے ہیں اور ان ہی کے اشاروں پر مندر میں چوری کرنے والوں کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سمندر کی بے رحم موجوں سے ۳ ماہی گیروں کا معجزانہ بچاؤ

موسم کی خرابی اور انتظامیہ کے سخت قوانین کو نظر انداز کرنا ۳ ماہی گیروں کو اس وقت زندگی اور موت کی جنگ میں دھکیل گیا جب ان کی کشتی سمندری طوفان کی زد میں آ کر ڈوب گئی۔ تاہم، دیگھی جنگم جیٹی (دیگھی کوئن) انتظامیہ کی فوری اور جرات مندانہ کارروائی نے ایک بڑا حادثہ ہونے سے ٹال دیا اور سمندر کی بپھری ہوئی لہروں کے درمیان پھنسے تینوں ماہی گیروں کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ اس وقت پورے علاقے میں جنگم جیٹی انتظامیہ کے اس انسانی جذبے اور کارنامے کی زبردست ستائش کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ محکمہ موسمیات کی جانب سے ممبئی، تھانے، پالگھر اور رائے گڑھ اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا تھا، جس کے تحت یکم جولائی سے ۱۵ اگست تک سمندر میں ماہی گیری پر مکمل پابندی عائد ہے۔ اس کے باوجود، دیگھی گاؤں کے رہنے والے کولی سماج کے ۳ افراد پہلے سے بچھائے گئے جالوں سے مچھلیاں نکالنے کی غرض سے اپنی چھوٹی ناؤ میں سوار ہو کر سمندر میں اتر گئے۔ ماہی گیر ابھی کھاڑی کے بیچ پہنچے ہی تھے کہ اچانک موسم نے بھیانک رخ اختیار کر لیا۔ تیز ہوائیں چلنے لگیں، سمندر دیکھتے ہی دیکھتے بپھر گیا اور پانی کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ طوفان کی شدت اور بلند و بالا موجوں کا مقابلہ نہ کرتے ہوئے ان کی ناؤ توازن کھو بیٹھی اور سمندر برد ہو گئی۔ کشتی ڈوبنے کے بعد تینوں ماہی گیر سمندر کے بیچوں بیچ، بغیر کسی سہارے کے، موجوں سے لڑتے ہوئے اپنی جان بچانے کی جدوجہد کرنے لگے۔ خوش قسمتی سے اس حادثے کی خبر دیگھی جنگم جیٹی کی انتظامیہ تک پہنچ گئی۔ صورتحال کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے جیٹی انتظامیہ نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا اور فوراً اپنی بڑی جنگم جیٹی دیگھی کوئن کو حادثے کی جگہ کی طرف روانہ کر دیا۔ جب دیگھی کوئن ماہی گیروں کے قریب پہنچی، تو تینوں ماہی گیر سمندری لہروں سے لڑ لڑ کر شدید تھک چکے تھے اور ان کی ہمت جواب دے رہی تھی۔ جیٹی کے عملے نے فوری حکمت عملی اپناتے ہوئے ان کی طرف لائف بوائے (گول لائف جیکٹس ریٹیوب) پھینکے۔ ماہی گیروں نے ان لائف بوائے کا سہارا لیا، جس کے بعد عملے نے انتہائی مہارت کے ساتھ تینوں کو کھینچ کر دیگھی کوئن پر سوار کر لیا۔ بغیر کسی جانی نقصان کے تینوں ڈوبتے ہوئے ماہی گیروں کو بحفاظت نکالنے پر دیگھی اور آس پاس کے ساحلی علاقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کولی سماج اور مقامی عوام کی جانب سے دیگھی جنگم جیٹی انتظامیہ کے اس فوری اقدام، فرض شناسی اور جرات مندانہ کارنامے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جا رہا ہے اور ہر طرف ان کی تعریف ہو رہی ہے۔ مقامی انتظامیہ نے ایک بار پھر ماہی گیروں سے اپیل کی ہے کہ وہ خراب موسم میں سمندر میں جانے سے گریز کریں۔

سڑکوں پر موت کے گڑھے فوری بند کیے جائیں!

ہر سال موسم برسات میں راستہ چلتے شہریوں کا مین ہول میں گر کر فوت ہو جانا انفراسٹرکچر کی خامیوں پر سب سے گہرا تبصرہ ہے۔ جمعرات کو ساکی ناکہ کے رہائشی ۵۵ سالہ شخص اسلم شیخ کا کھلے مین ہول میں گر کر جان گنوا دینا اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے۔ چند سال قبل الفنسٹن روڈ علاقے میں ایک ڈاکٹر (۵۸ سال) بھی مین ہول میں گر کر اس دنیا سے رخصت ہوا تھا۔ دو دن بعد اس کی لاش ورلی سے برآمد کی گئی تھی۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۵ء تا ۲۰۲۰ء کے وہ اعداد و شمار سے، جو نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے جاری کئے، معلوم ہوتا ہے کہ ملکی سطح پر ان پانچ برسوں میں ۵۳۹۳ اموات گڑھے یا مین ہول میں گرنے کے سبب ہوئی تھیں یعنی ملک میں روزانہ ۲ تا ۳ افراد کی جان اسی طرح گئی جبکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جسے حل نہ کرنا اپنا ہی مذاق بنانے جیسا ہے۔ کوئی سوچتا بھی ہے کہ جب ایسی خبریں بیرونی ملکوں میں پڑھی جاتی ہوں گی تب وہاں کے لوگ اس عظیم ملک اور یہاں کے حکام کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے ہونگے؟ مذکورہ حادثہ میں جاں بحق ہوئے والے اسلم شیخ کو معاوضہ دینے کا اعلان تو کیا گیا ھے لیکن اس سلسلے میں اس ٹھیکدار پر کاروائی ھونا بھی ضروری ھے اور اس ٹھیکدار سے بھی اسلم شیخ کے اہل خانہ کو معاوضہ دلانا ضروری ھے کیونکہ اس کی لاپرواہی اسلم شیخ کی موت کا سبب بنی۔ آخر میں حکام سے گزارش ہے کہ سڑکوں پر موت کے گڑھے فوری طور پر بند کیے جائیں۔

رام مندر میں نذرانہ چوری کے انکشاف کے بعد ایودھیا میں شردھالوؤں کی آمد اور مقامی کاروبار متاثر ہونے کا دعویٰ کیا گیا۔ معاملے پر سیاسی بحث تیز ہے جبکہ ٹرسٹ اور ذمہ داران کے کردار پر بھی سوالات اٹھے ہیں۔ رام مندر میں چندہ چوری یا چڑھاوے میں بڑے پیمانے پر خرد برد کی خبر سے پوری دنیا کا میڈیا بھرا پڑا ہے۔ اس سنسنی خیز انکشاف کے نتیجے میں کئی پہلو سامنے آئے ہیں جن پر گفتگو ہو رہی ہے۔ ایودھیا میں جو بات بہت واضح طور پر محسوس کی جا رہی ہے اور جس پر مقامی باشندوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے وہ ہے شردھالوؤں کی آمد میں کمی اور مقامی روزگار کا ٹھپ پڑ جانا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ رام مندر کے افتتاح کے بعد یہاں کاروبار میں بہت تیز اچھال آیا تھا۔

رام مندر میں چندہ چوری سے مقامی روزگار ٹھپ، سنگھ پریوار کو دھچکا

سہیل انجم

رام مندر میں نذرانہ چوری کے انکشاف کے بعد ایودھیا میں شردھالوؤں کی آمد اور مقامی کاروبار متاثر ہونے کا دعویٰ کیا گیا۔ معاملے پر سیاسی بحث تیز ہے جبکہ ٹرسٹ اور ذمہ داران کے کردار پر بھی سوالات اٹھے ہیں۔ رام مندر میں چندہ چوری یا چڑھاوے میں بڑے پیمانے پر خرد برد کی خبر سے پوری دنیا کا میڈیا بھرا پڑا ہے۔ اس سنسنی خیز انکشاف کے نتیجے میں کئی پہلو سامنے آئے ہیں جن پر گفتگو ہو رہی ہے۔ ایودھیا میں جو بات بہت واضح طور پر محسوس کی جا رہی ہے اور جس پر مقامی باشندوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے وہ ہے شردھالوؤں کی آمد میں کمی اور مقامی روزگار کا ٹھپ پڑ جانا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ رام مندر کے افتتاح کے بعد یہاں کاروبار میں بہت تیز اچھال آیا تھا۔ بالکل صبح سے ہی شردھالو درشن کرنے کے لیے قطار اندر قطار جمع ہو جاتے تھے۔ چونکہ وہ چڑھانے کے لیے بہت سی اشیا خریدتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں کا بزنس بہت اچھا چل رہا تھا۔ لیکن چوری کی خبر کے منظر عام پر آنے کے بعد شردھالوؤں کی آمد میں 75 فیصد کی کمی آگئی ہے اور جب شردھالوؤں کی تعداد اتنی کم ہوگئی ہے تو آمدنی میں بھی اتنی ہی کمی واقع ہوئی ہے۔ مقامی دکانداروں کا کہنا ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے قبل ہی اپنی دکانیں کھول دیتے تھے اور دکانوں پر عقیدت مندوں کی بھیڑ لگ جاتی تھی لیکن اب ان کا کہیں اتا پتا نہیں ہے جس کی وجہ سے بکری اتنی کم ہوگئی ہے بہت سے لوگوں کی دکان کا کرایہ ہی نہیں نکل پا رہا ہے۔ پہلے رام مندر کے پاس کی سڑکوں پر زبردست ہجوم ہوتا تھا لیکن اب وہاں سناٹے کی حکمرانی ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق رام مندر کے افتتاح سے قبل جنوری 2024 میں ایودھیا میں ساٹھ لاکھ شردھالو پہنچے تھے۔ جبکہ مندر کے افتتاح کے بعد کے مہینے میں 16 کروڑ چار لاکھ شردھالو پہنچے۔ لیکن اس کے بعد یہ تعداد پچاس کروڑ تک پہنچ گئی۔ یومیہ کئی لاکھ عقیدت مند پہنچنے لگے تھے۔ ایودھیا کے جن دکانداروں کی یومیہ چار سو پانچ سو کی بکری ہوتی تھی وہ مندر کھلنے کے بعد ڈھائی تین ہزار تک پہنچ گئی۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) لکھنو کے ایک مطالعے کے مطابق جنوری 2024 میں مندر کے افتتاح کے بعد پہلے چھ ماہ میں گیارہ کروڑ عقیدت مند پہنچے۔ مطالعے کے مطابق اس دوران مقامی دکانداروں کی آمدنی میں پانچ گنا کا اضافہ ہوا۔ پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) کی ایک رپورٹ کے مطابق 2020 میں ایودھیا میں 60 لاکھ شردھالو پہنچے تھے جبکہ 2024 میں 16 کروڑ پہنچے۔ اس واقعہ کے منظر عام پر آنے کے بعد ضمنی طور پر ایک اور چیز دیکھی جا رہی ہے اور وہ ہے صحافیوں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ۔ بیشتر نیوز چینلوں کے

رپورٹر اور یوٹیوبرز ایودھیا کا دورہ کر کے اس معاملے کی رپورٹنگ کر رہے ہیں۔ چندہ چوری کی خبر پر لوگوں میں شدید غصہ اور ناراضگی بھی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کیسے رام بھکت ہیں کہ بھگوان کا پیسہ ہی چوری کر رہے ہیں۔ اس بدعنوانی میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مقامی باشندوں کو جب چوری کا علم ہوا تو وہ سکتے میں آگئے۔ ان کو یہ گمان ہی نہیں تھا کہ رام مندر میں ایسا کچھ ہو رہا ہے۔ حالانکہ ایسی رپورٹیں بھی ہیں کہ مندر انتظام میں شامل بہت سے لوگوں کو اس چوری کا علم تھا اور اس سے رام مندر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کو آگاہ بھی کر دیا گیا تھا۔ لیکن انھوں نے اس معاملے کو قالین کے نیچے دبا دیا۔ انھوں نے سمجھا کہ یہ معاملہ اب دب گیا اور اب اس کا علم کسی کو نہیں ہو پائے گا۔ لیکن بھانڈا تو پھوٹ ہی جاتا ہے۔

اس صورت حال نے جہاں مقامی معیشت کو نقصان پہنچایا ہے وہیں بی جے پی، آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد کی ساکھ کو بھی دھکا لگا ہے۔ حالانکہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی جانب سے ایک عرصے تک خاموشی اختیار کی گئی تھی لیکن پھر آر ایس ایس کی جانب سے بیان آیا اور اس نے کہا کہ اس واقعے سے رام بھکتوں کی عقیدت کو ٹھیس پہنچی ہے لہٰذا ٹرسٹ کو چاہیے کہ وہ خامیوں کو دور کرے۔ اس نے ہندو سماج سے اپیل کی کہ وہ صبر سے کام لے اور ہندو مخالف اور ملک مخالف قوتوں کو اس معاملے کا استحصال کرنے کا موقع نہ دے۔ یہ بیان آر ایس ایس کے ترجمان دتا تریا ہوسبیلے کی طرف سے آیا ہے۔ اس بیان سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جیسے وہ اپوزیشن کے بیانات کو ہندو اور ملک مخالف سمجھ رہے ہیں۔ اس معاملے میں سب سے زیادہ نشانہ چمپت رائے بن رہے ہیں۔ بجرنگ دل کے نیتا اور سابق ایم پی اور رام مندر تحریک کا ایک بڑا چہرہ ونے کٹیار نے کچھ بیانات دیے لیکن انھوں نے بھی کچھ صاف صاف نہیں کہا۔ انھوں نے پہلے کہا کہ چمپت رائے اور گوپال راو جیل جا سکتے ہیں لیکن پھر اپنے اس بیان سے مکر گئے۔ دراصل یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے اور اس سے پورا سنگھ پریوار بے نقاب ہو گیا ہے اس لیے ان لوگوں سے بیان بن نہیں پڑ رہا ہے۔ حالانکہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگوں نے اس سلسلے میں ابھی کوئی بیان نہیں دیا ہے کہ اس معاملے سے بی جے پی اور آر ایس ایس کو کتنا نقصان پہنچا ہے لیکن آزاد تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ پورا سنگھ پریوار اس بات پر تشویش زدہ ہے کہ اس معاملے کا بی جے پی کے سیاسی امکانات پر کوئی اثر نہ پڑے۔

تجزیہ کاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ چوری کے اس واقعے سے وشو ہندو پریشد کی رام مندر تحریک کی اخلاقیات کو بھی دھچکہ لگا ہے اور اب ہندو عوام کے ایک بڑے طبقے میں بالخصوص وشو ہندو پریشد کے تئیں بدگمانی بڑھ گئی ہے۔ چونکہ چمپت رائے پریشد سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور وہ رام مندر تحریک میں پیش پیش رہے ہیں اس لیے پریشد کی امیج کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ بی جے پی کے کچھ سیاست دانوں نے اس معاملے کو دوسرا رنگ دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ مثال کے طور پر یہ بیان دیا گیا کہ جب ہم بابری مسجد کے چندے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ رہے ہیں تو رام مندر چندے کے بارے میں کیوں پوچھا جا رہا ہے۔ حالانکہ چندہ چوری کے بارے میں مسلمان کوئی سوال نہیں کر رہے ہیں سوال تو دراصل ہندو عقیدت مند کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس بیان کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اسی طرح چندہ چوروں کو غزنوی اور اورنگ زیب کا نام دیا گیا۔ گویا یہ مسلم نام استعمال کر کے مسلمانوں کے خلاف ایک ماحول بنانے کی کوشش کی گئی لیکن یہ کوشش بھی ناکام رہی۔ بہرحال اس معاملے میں آٹھ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور انھیں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن چمپت رائے اور بعض دیگر بااثر لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ چمپت رائے نے اپنے عہدے سے استعفے کی پیشکش کی ہے جس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ اسی درمیان انھوں نے دہلی آکر آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت سے ملاقات کی اور موہن بھاگوت نے شال اوڑھا کر ان کا استقبال کیا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ چمپت رائے سب سے بااثر آدمی ہیں لہٰذا وہ بچ جائیں گے۔ موہن بھاگوت سے ان کی ملاقات سے یہ مطلب نکالا جا رہا ہے کہ اب ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ بہرحال یہ معاملہ رام مندر تحریک کا سب سے بھیانک معاملہ ہے اور اس نے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو بری طرح ٹھیس پہنچائی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگلے سال ہونے والے یوپی اسمبلی انتخابات پر اس معاملے کا کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد: افسانہ نگار بھی، ناقد بھی، ادب کے خاموش معمار بھی

ڈاکٹر منصور خوشتر

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد سنجیدہ ادبی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، ناقد، محقق، مرتب، سفرنامہ نگار، بچوں کے ادیب، استاد اور ایک کامیاب ادبی منتظم ہیں۔ ان کی شخصیت کا ہر پہلو ادب سے وابستگی، علمی دیانت اور فکری سنجیدگی کا آئینہ دار ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کا تعلق بہار کے ضلع مدھوبنی سے ہے، مگر ان کی ادبی شناخت دربھنگہ سمیت پورے اردو حلقے میں قائم ہو چکی ہے۔ درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ رہتے ہوئے بھی انہوں نے تخلیقی اور تنقیدی دونوں میدانوں میں مسلسل کام کیا۔ ان کی ادبی سرگرمیوں میں کبھی تعطل نہیں آیا۔ یہی تسلسل ان کی سب سے بڑی قوت ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی ادبی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف ان کی ہمہ جہتی ہے۔ عام طور پر کوئی ادیب ایک یا دو اصناف میں اپنی شناخت قائم کرتا ہے، لیکن ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے افسانہ، تنقید، تحقیق، ترتیب، سفرنامہ، ادبِ اطفال اور تدریس جیسے مختلف میدانوں میں یکساں سنجیدگی کے ساتھ کام کیا ہے۔ ان کی تصانیف کا مطالعہ اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ محض ایک تخلیق کار نہیں بلکہ ادب کے ایک ایسے کارکن ہیں جنہوں نے مسلسل محنت اور خاموش ریاضت سے اپنی شناخت قائم کی ہے۔ ۷ نومبر ۱۹۶۹ء کو ضلع مدھوبنی (بہار) کے بھگوان پور، پوسٹ رہیا میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایم۔اے، بی۔ایڈ اور پی۔ایچ۔ڈی کی اسناد کے ساتھ درس و تدریس کو اپنا پیشہ بنایا۔ تدریس نے انہیں نئی نسل کے ذہنی رجحانات کو سمجھنے کا موقع دیا، جبکہ مطالعے اور تحقیق نے ان کی ادبی بصیرت کو جلا بخشی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں میں علمی وقار بھی ملتا ہے اور زندگی کی عملی سچائیاں بھی۔ اگر ان کے ادبی سفر پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے افسانہ نگاری میں اپنی شناخت قائم کی۔ ڈوم، اندھیرے کا کرب، جھکی ہوئی شاخ ٹھہری ہوئی صبح، دور دیس میں"، کلاس ٹاپر اور حالیہ مجموعہ آستھا اور دوسری کہانیاں" ان کے تخلیقی سفر کی اہم منزلیں ہیں۔ ان افسانوں میں دیہی زندگی، سماجی تبدیلی، انسانی رشتوں کی نزاکت، معاشرتی مسائل اور عام آدمی کے دکھ درد کو نہایت سادہ مگر موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

بچوں کے ادب میں بھی انہوں نے آؤ کہانی سنتے ہیں جیسی کتاب لکھ کر یہ ثابت کیا کہ بچوں کے لیے معیاری ادب تخلیق کرنا بھی ایک بڑی ادبی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح ان کا سفرنامہ دارجیلنگ کا سفر محض سفری مشاہدات نہیں بلکہ تہذیب، ثقافت اور انسانی رویوں کے مطالعے کی ایک دلچسپ مثال ہے۔ تحقیق اور تنقید کے میدان میں بھی ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی خدمات کم اہم نہیں۔ "دربھنگہ میں اردو افسانہ نگاری، معاصر اردو افسانہ: فکری جہات"،"شاداں فاروقی: حیات اور خدمات" اور تازہ کتاب تحریر و تفہیم" اس بات کا ثبوت ہیں کہ انہوں نے اردو تنقید کو صرف نظری مباحث تک محدود نہیں رکھا بلکہ علاقائی ادب، معاصر رجحانات اور فراموش ہوتی شخصیات کو بھی اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ انہوں نے صرف تصنیف ہی نہیں کی بلکہ مقالاتِ طرزی اور منظوم مقالے جیسی کتابوں کی ترتیب دے کر اہم علمی سرمایہ محفوظ کرنے کا کام بھی انجام دیا۔ یہ وہ خدمت ہے جس کی طرف کم لوگ متوجہ ہوتے ہیں، حالانکہ ادبی روایت کے تحفظ میں مرتب کا کردار بھی مصنف سے کم اہم نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کے علمی سفر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ مسلسل متحرک ہیں۔ ان کی آئندہ شائع ہونے والی کتابوں میں ابر کا ٹکڑا (افسانے)، معاصر اردو ناول: فکری جہات اور مدھوبنی: تاریخ و تعارف شامل ہیں۔ ان منصوبوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تخلیقی اور تحقیقی سرگرمیاں آج بھی پوری توانائی کے ساتھ جاری ہیں اور وہ ادب کے مختلف میدانوں میں نئے اضافے کرنے کے خواہاں ہیں۔

ان کی شخصیت کا ایک قابلِ تحسین پہلو یہ بھی ہے کہ تصنیف و تحقیق کی مصروفیات کے باوجود وہ ادبی تنظیموں، علمی نشستوں اور نئی نسل کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ دستیاب رہتے ہیں۔ بطور افسانہ نگار ان کے افسانوں میں دیہی معاشرت، متوسط طبقے کی زندگی، انسانی رشتوں کی نزاکت، بدلتے سماجی اقدار، معاشی ناہمواری اور اخلاقی زوال جیسے

موضوعات بڑی سادگی اور فنی پختگی کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں مصنوعی پیچیدگی یا غیر ضروری علامت نگاری نہیں ملتی بلکہ وہ زندگی کو اسی کے اصل رنگوں میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے کردار ہمارے آس پاس کے لوگ ہیں، اسی لیے قاری ان سے فوراً رشتہ قائم کر لیتا ہے۔ اگر صرف انہیں افسانہ نگار کہا جائے تو ان کی شخصیت کا دوسرا اہم رخ نظر انداز ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد ایک سنجیدہ، متوازن اور ذمہ دار ناقد بھی ہیں۔ ان کی تنقیدی نگارشات میں جذباتیت کے بجائے علمی استدلال، متوازن تجزیہ اور غیر جانب داری نمایاں نظر آتی ہے۔ وہ ادب کو محض تعریف یا تنقید کا ذریعہ نہیں سمجھتے بلکہ تخلیق کی تفہیم اور اس کی قدر متعین کرنے کو تنقید کا اصل مقصد قرار دیتے ہیں۔ ان کی تازہ کتاب تحریر و تفہیم اسی تنقیدی شعور کی بہترین مثال ہے۔ اس کتاب میں اردو ادب کے مختلف پہلوؤں پر تقریباً چالیس مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین میں کلاسیکی ادب سے لے کر معاصر ادیبوں اور شاعروں تک، ناول، افسانہ، تنقید، تحقیق، ادبِ اطفال اور شخصیات کے مختلف گوشوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب کا سب سے اہم وصف یہ ہے کہ مصنف نے مشکل اصطلاحات اور غیر ضروری فلسفیانہ بحثوں سے گریز کرتے ہوئے آسان، رواں اور عام فہم زبان اختیار کی ہے، جس سے طالب علم، محقق اور عام قاری سبھی یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی تنقید میں نہ شخصیت پرستی ہے اور نہ ہی بے جا سختی۔ وہ ہر ادیب کو اس کے ادبی مقام اور تخلیقی خدمات کی بنیاد پر دیکھتے ہیں۔ یہی اعتدال ان کے تنقیدی رویے کو معتبر بناتا ہے۔ ان کے نزدیک ادب کا مقصد انسان اور سماج کو بہتر انداز میں سمجھنا ہے، اسی لیے ان کی تحریروں میں علمی سنجیدگی کے ساتھ انسانی احساس بھی پوری طرح موجود رہتا ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے صرف بڑے اور معروف ادیبوں پر ہی قلم نہیں اٹھایا بلکہ بہار اور خصوصاً متھلا کے ایسے اہلِ قلم کو بھی اپنی تنقید کا موضوع بنایا جن کی خدمات پر قومی سطح پر کم توجہ دی گئی۔ اس اعتبار سے ان کی کتابیں صرف تنقیدی مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ علاقائی ادبی تاریخ کا ایک اہم حوالہ بھی ہیں۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی تازہ تصنیف تحریر و تفہیم ان کی برسوں کی علمی ریاضت، وسیع مطالعے اور متوازن تنقیدی بصیرت کا حاصل ہے۔ یہ محض مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ اردو ادب کے مختلف جہات پر غور و فکر کی ایک ایسی دستاویز ہے جس میں کلاسیکی ادب، جدید ادب، تحقیق، تنقید، شاعری، ناول، افسانہ اور ادبِ اطفال سبھی کو جگہ دی گئی ہے۔ کتاب کے فہرستِ مضامین پر ایک نظر ڈالنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مصنف نے اپنی تنقیدی نگاہ کو کسی ایک صنف یا شخصیت تک محدود نہیں رکھا۔ رشید النساء کے اصلاحی ناول سے گفتگو شروع ہوتی ہے اور ڈپٹی نذیر احمد، مولانا ابوالکلام آزاد، مجروح سلطان پوری، مظہر امام، پروفیسر منصور عمر، ڈاکٹر احسان عالم، عطا عابدی، عثمان جوہری، اشرف گل، سلطان شمسی، منصور خوشتر اور متھلا میں اردو افسانے کی روایت جیسے متعدد موضوعات تک یہ سفر پھیل جاتا ہے۔ یہ تنوع اس بات کا ثبوت ہے کہ مصنف کا مطالعہ ہمہ جہت ہے اور وہ اردو ادب کے مختلف دبستانوں سے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔

کتاب کا پیش لفظ بھی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ اپنی تنقید میں غیر ضروری فلسفیانہ موشگافیوں سے گریز کرتے ہیں اور تخلیق کی تفہیم، اس کی گرہ کشائی اور تعین قدر کو تنقید کا بنیادی مقصد سمجھتے ہیں۔ یہی نظریہ پوری کتاب میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ ان کے مضامین میں علمی حوالوں کی موجودگی بھی ہے اور زبان کی سادگی بھی۔ قاری کو نہ تو ثقیل اصطلاحات کا بوجھ محسوس ہوتا ہے اور نہ ہی غیر ضروری طوالت کا۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں "تحریر و تفہیم" کے نام سے مضامین کا مجموعہ آپ کے روبرو ہے۔ یہ مضامین مختلف نوعیت کے ہیں۔ اس کے محتویات میں نثر اور شاعری کے متفرق موضوعات شامل ہیں۔ میں اپنی تحریروں میں فن اور فن کار کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے واضح طور پر تخلیق کی سربلندی کو ملحوظ نظر رکھتا ہوں۔ بے جا فلسفیانہ گفتگو سے تفہیم کو مزین کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ تنقید کے اصولوں پر کاربند ہو کر اپنی رائے دیتا ہوں اور احتساب کے مرحلے سے گزرتا ہوں۔ موضوع کے اعتبار سے تحریر تفصیل یا اختصار کی پابند ہوتی ہے۔ بسا اوقات طویل گفتگو ضروری ہوتی ہے تو کبھی مختصر اظہار یہ بھی کار آمد نکتہ پیش کرنے میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ کتاب میں شامل کچھ مضامین طویل ہیں تو کچھ مختصر ہیں۔ اس میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ حاصل مطالعہ پیش کرنے میں تشنگی نہ رہے۔ فن پارہ جہاں تفہیم و تصریح کا متقاضی ہوتا ہے وہیں نقاد کی ذمہ داری اہم ہو جاتی ہے کہ اس کی گرہ کشائی بھی ہو اور تعین قدر کا مرحلہ بھی عبور کیا جائے۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کا پیش لفظ ان کے تنقیدی نظریے اور ادبی مزاج کا آئینہ دار ہے۔ چند سطروں میں انہوں نے اپنی تنقید کے بنیادی اصول واضح کر دیے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تنقید کا مقصد غیر ضروری فلسفیانہ بحثوں میں الجھنا نہیں بلکہ فن پارے کی صحیح تفہیم، اس کی گرہ کشائی اور اس کے ادبی مقام کا منصفانہ تعین کرنا ہے۔ یہی اعتدال اور فکری دیانت ان کی پوری کتاب تحریر و تفہیم میں نمایاں نظر آتی ہے۔ پیش لفظ سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد موضوع کی نوعیت کے مطابق اختصار اور تفصیل دونوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ جہاں کسی مسئلے پر تفصیلی گفتگو ضروری ہو وہاں وہ وسعت سے کام لیتے ہیں، اور جہاں مختصر اظہار ہی کافی ہو وہاں غیر ضروری طوالت سے گریز کرتے ہیں۔ اس سے ان کی تنقیدی بصیرت اور اظہار پر گرفت کا پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت یہ پیش لفظ صرف کتاب کا تعارف نہیں بلکہ مصنف کے تنقیدی منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بیان کیے گئے اصول کتاب کے تمام مضامین میں عملی صورت اختیار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نظریے اور عمل، دونوں سطحوں پر ایک سنجیدہ، متوازن اور ذمہ دار ناقد ہیں۔ تحریر و تفہیم کی زبان بھی ان کی ایک بڑی خوبی ہے۔ عبارت میں سادگی، روانی اور شائستگی پائی جاتی ہے۔ مصنف علمی گفتگو کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ ایک عام قاری بھی اس سے لطف اندوز ہو سکتا ہے، جبکہ محقق اور طالب علم کے لیے بھی اس میں وافر مواد موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب صرف تنقید کے طالب علموں کے لیے نہیں بلکہ ہر سنجیدہ قاری کے لیے مفید مطالعہ بن جاتی ہے۔

اس کتاب کے ذریعے ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ وہ تنقید کو محض اعتراض کا فن نہیں بلکہ ادب کی تفہیم، رہنمائی اور تعمیری مکالمے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہی فکر ان کی تنقیدی شناخت کو مستحکم بناتی ہے۔ تحریر و تفہیم کا پہلا مضمون رشید النساء کا ناول اور تعلیم نسواں اس بات کا عمدہ نمونہ ہے کہ وہ ادبی متن کو صرف تاریخی حوالوں تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اسے سماجی تناظر میں بھی دیکھتے ہیں۔ مضمون کی ابتدا ہی نہایت دل نشیں اور فکر انگیز انداز میں ہوتی ہے۔ وہ عورت کی اہمیت کو انسانی تخلیق اور تہذیبی ارتقا کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ ادب میں عورت کی موجودگی محض ایک کردار کی نہیں بلکہ انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت کی نمائندگی ہے۔ اس تمہیدی گفتگو سے قاری کے ذہن میں موضوع کی معنویت اجاگر ہوتی ہے اور وہ آگے بڑھنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں: "انیسویں صدی کے مسلم معاشرے میں تعلیم نسواں کے لئے خاتون قلم کار کی جانب سے اٹھائی گئی پہلی آواز بہار کی رشید النساء کی ہے۔ انہوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی وکالت، اور بے جا رسم و رواج کی خرابیوں کو ناول کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ عورتوں کے حوالے سے مختلف النوع احوال و مسائل کی پیش کاری سے اس عہد کا معاشرتی منظر نامہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ جب بھی اردو ناول میں نسائی جذبات و احساسات کی پیش کش تحقیق و جستجو کا عنوان بنے گا "اصلاح النسائ" کا ذکر ناگزیر ہوگا اور ہم 'رشید النساء' کو فراموش نہیں کر پائیں گے۔"

اس مضمون میں ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے رشید النساء کو صرف اردو کی پہلی خاتون ناول نگار کے طور پر متعارف نہیں کرایا بلکہ ان کے ناول 'اصلاح النسائ' کی فکری بنیادوں کو بھی نمایاں کیا ہے۔ وہ یہ دکھاتے ہیں کہ انیسویں صدی میں جب خواتین کی تعلیم ایک سماجی مسئلہ تھی، اس وقت رشید النساء نے اپنے قلم کو اصلاحِ معاشرہ کا وسیلہ بنایا۔

غزل

یہ مشکل زندگی کٹتی کہاں ہے کاٹ دی میں نے
بڑی مشکل سے کاٹی ہے ترے بن زندگی میں نے

مری پرواز کو مت روکنا تقدیر کہہ کہہ کر
چھڑائی ہے بڑی مشکل سے ساری بے بسی میں نے

سناتی تھی ہمیشہ داستانِ درد جو دھڑکن
سکھایا ہے اسی دھڑکن کو راگِ خوش دلی میں نے

نہیں دل توڑنے کی خو بی مجھ میں اے مرے ہمدم
بڑی محنت سے سیکھی ہے زبانِ دل دہی میں نے

حقیقت جس کو سمجھا تھا گماں تھا وہم تھا میرا
سرابوں کے نگر میں دیکھی بس آزردگی میں نے

جھکایا ہی نہیں سر میں جز در کے ترے مولا
میں بندہ ہوں ترا کی ہے تری ہی بندگی میں نے

محمد عبدالحلیم اطہر

ایل نینو: بدلتا موسم، بڑھتے خطرات

مدیحہ فصیح

عالمی حدت اور ایل نینو کے باعث ہیٹ ویوز، خشک سالی اور شدید موسمی خطرات بڑھ رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، اب تدارک کا وقت ختم ہو رہا ہے اور موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنا ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ ایل نینو ایک قدرتی موسمیاتی مظہر ہے جس میں بحرالکاہل کے استوائی (خطِ استوا کے قریب) حصے کا سمندری پانی معمول سے زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی دنیا بھر کے موسم پر اثر ڈالتی ہے۔ ایل نینو عموماً ہر دو سے سات سال بعد ظاہر ہوتا ہے اور کئی ماہ سے ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے تک برقرار رہ سکتا ہے۔ حالیہ برسوں میں عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی حدت اور ایل نینو کے اثرات سے پیدا ہونے والے سنگین موسمی خطرات پر ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ بحرالکاہل میں درجہ حرارت کی تبدیلیوں اور انسانی مداخلت کی وجہ سے ہیٹ ویوز اور خشک سالی جیسے واقعات اب ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ شدید اور کثرت سے رونما ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر یورپ میں گرمی کی شدت عالمی اوسط سے دوگنا رفتار سے بڑھ رہی ہے، جس کے نتیجے میں جانی نقصان اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی کے خطرات منڈلا رہے ہیں۔ لہٰذا، عالمی موسمیاتی تنظیموں نے حکومتوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ انسانی جانوں کے تحفظ اور زراعت کو بچانے کے لیے فوری اور پیشگی اقدامات کریں۔ اگرچہ مستقبل کے کچھ موسمی اثرات اب ناگزیر ہو چکے ہیں، تاہم اخراج میں کمی اور بہتر حکمت عملی کے ذریعے حکومتیں شدید چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق، اب تدارک کا وقت تیزی سے ختم ہو رہا ہے اور موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنا اقوام عالم کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ یورپ میں شدید گرمی: موجودہ موسمیاتی تغیرات کے تناظر میں، یورپ کے لیے شدید گرمی اب محض ایک عارضی واقعہ نہیں بلکہ ایک مستقل ساختی حقیقت بن چکی ہے۔ عالمی موسمیاتی تنظیم (ڈبلیو ایم او) کے ڈیٹا کے مطابق، ال نینو کے اثرات عالمی درجہ حرارت کو ریکارڈ سطح تک پہنچا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں سمندری سطح کے درجہ حرارت میں 2 ڈگری سیلسیس سے زائد کی غیر معمولی تبدیلی ریکارڈ کی گئی ہے۔ یورپ اس وقت دنیا کا وہ براعظم ہے جو عالمی اوسط کے مقابلے میں دوگنی رفتار سے گرم ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال ایسے خطرات ظاہر کرتی ہے، جہاں ماضی کے نایاب موسمی حالات اب ایک معمول بنتے جا رہے ہیں۔ ہیٹ ڈومز یا رکے ہوئے ہائی پریشر سسٹمز نے ان خطوں کو بھی شدید خطرات کی زد میں لا کھڑا کیا ہے جو تاریخی طور پر محفوظ تصور کیے جاتے تھے۔ لہٰذا، اب یہ پالیسی سازوں کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ روایتی خطرات کے تخمینے کے نظام کو بنیادی طور پر تبدیل کریں۔ حالیہ برسوں کے اعداد و شمار موسمیاتی شدت میں واضح اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جرمنی میں قومی درجہ حرارت کا ریکارڈ 41.7 ڈگری سیلسیس تک پہنچ چکا ہے، جبکہ فرانس میں درجہ حرارت 44 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح چیک جمہوریہ اور پولینڈ میں درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک جا پہنچا۔ ان شدید موسمی حالات کے باعث 1990 کی دہائی کے مقابلے میں سالانہ شرح اموات میں فی دس لاکھ افراد پر 52 اضافی اموات کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یورپ عالمی اوسط کے مقابلے میں تقریباً دوگنا زیادہ رفتار سے گرم ہو رہا ہے، جو مستقبل میں انسانی صحت، بنیادی ڈھانچے اور ماحول کے لیے مزید سنگین خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔ موسمیاتی حقیقت کی اس تبدیلی نے اب صحتِ عامہ کے نظام کو ایک وقتی ہنگامی طرزِ عمل سے نکال کر طویل مدتی تزویراتی منصوبہ بندی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ صحتِ عامہ کے نئے ماڈل کی ضرورت: شدید گرمی کی لہروں کو اب غیر متوقع آفات کے بجائے ایک بار بار پیش آنے والے چیلنج کے طور پر تسلیم کرنا ہوگا۔ عالمی ادارہ صحت کے ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر ہنس کلوگے کے مطابق، یورپی حکومتوں کو گرمی کے لیے بالکل اسی طرح منصوبہ بندی کرنی چاہیے جیسے وہ سرمائی فلو کے لیے کرتی ہیں۔ موجودہ ہنگامی وقتی اقدامات کے بجائے اب مستقل انفراسٹرکچر کی حکمت عملی اپنانا وقت کا تقاضا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں اور انسانی صحت کے درمیان گہرے تعلق کا جائزہ لینے والے ادارے لینسٹ کاؤنٹ ڈاؤن کے اعداد و شمار کے مطابق 2024 میں یورپ میں گرمی سے ہونے والی 62 ہزار اموات اس بات کی گواہ ہیں کہ موجودہ غیر مستقل نظام انسانی جانوں کے تحفظ میں ناکام رہا ہے۔ گرمی کو ایک سالانہ اور متوقع طبی چیلنج کے طور پر تسلیم کرنا اب ایک تزویراتی ضرورت ہے۔ طبی مراکز میں مستقل بنیادوں پر ہیٹ ویو وارڈز اور عملے کی تربیت کرنا ہوگی۔ ایک مستحکم منصوبہ بندی کا ماڈل ہی وہ سب سے زیادہ منافع بخش قدم ہے جو موسم گرما کے عروج کے مہینوں میں اضافی اموات میں کمی اور ہیلتھ کیئر سسٹم کو بکھرنے سے بچا سکتا ہے۔ صحتِ عامہ کے اس نئے ماڈل کی کامیابی کے لیے مادی ماحول، یعنی یورپی عمارتوں اور انفراسٹرکچر کی ازسرِ نو ترتیب ناگزیر ہے۔ تعمیراتی ڈھانچے کی ازسرِ نو ترتیب: یورپ کا موجودہ ہاؤسنگ اسٹاک ایک بڑی تزویراتی کمزوری بن چکا ہے۔ بیشتر عمارتیں سرد موسم کو مدنظر رکھ کر ڈیزائن کی گئی تھیں تاکہ وہ حرارت کو اندر جذب رکھیں، لیکن اب یہی خاصیت اندرونی درجہ حرارت بڑھا کر اموات کی شرح میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ حکومتوں کو لازمی طور پر ایئر کنڈیشننگ جیسے قلیل مدتی حل کے بجائے" بڑے پیمانے پر ریٹروفٹنگ" کی حکمت عملی اپنانی چاہیے تاکہ عمارتیں حرارت کو جذب کرنے کے بجائے خارج کر سکیں۔ انفراسٹرکچر کی یہ تبدیلی پانی کے نظام تک بھی وسیع ہونی چاہیے۔ یورپ کے موجودہ واٹر سسٹم بارش کے ان پرانے پیٹرنز پر مبنی ہیں جو اب قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ جرمنی، پولینڈ اور چیک جمہوریہ میں بنیادی ڈھانچے کا حالیہ جزوی خاتمہ اس بات کا انتباہ ہے کہ اگر پانی اور تعمیراتی نظام کو جدید موسمیاتی حقیقتوں کے مطابق "اوور ہال" نہ کیا گیا تو یہ ریاست کے لیے ایک بڑا استحکامی خطرہ بن جائے گا۔ مستقل ڈھانچہ جاتی موافقت ہی وہ واحد راستہ ہے جو طویل مدتی مالی نقصانات اور جانی زیاں کو روک سکتا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی اس اوور ہالنگ کے ساتھ ساتھ، سب سے زیادہ خطرے سے دوچار انسانی طبقات کا تحفظ سماجی استحکام کے لیے لازمی ہے۔ کمزور طبقات کا تحفظ: سماجی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے سب سے زیادہ کمزور افراد، بالخصوص تنہا رہنے والے معمر افراد کی نشاندہی اور ان کا تحفظ کرنا ایک بنیادی اسٹریٹجک ضرورت ہے۔ موجودہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ معمر آبادی اس موسمیاتی بحران کا سب سے پہلا اور بڑا ہدف ہے۔ حکومتوں کو ایک" پرو ایکٹو آؤٹ ریچ حکمت عملی وضع کرنی چاہیے، جس کا مقصد ہیٹ ویو آنے سے پہلے ان افراد تک پہنچنا ہو، نہ کہ بحران کے عروج کے دوران ردِ عمل ظاہر کرنا۔ اس کے لیے پیشگی انتباہی نظام کو مکمل طور پر جدید بنانا ہوگا تاکہ یہ ان لوگوں تک موثر طریقے سے پہنچ سکیں جن کے پاس معلومات کے متبادل ذرائع موجود نہیں ہیں۔ اگر ان طبقات کے تحفظ کے لیے آج ہدف پر مبنی مداخلت نہ کی گئی، تو 2050 تک شرح اموات میں متوقع اضافہ نہ صرف انسانی المیے کو جنم دے گا بلکہ ریاست کے سماجی و معاشی ڈھانچے پر ناقابلِ تلافی بوجھ ڈالے گا۔ بروقت اقدامات کی اہمیت: یونیورسٹی آف ریڈنگ کے ڈاکٹر اکشے دیورس اور پروفیسر ہنا کلوک جیسے ماہرین کی وارننگ واضح ہے: ہمارے پاس کارروائی کے لیے وقت کم ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ الپائن گلیشیئرز جیسے کچھ اثاثے اب اپنی بازیابی یا واپسی کی حد پار کر چکے ہیں اور ان کا ختم ہونا لا محالہ ان اثرات کا حصہ ہے۔ تاہم، زیرِ زمین پانی جیسے ذخائر اب بھی بحال کیے جا سکتے ہیں، بشرطیکہ فوری اور مربوط اقدامات کیے جائیں۔ اس ضمن میں موسمیاتی شدت کو محدود کرنے کے لیے کاربن کے اخراج میں فوری کمی، رہائشی اسٹاک کو نئی تپش کے مطابق ڈھالنا اور عوام تک بروقت اور قابلِ عمل معلومات کی رسائی کو یقینی بنانا جیسے اقدامات حکومتوں کو اپنی فوری ترجیحات میں شامل کرنا ہوگا۔ یہ سب پر واضح ہونا چاہیئے کہ 2050 کی نارمل موسم گرما کی کہانی آج لیے جانے والے فیصلوں سے لکھی جا رہی ہے۔ آج کی تزویراتی سستی ہمیں ایک ایسے مستقبل کی طرف لے جائے گی جو انسانی برداشت کی صلاحیت سے مکمل طور پر باہر ہوگا۔ اب انتخاب ایک 'مشکل مستقبل' اور ایک' ناقابلِ برداشت مستقبل' کے درمیان ہے بی اور یہ انتخاب کرنے کا وقت ابھی ہے۔

"گیس سلنڈر کی قیمت ۲ رہزار تک پہنچ سکتی تھی لیکن ہم نے ۹۵۰ر میں دستیاب کرایا"

وزیراعظم نے راجستھان کے بالوترا میں ریفائنری کا افتتاح کیا

وزیر اعظم نریندر مودی نے راجستھان کی سابق کانگریس حکومت پر عدم تعاون کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اسی وجہ سے ۲۰۱۸ء سے ۲۰۲۳ء تک پچپدرا ریفائنری کا کام رُکا ہوا تھا اور جیسے ہی ریاست میں ڈبل انجن حکومت قائم ہوئی، منصوبے پر تیزی سے کام شروع ہوا اور آج اس کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ مودی سنیچر کو ضلع بالوترا کے پچپدرا میں ریفائنری اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھنے کے موقع پر منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۱۷ء میں ایم او یو سائن کیا گیا تھا اور ۲۰۱۸ء سے ۲۰۲۳ء تک کانگریس کی حکومت رہی ہے اور کانگریس کے عدم تعاون کے باعث ریفائنری کا کام تعطل کا شکار رہا، لیکن جیسے ہی ڈبل انجن حکومت آئی اس کا کام تیزی سے آگے بڑھا اور آج اس کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا "آپ جانتے ہیں کہ میری کام کرنے کی یہی روش ہے کہ جس منصوبے کا سنگِ بنیاد ہم رکھتے ہیں، اس کا افتتاح بھی ہم ہی کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے مسلسل اپنی ریفائنری صلاحیت میں اضافہ کیا ہے۔ امریکہ میں گزشتہ ۵۰ ر برسوں کے دوران ایک بھی نئی ریفائنری نہیں بنی، یورپ کی ریفائنری صلاحیت مسلسل کم ہوئی ہے اور آج ہندستان دنیا کے چوتھی سب سے بڑی ریفائنری صلاحیت والا ملک بن چکا ہے۔ ہم یہاں رکنے والے نہیں ہیں اور آنے والے دنوں میں اس صلاحیت میں مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان صدی کے سب سے بڑے توانائی بحران کا کامیابی سے مقابلہ کرکے ابھرا ہے۔ مودی نے کہا کہ کانگریس کی حکومتوں نے کبھی راجستھان کے آبی بحران کے حل کے لیے کوئی مؤثر اقدام نہیں کیا، جبکہ بی جے پی نہ علاقائیت کی سیاست کرتی ہے اور نہ ہی تقسیم کی، بلکہ 'قوم پہلے' کے اصول پر عمل کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے، اس وقت خوش قسمتی سے راجستھان میں بھی بی جے پی کی حکومت تھی جس کے باعث گجرات سے دریائے نرمدا کا پانی راجستھان کو بھی دیا گیا اور آج بھی وہاں پانی پہنچ رہا ہے۔ مغربی ایشیائی جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے توانائی کے بحران کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اس دوران دوسرے ممالک کے ساتھ ہندوستان کی دوستی بہت مددگار رہی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مغربی ایشیا میں جنگ نے پوری دنیا میں کھلبلی مچا دی ہے۔ اس جنگ نے اکیسویں صدی کے سب سے بڑے توانائی بحران کو جنم دیا ہے۔ تاہم درست فیصلوں، درست تشخیص، موثر حکمت عملی اور سفارتی طاقت کے مثبت استعمال کے ذریعے ہندوستان بحران پر قابو پانے میں کامیاب رہا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس بحران کے سبب گھریلو گیس سلنڈر کی قیمت ۲ رہزار روپے تک پہنچ سکتی تھی لیکن ہم نے ۹۵۰ر روپے میں دستیاب کرایا اور عوام کو پریشانی نہیں ہونے دی۔ انہوں نے راجستھان کو خودداری کی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ خوددار ملک اسی وقت بلند رہ سکتا ہے جب وہ خود کفیل ہوگا۔ راجستھان کی سرزمین سے ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کی سمت ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے اور ریفائنری کو قوم کے نام وقف کیا گیا ہے۔ یہ ریفائنری ہزاروں افراد کے لیے روزگار کا ذریعہ بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن اس بات کا گواہ ہے کہ بی جے پی کی حکومتیں صرف منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھ کر نہیں چھوڑتیں بلکہ انہیں مکمل کرنے کیلئے دن رات محنت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریفائنری میں حادثہ پیش آیا، اس کے بعد اتنی تیزی سے اس کا کام مکمل کرکے یہ بھی ثابت کردیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل جودھپور کے نئے ہوائی اڈے کے ٹرمینل کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ نیا ٹرمینل سوشل میڈیا پر چھایا ہوا ہے اور چاروں طرف راجستھان چھایا ہوا ہے۔

وزیرخارجہ جے شنکر چھ ملکوں کے دورے پر روانہ

نیویارک میں ہندوستان کی یو این ایس سی مہم کا آغاز کریں گے

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر اتوار کو 10 روزہ سفارتی دورہ پر روانہ ہوگئے، جس میں قطر، بحرین، کویت، عمان، نیویارک اور برسلز شامل ہوں گے۔ اس دورے کا مقصد خلیجی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط بنانا، علاقائی مسائل پر تعاون کو فروغ دینا، 2028-29 کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی نشست کے لیے ہندوستان کی مہم کا آغاز کرنا اور یورپی یونین کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق، جے شنکر 5 جولائی سے 10 جولائی تک قطر، بحرین، کویت اور عمان کا دورہ کریں گے۔ توقع ہے کہ وزیر چاروں ممالک میں اپنے ہم منصبوں اور سینئر رہنماؤں سے ملاقاتیں کریں گے۔ بات چیت میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور علاقائی پیش رفت اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔" وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر 05-10 جولائی 2026 تک قطر، بحرین، کویت اور عمان کے سرکاری دورے پر ہوں گے۔ ان ممالک کے دورے کے دوران، وہ اپنے ہم منصبوں اور قیادت سے ملاقات کریں گے۔ یہ دورہ چاروں ممالک کے ساتھ ہمارے دوطرفہ تعلقات کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرے گا، اور علاقائی ترقی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع بھی فراہم کرے گا۔ اپنے دورے کا خلیجی دورہ مکمل کرنے کے بعد، جے شنکر نیویارک جائیں گے۔ 13 جولائی کو، وہ 2028-29 کی مدت کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں غیر مستقل نشست کے لیے ہندوستان کی مہم کا باضابطہ آغاز کریں گے۔ ہندوستان۔ یورپی یونین ٹریڈ اینڈ ٹیکنالوجی کونسل کی میٹنگ کے لیے برسلز کا دورہ اس کے بعد جے شنکر 14 اور 15 جولائی کو برسلز کا دورہ کریں گے۔ وہ تیسری انڈیا۔ یورپی یونین ٹریڈ اینڈ ٹیکنالوجی کونسل میٹنگ میں شرکت کریں گے اور یورپی یونین اور بیلجیئم کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل اور مرکزی وزیر برائے ریلوے، اطلاعات و نشریات، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اشونی ویشنو بھی میٹنگ کے لیے برسلز جائیں گے۔ 17ویں ٹوائے بز انٹرنیشنل B2B ایکسپو کے موقع پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے گوئل نے کہا کہ وزراء یورپی کمیشن کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ گوئل نے مزید کہا، ہماری کوشش یہ ہے کہ یہ آزاد تجارتی معاہدے کا ایک ضمیمہ بن جائے جسے ہم نے حتمی شکل دے دی ہے اور اس سے ہمیں کناروں کو ہموار کرنے میں مدد ملے گی اور ایف ٹی اے کو آگے بڑھانے اور اس سے فائدہ اٹھانے میں آسانی ہوگی۔

رام مندر چوری معاملہ:

خاطیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے: آرایس ایس

نئی دہلی: راشٹریہ سویم سیوک سنگھ نے رام مندر چڑھاوا م چوری معاملے کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے رام بھکتوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور اس معاملے میں خاطیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ آر ایس ایس کے سرکاریہ واہ دتاتریہ ہوسبولے نے اس معاملے پر پہلی بار ایک بیان میں کہا کہ ایودھیا میں شری رام للا مندر میں رکھے گئے دان پاتروں سے چوری کے افسوسناک واقعہ نے پورے سماج اور رام بھکتوں کے جذبات اور عقیدت کو مجروح کیا ہے اور ہم سب اس واقعے سے دکھی ہیں۔ ویڈیو کلپ کے ذریعے جاری اپنے اس بیان میں سنگھ کے دوسرے نمبر کے اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کی خصوصی درخواست پر اتر پردیش حکومت نے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی ہے اور اس کی سفارشات کی بنیاد پر قانونی کارروائی شروع کی ہے۔ یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ جانچ میں جو بھی خاطی پایا جائے، اسے سخت سزا ملے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ فطری طور پر آر ایس ایس اور پورے ہندو سماج سے یہ امید کرسکتا ہے کہ اس انتہائی قابل مذمت واقعہ کو ایک استثنیٰ کے طور پر دیکھا جائے اور نظام اور آپریشن میں موجود تمام خامیوں کو دور کرنے کیلئے پوری سنجیدگی کے ساتھ مؤثر اقدامات کیے جائیں، تاکہ ایودھیا مندر میں کروڑوں رام بھکتوں کی آستھا اور عقیدت برقرار اور غیر متزلزل رہے۔ سنگھ کے سرکاریہ واہ نے موجودہ الجھن اور غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ مندر مینجمنٹ اور انتظامیہ کی طرف سے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کے ذریعہ تمام ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ مناسب مالیاتی انتظام، شفاف نظام کے ساتھ ہموار آپریشن اور پاکیزگی، شائستگی و گہری مذہبی خصوصیات سے بھرپور ماحول کے ذریعے، شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ ہندو سماج کی آستھا اور اعتماد کو مزید مضبوط کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ سنگھ پورے ہندو سماج سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں ضروری صبر اور تحمل کا مظاہرہ کریں اور ہندو مذہب اور سماج کو بدنام کرنے کے لیے اس افسوسناک واقعے کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے والی ہندو مخالف اور ملک مخالف طاقتوں کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔

ہندوستان کا میٹا کو انسٹاگرام سے بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی اشتہارات ہٹانے کا حکم

ہندوستان نے میٹا کو انسٹاگرام کے بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی اشتہارات ہٹانے کا حکم دیا، ساتھ مرکز نے کمپنی سے سات دنوں کے اندر تفصیلی وضاحت کا بھی مطالبہ کیا ہے

ہندوستان نے میٹا کو انسٹاگرام کے بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی اشتہارات ہٹانے کا حکم دیا، ساتھ مرکز نے کمپنی سے سات دنوں کے اندر تفصیلی وضاحت کا بھی مطالبہ کیا ہے، اس سے قبل آئی ٹی وزیر اشونی ویشنو نے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت (MeitY) کو ہدایت دی تھی کہ وہ اس معاملے پر میٹا کو طلب کرے۔ نیوز ایجنسی اے این آئی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ہندوستانی حکومت نے اتوار ۵ ر جولائی کو میٹا کو ایک سخت نوٹس جاری کیا، جس میں اسے ہدایت کی گئی کہ وہ انسٹاگرام پر موجود تمام اشتہارات اور مواد کو فوری طور پر ہٹادے جو بچوں کے جنسی استحصال اور زیادتی سے متعلق مواد (CSEAM) کو فروغ دیتے ہیں یا اس تک رسائی میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ مرکز نے کمپنی سے سات دنوں کے اندر تفصیلی وضاحت کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ اقدام ایک روز بعد سامنے آیا ہے جب آئی ٹی وزیر اشونی ویشنو نے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت (MeitY) کو ہدایت دی تھی کہ وہ اس معاملے پر میٹا کو طلب کرے۔ بعد ازاں وزارت نے میٹا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انسٹاگرام پر CSEAM سے منسلک تمام اشتہارات کو فوری طور پر ہٹا دے۔ عہدیداروں نے کمپنی کو یہ بھی کہا ہے کہ وہ تیزی سے کارروائی کرے تاکہ اس قسم کی کوئی بھی چیز دوبارہ پھیلنے سے روکی جا سکے۔ جبکہ میٹا کو ایک ہفتے کا وقت دیا گیا ہے کہ وہ مکمل وضاحت کے ساتھ جواب دے کہ یہ کیسے ہوا اور وہ کیا تبدیلیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید برآں عہدیداروں نے کہا کہ ان رپورٹس سے تشویش پیدا ہوئی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ کچھ اشتہارات مبینہ طور پر صارفین کو بیرونی ویب سائٹس کی طرف لے جانے کے لیے استعمال کیے جا رہے تھے جو غیر قانونی بچوں کے استحصالی مواد پر مبنی ہیں۔ مرکز نے اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا ہے، خاص طور پر ان الزامات کو جن میں کہا گیا ہے کہ انسٹاگرام کے الگورتھم اس طرح کے مواد کو فروغ یا پھیلا رہے تھے۔ دریں اثناء مرکز نے میٹا کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس مواد کے کسی بھی فروغ یا گردش کو روکنے کے لیے فوری اقدام کرے۔ ذہن نشین رہے کہ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے غیر قانونی اور نقصان دہ مواد کو پھیلانے یا اس تک رسائی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے غلط استعمال کیے جانے کے بارے میں تشویش بڑھتی جارہی ہے، اور حکام ٹیک کمپنیوں سے سخت حفاظتی تدابیر اور تیز تر کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ اس ہفتے دوسری بار ہے جب میٹا کے عہدیداروں کو MeitY نے طلب کیا۔ اس سے قبل، اے این آئی نے رپورٹ کیا تھا کہ وزارتی عہدیدار پہلے ہی میٹا کے نمائندوں سے مل چکے تھے تاکہ واٹس ایپ کی مجوزہ یوزر نیم فیچر سے متعلق حکومتی نوٹس سے متعلق خدشات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔

بھارت فصلوں کی باقیات سے ماحول دوست

جیٹ ایندھن بنا کر عالمی ہوابازی کا اہم مرکز بن سکتا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ بھارت ہر سال جلائی جانے والی فصلوں کی باقیات کو ماحول دوست ہوابازی ایندھن (سسٹین ایبل ایوی ایشن فیول یا SAF) میں تبدیل کر کے نہ صرف فضائی آلودگی میں نمایاں کمی لا سکتا ہے بلکہ عالمی ہوابازی کی صنعت کے لیے ایک بڑے ایندھن فراہم کنندہ کے طور پر بھی ابھر سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت میں ہر سال لاکھوں ٹن زرعی باقیات، جنہیں عموماً جلا دیا جاتا ہے، کم لاگت شمسی توانائی سے تیار کردہ گرین ہائیڈروجن کے ساتھ ملا کر ماحول دوست جیٹ ایندھن تیار کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس طریقے سے تیار ہونے والا ایندھن عالمی اوسط لاگت کے مقابلے میں تقریباً 40 فیصد سستا ہوسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق بھارت کے پاس دنیا کی کم ترین شمسی توانائی کی لاگت، زرعی باقیات کی بڑی مقدار اور گرین ہائیڈروجن کی بڑھتی ہوئی صلاحیت موجود ہے، جو اسے اس شعبے میں نمایاں مسابقتی برتری فراہم کرتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر بھارت عالمی پائیدار ہوابازی ایندھن کی طلب کا صرف ایک چوتھائی حصہ بھی پورا کرنے میں کامیاب ہوجائے تو 2030 تک سالانہ تقریباً 9 ارب ڈالر اور 2040 تک 30 ارب ڈالر تک برآمدی آمدنی حاصل کی جا سکتی ہے، جبکہ اس کے لیے ملک کی اضافی زرعی باقیات کا صرف ایک محدود حصہ درکار ہوگا۔ ماہرین کے مطابق اس منصوبے سے فصلوں کی باقیات جلانے کے رجحان میں کمی آئے گی، کسانوں کو اضافی آمدنی حاصل ہوگی، فضائی آلودگی کم ہوگی اور خام تیل کی درآمدات پر انحصار بھی گھٹے گا۔ رپورٹ میں حکومت، تیل کمپنیوں اور ہوابازی کے شعبے پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس صنعت کے فروغ کے لیے ابتدائی سرمایہ کاری، پالیسی معاونت اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو ترجیح دیں۔

جنتر منتر پر سونم وانگ چک کی طبیعت بگڑنے لگی

کارکن کی بھوک ہڑتال کا ۷ ر واں دن، وزن ۵ ر کلو تک کم ہوگیا، سی جے پی کے سربراہ ابھیجیت دیپکے نے کہا کہ انہیں کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی، سوال کیا کہ ۲۰ ر طلبہ کی موت کے بعد بھی دھرمیندر پردھان کو ہٹایا کیوں نہیں جا رہا ہے؟ دارالحکومت کے جنتر منتر پر کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کا احتجاج سنیچر کو ۱۵ ر ویں دن میں داخل ہوگیا۔ جبکہ تحریک کی حمایت میں ۷ ر دنوں سے غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے سونم وانگ چک کی طبیعت بگڑنے لگی ہے۔ تازہ ترین ہیلتھ بلیٹن کے مطابق وانگ چک کا پانچ کلوگرام سے زیادہ وزن کم ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کے بلڈ پریشر میں مسلسل کمی اور بلڈ شوگر کی سطح میں کمی کی اطلاع دی ہے۔ ایسے میں ان کی صحت کی قریبی نگرانی کی جارہی ہے۔ میڈیکل ٹیم باقاعدگی سے چیک اپ اور ضروری ہیلتھ ٹیسٹ کر رہی ہے۔ ابھیجیت دیپکے نے کہا کہ بھوک ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت ان کے مطالبات پر ٹھوس کارروائی نہیں کرتی۔ اس دوران تحریک کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیلئے حامی مسلسل جنتر منتر پہنچ رہے ہیں۔ جنتر منتر پر قومی سطح پر یو پی ایس سی کے ہزاروں امیدواروں کو درپیش مسائل کو اٹھانے کی پہل زور پکڑ رہی ہے۔ اس کوشش کے ایک حصے کے طور پر، تحریک کے منتظمین کا سنیچر کو یو پی ایس سی کے امیدواروں کے ساتھ بات چیت کرنے کا بھی پروگرام تھا۔ ابھیجیت دیپکے ذاتی طور پر طلبہ سے ملاقات کرنے والے تھے۔ منتظمین نے نوٹ کیا کہ تحریک شروع ہونے کے بعد سے یو پی ایس سی کے خواہشمندوں کی ایک بڑی تعداد جنتر منتر کا دورہ کر رہی ہے۔ یہاں، طلبہ تیاری کے دوران پیش آنے والے چیلنجوں کے ساتھ ساتھ امتحانی عمل، مالی تناؤ، ذہنی تناؤ اور دیگر مشکلات کے بارے میں بھی کھل کر بات کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو محض ذاتی مسائل کے طور پر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں پالیسی سازوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے ساتھ طلبہ کے ساتھ ایک اوپن ڈبیٹ منعقد کی جارہی ہے۔ مختلف ریاستوں سے طلباء، نوجوان اور سماجی تنظیموں کے نمائندے روزانہ جنتر منتر پر تحریک کی حمایت کے لیے پہنچ رہے ہیں۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یہ محض کسی ایک تنظیم کی تحریک نہیں ہے، بلکہ نوجوانوں اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے لاکھوں طلبہ کے خدشات کو اجاگر کرنے کی کوشش ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی طلباء میں اس ڈائیلاگ ایونٹ کے حوالے سے جوش و خروش نمایاں ہے۔ منتظمین نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ جب تک اہم مطالبات کے حوالے سے ٹھوس اقدامات نہیں کیے جاتے تب تک تحریک پُرامن طریقے سے جاری رہے گی۔ آنے والے دنوں میں طلباء، ماہرین تعلیم اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے ساتھ مزید ڈائیلاگ سیشن منعقد کیے جائیں گے۔ بتادیں کہ جنتر منتر پر سونم وانگ چک گزشتہ ۷ ر دنوں سے جنتر منتر پر بھوک ہڑتال پر ہیں۔ سی جے پی کا کہنا ہے کہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو امتحان میں بے ضابطگیوں پر استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ ان کے استعفے تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ سی جے پی کے بانی ابھیجیت دیپکے نے ایکس پر لکھا کہ وانگ چک کی صحت روز بروز بگڑ رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ وزیر اعظم مودی دھرمیندر پردھان کو ہٹانے کیلئے کب تک انتظار کریں گے۔ دیپکے نے لکھا "سونم سر کا وزن ۵ ر کلو کم ہوگیا ہے اور ان کی صحت روز بروز بگڑ رہی ہے۔

ٹیلی گرام پر مرکز مزید سخت

پائریٹیڈ فلم اور او ٹی ٹی مواد فوراً ہٹانے کی ہدایت

مرکزی حکومت نے ملک میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل پائریسی کے خلاف بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اطلاعات ونشریات کی وزارت نے میسیجنگ پلیٹ فارم 'ٹیلی گرام' کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم پر موجود غیر قانونی اور پائریٹیڈ مواد کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے سخت اقدامات کرے۔ وزارت نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ٹیلی گرام پر شیئر کی جارہی پائریٹیڈ فلموں، ویب سیریز اور او ٹی ٹی مواد پر فوری روک لگائی جائے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے پلیٹ فارم سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کی گئی کارروائی کی مکمل رپورٹ آئندہ ۱۵ ر دن کے اندر پیش کرے۔ پیپر لیک معاملہ میں ٹیلی گرام پر کی گئی سختیوں اور پابندیوں کے بعد مرکزی حکومت کے ذریعہ اٹھایا گیا تازہ قدم ٹیلی گرام پر سختی میں اضافہ تصور کیا جارہا ہے۔ حکومت کا تازہ قدم اس لیے بھی اہم سمجھا جارہا ہے کیونکہ پائریسی کے باعث ہندوستان کی فلم انڈسٹری اور ڈیجیٹل تفریحی شعبہ کو شدید مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کئی نئی فلموں اور ویب سیریز کی ریلیز کے فوراً بعد ان کی غیر قانونی طور پر تشہیر اور تقسیم شروع ہوجاتی ہے جس سے پروڈیوسرز کی آمدنی متاثر ہوتی ہے۔ تازہ نوٹس ان شکایات کے بعد جاری کیا گیا ہے جو کئی او ٹی ٹی پلیٹ فارمز اور مواد کے مالکان نے درج کرائی تھیں۔ ان شکایات میں کہا گیا تھا کہ ٹیلی گرام پر بغیر اجازت فلمیں اور ویب سیریز بڑے پیمانے پر شیئر کی جارہی ہیں۔ جانچ کے بعد وزارت نے تقریباً ۱۴۲۳ ر ٹیلیگرام چینلز کی نشاندہی کی ہے جو مبینہ طور پر پائریٹیڈ مواد پھیلا رہے تھے۔ حکومت نے یہ نوٹس انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ ۲۰۰۰ء کے تحت جاری کیا ہے۔ اس میں ٹیلی گرام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے تمام غیر قانونی مواد کو فوری طور پر ہٹائے اور اپنے ضوابط کو مزید سخت بنائے۔ ساتھ ہی ۲۰۲۱ء کے آئی ٹی قواعد کے مطابق آن لائن پلیٹ فارمز کیلئے حکومت یا عدالت کا حکم ملنے پر غیر قانونی مواد ہٹانا لازمی ہوتا ہے۔ یہ پوری کارروائی حکومت کی اس وسیع مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد ملک میں آن لائن پائریسی پر روک لگانا اور ڈیجیٹل مواد تخلیق کرنے والوں کو ان کا جائز حق دلانا ہے۔ اس دوران حکومت نے میسیجنگ ایپس کے یوزر نیم فیچر سے متعلق بھی جانچ تیز کر دی ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے ٹیلی گرام اور سگنل کو نوٹس بھیج کر اس فیچر کے بارے میں معلومات طلب کی ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس فیچر کا غلط استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسے کسی کی شناخت کی چوری، فرضی اکاؤنٹس بنانا یا آن لائن دھوکہ دہی کرنا۔ اسی طرح کی تشویش اس سے پہلے واٹس ایپ کے نئے فیچر سے متعلق بھی ظاہر کی گئی تھی۔

زلزلہ سے متاثرہ وینزویلا کے عوام نے

آرمی فیلڈ اسپتال میں علاج کیلئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

کراکس: جیسا کہ ہندوستانی طبی ٹیمیں وینزویلا میں آپریشن ایمسٹاد کے تحت تباہ کن زلزلوں سے متاثرہ لوگوں کو انسانی امداد فراہم کرنا جاری رکھے ہوئے ہیں، بچ جانے والوں اور ان کے اہل خانہ نے علاج کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ ایک خاتون، جس کا بیٹا آرمی فیلڈ ہسپتال میں زیر علاج تھا، نے ہندوستان اور ہندوستانی طبی ماہرین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا نام مزلزت روڈرگز ہے، انتھونی اگیلار تے کی والدہ، فیمر ٹوٹ جانے کی وجہ سے انہیں یہاں ہندوستانی میڈیکل ٹیم کے فیلڈ اسپتال لے کر آئی، تاکہ وہ اس شاندار ٹیم سے کامیاب علاج حاصل کر سکے۔ میں اس سانحہ کے دوران وینزویلا کے لوگوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے حکومت ہند کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جس کا ہم سامنا کر رہے ہیں۔ بھارت نے 24 جون کو 7.2 اور 7.5 کی شدت کے دوہری زلزلوں کے بعد وینزویلا کی مدد کے لیے آپریشن امستاد شروع کیا جس میں 2,900 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے اور ملک بھر میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ وزارت خارجہ امور کے ذریعہ شیئر کی گئی ایک اور ویڈیو میں ایک زندہ بچ جانے والے شخص نے جس کو متعدد فریکچر کا سامنا کرنا پڑا تھا نے آرمی فیلڈ ہسپتال میں اپنے تجربے کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں یوگا رسیا ہوں۔ میں لاگویرا میں زلزلے کے سانحے سے آیا ہوں۔ حکومت ہند کا شکریہ، میں نے دو فریکچر اور پاؤں میں فریکچر ہونے کے بعد اپنے بازو کی سرجری کروائی۔ وزارت خارجہ امور نے ایکس پر کئی تصاویر بھی شیئر کیں، جن میں وینزویلا کے فیلڈ ہسپتال میں علاج کروانے والے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ انڈین آرمی فیلڈ ہسپتال کراکس میں چوبیس گھنٹے کام کرتا رہتا ہے، زلزلہ زدگان کو اہم طبی دیکھ بھال فراہم کرتا ہے اور زندگی بچانے والی سرجریوں، صدمے کی دیکھ بھال اور جامع طبی امداد کے ذریعے لوگوں کو راحت فراہم کرتا ہے۔ وینزویلا کے عوام نے زلزلے کے بعد جاری ہندوستانی امدادی مشن آپریشن امیستاد کے تحت قائم کردہ آرمی فیلڈ اسپتال میں ملنے والے اعلیٰ معیار کے علاج پر ہندوستان کا دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ جون 2026 کے آخری ہفتے میں وینزویلا میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے بعد ہندوستان نے فوری طور پر انسانی ہمدردی کے تحت یہ مشن شروع کیا تھا۔ بھارت نے اس مشن کو آپریشن امیستاد (ملاپ) کا نام دیا ہے۔

عرس حضور حجۃ العلم عقیدت ومحبت اور تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا

علما ومشائخ اور عوامِ اہل سنت کی کثیر تعداد میں شرکت، روحانی محافل، علمی خطابات اور رقت آمیز دعا پر عرس کا اختتام

بانسی رسدھارتھ نگر: ہر سال کی طرح امسال بھی سرزمین پرسیا میں حجۃ العلم ممتاز الفقہاء سلطان الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی قدس سرہ کا چودھواں عرس سراپا قدس انتہائی عقیدت ومحبت، تزک واحتشام اور شاندار پیمانے پر منایا گیا۔ اس مبارک موقع پر علماومشائخ اہل سنت اور عاشقانِ حضور حجۃ العلم نے ملک کے مختلف حصوں سے کثیر تعداد میں شرکت کر کے اپنی والہانہ محبت کا ثبوت پیش کیا۔ عرسِ پاک کی تقاریب کا آغاز بعد نمازِ فجر قرآن خوانی، ذکر واذکار اور درود وسلام کی نورانی محفل سے ہوا۔ بعد نمازِ عصر مزارِ مبارک پر چادر پوشی اور گل پاشی کا عمدہ انتظام کیا گیا، جہاں نعت و منقبت اور رقت آمیز دعا کا خصوصی اہتمام رہا۔ بعد نمازِ مغرب زائرین اور عاشقانِ حجۃ العلم کے مابین لنگرِ حجۃ العلم تقسیم کیا گیا۔ بعد نمازِ عشا باضابطہ طور پر محفل کا افتتاح استاذ القراء حضرت قاری غلام محی الدین شیخ التجوید دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا نے کلامِ الٰہی کی پرسوز تلاوت سے محفل کا آغاز کیا۔ اس کے بعد شعرائے اسلام نے بارگاہِ رسالت اور بارگاہِ حجۃ العلم میں نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کیے۔ افتتاحی خطاب مولانا نعیم احمد فیضی کا ہوا۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو دینی اور روحانی محافل میں لائیں تاکہ موجودہ پرفتن دور میں وہ اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہوکر بری صحبتوں سے محفوظ رہ سکیں۔ علامہ بدر الدین نظامی فیضی نے اپنے مخصوص اور دلنشیں انداز میں علم کی اہمیت اور حضور حجۃ العلم کی حیاتِ طیبہ کے علمی گوشوں پر سیر حاصل گفتگو کی جس سے سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ مفتی احمد رضا نظامی استاذ دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی نے عقائدِ اہل سنت کی مدلل وضاحت کی اور حضور حجۃ العلم کی عبقری شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اچھوتے انداز میں بیان کیا، دورانِ محفل اکمل رضوی، عثمان نظامی، قاری ریاض الدین، قاری مہتاب نظامی رئیس فیضی سمیت دیگر شعرائے کرام نے اپنے مخصوص انداز میں نعت ومنقبت کا سلسلہ جاری رکھا، جس سے پورا مجمع عشقِ رسول ﷺ میں سرشار نظر آیا۔ ان کے علاوہ پیر طریقت حضرت بابو تفسیر احمد محبوبی (سجادہ نشین خانقاہ محبوبیہ ڈھلمؤ شریف) مولانا معین الدین رضوی واساتذہ انوار ملت چھترپارہ، نبیرگان حجۃ العلم محترم طاہر حسین خان، حافظ اکمل رضوی، مولانا عبدالحق رضوی، مولانا محمد ابوبکر نظامی، مولانا محمد جمیل مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، قائدملت علامہ ریحان رضا نظامی سربراہ اعلیٰ دارالعلوم غوثیہ نظامیہ بلوہاں، مولانا محمد شریف نظامی، مولانا سراج نظامی، مولانا رحیم الدین یارعلوی دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا، مولانا بدرالدین مصباحی اظہار العلوم ارجی، قمر نظامی، وغیرہ نے شرکت کی۔ قل شریف رات ٹھیک 1:45 بجے شروع ہوا، جس میں ہزاروں کی تعداد میں زائرین نے برکت کے لیے حصہ لیا۔ آخر میں جانشین حجۃ العلم حضرت علامہ قاری محمد فضل حق نوری سجادہ نشین آستانہ قادریہ برکاتیہ رضویہ پرسیا اور نبیرہ حضور خطیب البراہین حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ نظامی کی رقت آمیز اور پراثر دعاؤں پر اس عظیم الشان اور روحانی عرس کا اختتام ہوا۔ شہزادگانِ حجۃ العلم حضرت ماسٹر فضل رسول، حاجی اختر رضا خان رضوی، حضرت مولانا حبیب الرحمن نوری، حضرت مولانا مسعود الرحمن نوری، حضرت حافظ وقاری عزیز الرحمن رضوی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ممبئی رابطہ
مرشد الخبر
MUMBAIRAABTA

وزیراعظم مودی نے گجرات کے چپ پلانٹ میں خواتین ورک فورس کی تعریف

وزیر اعظم نے کہا کہ اس جدید سیمی کنڈکٹر پلانٹ کی ورک فورس کا بڑا حصہ ایسے نوجوانوں پر مشتمل ہے

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کی تیزی سے ترقی کرتی سیمی کنڈکٹر صنعت میں نوجوانوں، بالخصوص دور دراز اور قبائلی علاقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ یہی نوجوان طاقت ملک کو ٹیکنالوجی کے شعبے میں خود کفیل بنانے کی بنیاد رکھ رہی ہے۔ انہوں نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں گجرات کے سانند میں قائم سی جی سیمی آؤٹ سورسڈ سیمی کنڈکٹر اسمبلی اینڈ ٹیسٹ (OSAT) یونٹ کے دورے کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہاں ملازمین سے ملاقات ان کے دورے کے یادگار ترین لمحات میں شامل تھی۔ وزیراعظم نے کہا کہ اس جدید سیمی کنڈکٹر پلانٹ کی ورک فورس کا بڑا حصہ ایسے نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملک کے دور افتادہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن میں بڑی تعداد قبائلی برادری کی خواتین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان خواتین نے اپنی محنت، لگن اور تربیت کے ذریعے سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ جیسے جدید شعبے میں مہارت حاصل کی اور آج وہ بھارت کی سیمی کنڈکٹر صنعت کو نئی بلندیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ مودی نے لکھا کہ ان خواتین کا جذبہ قابل تحسین ہے، کیونکہ محدود وسائل کے باوجود انہوں نے جدید ٹیکنالوجی سیکھنے کا عزم کیا، خصوصی تربیت حاصل کی اور اب وہ بھارت کے سیمی کنڈکٹر مشن کو مضبوط بنانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا، ”مجھے اپنی نوجوان طاقت پر فخر ہے۔ سانند میں پلانٹ کے دورے کے دوران وزیر اعظم نے مختلف ملازمین سے گفتگو بھی کی۔ ایک نوجوان خاتون نے انہیں بتایا کہ اس کے گاؤں میں پہلے والدین اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم یا ملازمت کے لیے گھر سے باہر بھیجنے سے ہچکچاتے تھے، لیکن اب اس کی کامیابی نے لوگوں کی سوچ بدل دی ہے۔ اس نے بتایا کہ جب وہ گاؤں واپس جاتی ہے تو لوگ حیرت سے اس کی ملازمت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور کئی لڑکیاں بھی اسی ادارے میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کرتی ہیں۔ وزیراعظم نے جموں و کشمیر کے ضلع کٹھوعہ سے تعلق رکھنے والے ایک ملازم کوشل کمار سے بھی ملاقات کی اور گجرات میں ان کے تجربات کے بارے میں دریافت کیا۔ اسی دوران جھارکھنڈ کے ضلع گریڈیہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ملازم نے بتایا کہ اس نے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آئی ٹی آئی کا کورس کیا اور پھر سی جی سیمی میں ملازمت حاصل کی۔ اس کے مطابق اس نوکری نے اسے بیرونِ ملک جانے کا موقع بھی فراہم کیا۔ جب وزیراعظم نے پوچھا کہ کیا آئی ٹی آئی کی تعلیم کو لوگ کم اہمیت دیتے ہیں، تو خاتون نے جواب دیا کہ ابتدا میں گاؤں کے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ کچھ حاصل نہیں کر پائے گی، لیکن آج اس کی کامیابی نے سب کی سوچ بدل دی ہے۔ تقریباً سات ہزار پانچ سو کروڑ روپے کی لاگت سے قائم یہ منصوبہ انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن کے تحت تجارتی پیداوار شروع کرنے والی ملک کی تیسری سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ سہولت ہے۔ اس پلانٹ میں آٹوموبائل، صنعتی آلات اور کنزیومر الیکٹرانکس کے لیے سیمی کنڈکٹر چپس کی پیکیجنگ اور ٹیسٹنگ کی جائے گی، جس سے بھارت کے مقامی سیمی کنڈکٹر ایکوسسٹم کو مزید تقویت ملنے کی امید ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ ملک کا ہدف چپ ڈیزائن، فیبریکیشن، پیکیجنگ اور ٹیسٹنگ پر مشتمل ایک مکمل سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام قائم کرنا ہے تاکہ بھارت جدید الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں عالمی سطح پر مضبوط مقام حاصل کر سکے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے گجرات کے سانند میں نو افتتاح شدہ CG Semi سیمی کنڈکٹر پلانٹ میں کام کرنے والی خواتین ورک فورس کی زبردست ستائش کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں ملک کی اس نوجوان طاقت (یوا شکتی) پر فخر ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر جاری ایک پیغام اور ویڈیو میں بتایا کہ ان ملازمین میں ایک بڑی تعداد ایسی خواتین کی ہے جن کا تعلق ملک کے دور دراز اور قبائلی علاقوں (جیسے جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ) سے ہے۔ محدود وسائل اور غیر معمولی جذبہ: وزیراعظم نے لکھا کہ ان خواتین کا جذبہ قابلِ تحسین ہے کیونکہ انہوں نے انتہائی عام اور محدود پس منظر سے ہونے کے باوجود جدید ترین سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی سیکھنے کا عزم کیا۔

عالمی سرمایہ کاروں کی دوبارہ بھارت میں دلچسپی

اے آئی مارکیٹ میں غیر یقینی صورتحال کے باعث بھارتی شیئرز پر توجہ

نئی دہلی: عالمی سرمایہ کار مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے متعلق عالمی مارکیٹ میں بڑھتی غیر یقینی صورتحال کے درمیان دوبارہ بھارتی اسٹاک مارکیٹ کا رخ کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی مارکیٹ نسبتاً مستحکم ہونے کی وجہ سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایک محفوظ سرمایہ کاری کے طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سال کے ابتدائی مہینوں میں جنوبی کوریا اور تائیوان جیسے اے آئی سے وابستہ بازاروں نے سرمایہ کاروں کو اپنی جانب متوجہ کیا، تاہم اس رجحان کے کمزور پڑنے کے بعد بھارت دوبارہ عالمی فنڈز کی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ جون کے دوران بھارتی نفٹی 50 انڈیکس نے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے کئی دیگر اشاریوں سے بہتر کارکردگی دکھائی، جبکہ غیر ملکی سرمایہ کے انخلا میں بھی نمایاں کمی آئی۔ سرمایہ کاری ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی معیشت اور اسٹاک مارکیٹ کا انحصار اے آئی کمپنیوں پر نسبتاً کم ہے، جس کے باعث عالمی ٹیک سیکٹر میں اتار چڑھاؤ کا اثر بھارتی بازار پر محدود رہتا ہے۔ اسی وجہ سے کئی عالمی سرمایہ کار بھارت کو اپنے پورٹ فولیو میں توازن پیدا کرنے کے لیے موزوں مارکیٹ سمجھ رہے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خام تیل کی قیمتوں میں کمی، روپے کے استحکام، مہنگائی کے دباؤ میں کمی اور آئندہ کارپوریٹ نتائج سے وابستہ مثبت توقعات نے بھی بھارتی مارکیٹ کے بارے میں سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مضبوط کیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر آنے والے مہینوں میں بھارتی کمپنیوں کی آمدنی میں متوقع بہتری دیکھنے کو ملتی ہے تو عالمی سرمایہ کاری کے رجحان میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے بھارت ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایک مضبوط اور نسبتاً محفوظ سرمایہ کاری کی منزل کے طور پر اپنی پوزیشن مزید مستحکم کر سکتا ہے۔ عالمی سرمایہ کاروں کی بھارت میں دلچسپی دوبارہ تیزی سے بڑھ رہی ہے، جس کی بنیادی وجہ ملک کی مستحکم اقتصادی لچک، مضبوط مینوفیکچرنگ بیس، اور جدید انفراسٹرکچر کی ترقی ہے۔ عالمی ٹیک مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ کے باوجود، بھارتی اسٹاک مارکیٹ کا آرٹیفیشل انٹیلیجنس (AI) کمپنیوں پر کم انحصار اسے بین الاقوامی پورٹ فولیو میں توازن پیدا کرنے کے لیے ایک موزوں اور محفوظ مارکیٹ بنا رہا ہے۔ حالیہ رپورٹس اور حکومتی بیانات کے مطابق، سرمایہ کاروں کے لیے اب یہ سوال نہیں ہے کہ بھارت میں سرمایہ کاری کرنی ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ وہ کتنی جلدی اس ترقی کا حصہ بنتے ہیں۔ عالمی ٹیک مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا اثر بھارتی بازار پر محدود رہتا ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی، روپیہ کا استحکام، اور مہنگائی میں کمی اہم عوامل ہیں۔ امریکہ اور کینیڈا کے سرمایہ کار بھارت کو چین کے مقابلے ایک قابل اعتماد متبادل مرکز کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

بھارت۔آسٹریلیا تعلقات کبھی آج سے زیادہ نتیجہ خیز نہیں رہے: البانی

کینبرا: آسٹریلیا کے وزیراعظم انتھونی البانی نے ہفتے کے روز اپنے ہندوستانی ہم منصب نریندر مودی کے اگلے ہفتے بحرالکاہل کے ملک کے دورے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ دوطرفہ تعلقات کبھی زیادہ نتیجہ خیز نہیں رہے۔ البانی نے ایک بیان میں کہا، ”میں اپنے دوست وزیراعظم مودی کا آسٹریلیا میں ہمارے سالانہ لیڈروں کے اجلاس میں خیر مقدم کرنے پر فخر محسوس کر رہا ہوں۔ مودی 6 جولائی کو انڈونیشیا سے شروع ہونے والے تین ممالک کے دورے کے دوسرے مرحلے کے طور پر 8 سے 10 جولائی تک میلبورن کا دورہ کریں گے اور 11 جولائی کو نیوزی لینڈ میں اختتام پذیر ہوں گے۔ البانی نے کہا، آسٹریلیا اور بھارت کے تعلقات کبھی زیادہ نتیجہ خیز نہیں رہے، اور ہماری شراکت داری ہند۔ بحرالکاہل میں امن، استحکام اور خوشحالی کو فروغ دیتی ہے۔ البانی کے دفتر نے مزید کہا کہ تجارت، دفاع اور سلامتی اور ٹیکنالوجی پر ہمارا تعاون دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہے۔ البانی کی مودی سے آخری ملاقات 2025 میں جوہانسبرگ میں G20 سربراہی اجلاس کے حاشیے پر ہوئی تھی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دنیا کی چوتھی سب سے بڑی اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت کے طور پر، ہندوستان آسٹریلیا کیلئے ایک اہم اقتصادی شراکت دار ہے۔

وزیر خزانہ سیتارمن نے فرانس میں تارکین وطن سے خطاب کیا

ہندوستانی سائنسدانوں اور انجینئروں کی ستائش کی

پیرس/نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے فرانس میں ہندوستانی برادری سے خطاب کرتے ہوئے ایک مضبوط طاقت کے طور پر ان کے کردار کی تعریف کی جو ہندوستان کی نرم طاقت، عالمی حیثیت اور دو طرفہ تعلقات کو بڑھاتی ہے۔ انہوں نے فرانس کے مارسیلے میں ایک اجتماع میں ہندوستانی تارکین وطن سے کلیدی خطاب کیا۔ وزارت خزانہ کے مطابق، بعد میں، مرکزی وزیر خزانہ نے ہندوستانی تارکین وطن کے اراکین سے بھی بات چیت کی۔ اس نے لارسن اینڈ ٹوبرو (L&T) کے ہندوستانی پیشہ ور افراد کے ساتھ بھی بات چیت کی جو فرانس کے شہر کیڈراچ میں انٹرنیشنل تھرمونیوکلیئر تجرباتی ری ایکٹر (ITER) پروجیکٹ میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ ITER ایک بڑے پیمانے پر بین الاقوامی تعاون ہے جس کا مقصد دنیا کا سب سے بڑا تجرباتی ٹوکامک نیوکلیئر فیوژن ری ایکٹر بنانا ہے۔ وزارت خزانہ کی طرف سے X پر ایک پوسٹ کے مطابق، اس منصوبے میں بھارت سمیت سات اہم رکن ممالک شامل ہیں، جن میں کئی دوسرے ممالک کے ساتھ اضافی تعاون کے معاہدے ہیں۔ وزیر خزانہ سیتارمن نے ایلین بیکولٹ اور کٹلائی راچندرن سریرام کے ذریعہ آئی ٹی ای آر میں ایک پریزنٹیشن اور ہندوستان کے تعاون کا بھی مشاہدہ کیا۔ بعد ازاں، گائیڈڈ دورے کے دوران، وزیر خزانہ کو ITER میں سہولیات کے بارے میں بتایا گیا جس میں کلیننگ ہال اور اسمبلی ہال واک کے ذریعے واک اور ٹوکامک پٹ کا نظارہ کیا گیا۔ وزیر خزانہ نے ITER کے تجربے میں مصروف ITER انجینئرز اور سائنسدانوں کی لگن کو سراہا، جو کہ دنیا کے سب سے زیادہ پرجوش نیوکلیئر فیوژن انرجی پروجیکٹوں میں سے ایک ہے، اور مستقبل کے لیے پائیدار اور لامحدود صاف توانائی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے ہندوستانی سائنسدانوں، انجینئروں اور ساتھیوں کے ساتھ ساتھ صنعت کے قابل ذکر کھلاڑیوں جیسے ایل اینڈ ٹی، انیوکس انڈیا، ٹی سی ایس، ٹی سی ای، ایچ سی ایل ٹکنالوجیز، کے کام کی بھی تعریف کی، جو گزشتہ دو دہائیوں سے اس پروجیکٹ میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

وزیر مملکت کیرتی وردھن سنگھ اے آئی گورننس پر اقوام متحدہ کے

پہلے عالمی ڈائیلاگ میں ہندوستانی وفد کی قیادت کریں گے

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ AI گورننس پر اقوام متحدہ کے افتتاحی عالمی ڈائیلاگ میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے والے ہیں اور 6 سے 7 جولائی تک جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں ہندوستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ AI گورننس پر گلوبل ڈائیلاگ ایک عالمگیر، کثیر اسٹیک ہولڈر اقوام متحدہ کا فورم ہے جو جنرل اسمبلی کی قرارداد 79/325 کے تحت قائم کیا گیا ہے، جو ستمبر 2024 میں مستقبل کے معاہدے کے حصے کے طور پر اپنائے گئے گلوبل ڈیجیٹل کمپیکٹ کے بعد ہے جو ابھرتے ہوئے مواقع اور مصنوعی ذہانت کے خطرات کا پہلا آزاد سائنسی جائزہ فراہم کرتا ہے۔ وزارت نے نوٹ کیا کہ ڈائیلاگ میں مصروفیات میں چار کلسٹرز کے ارد گرد موضوعاتی مباحث بھی شامل ہوں گے جن میں AI کے سماجی اور اقتصادی اثرات کا احاطہ کیا جائے گا، AI تقسیم کو ختم کرنا، محفوظ اور قابل اعتماد AI اور AI تناظر میں انسانی حقوق شامل ہیں۔ عالمی مکالمہ مصنوعی ذہانت کی بین الاقوامی حکمرانی کو ان طریقوں سے آگے بڑھانے کا ایک منفرد موقع ہے جو بین الاقوامی، علاقائی، قومی اور کثیر حصہ داروں کی کوششوں کی تکمیل کرتا ہے۔ AI پر آزاد بین الاقوامی سائنسی پینل کے ساتھ مل کر جو سائنسی تفہیم، شفافیت، جوابدہی اور مضبوط انسانی نگرانی کو فروغ دیتا ہے، یہ مکالمہ صلاحیتوں کو بنانے میں مدد کرے گا، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں، پائیدار ترقی کے حصول کی طرف AI نظام کو ہدایت دینے کے لیے۔ وزارت نے مزید کہا کہ اگست 2025 میں اپنائے گئے حوالہ جات اور طریقہ کار کے مطابق، شریک چیئرز نے متعدد اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت بھی کی تھی، جس میں فروری 2026 میں نئی دہلی میں منعقدہ AI امپیکٹ سمٹ کے موقع پر ایک شخصی مشاورت بھی شامل تھی۔

آر جے ڈی کے ۳۰ ویں یوم تاسیس پر لالو پرساد یادو کا کارکنان کو پیغام

لالو پرساد یادو 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ ''آر جے ڈی صرف انتخاب لڑنے والی سیاسی پارٹی نہیں ہے

لالو پرساد یادو 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ'' آر جے ڈی صرف انتخاب لڑنے والی سیاسی پارٹی نہیں ہے، بلکہ عوام کے حقوق، اختیارات اور وقار کی لڑائی لڑنے والی ایک عوامی تحریک ہے۔ ''راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) آج اپنا 30 واں یوم تاسیس منا رہا ہے۔ اس موقع پر پارٹی کے بانی لالو پرساد یادو نے بہار کے عوام اور پارٹی کارکنان کے نام پیغام جاری کرتے ہوئے 3 دہائیوں کے تنظیمی سفر کو جدوجہد، قربانی اور سماجی انصاف کی سیاست کی مثال قرار دیا۔ انہوں نے یوم تاسیس پر تمام تمام لیڈران، کارکنان اور حامیوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ لالو پرساد یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیے گئے اپنے طویل پیغام میں کہا کہ ''5 جولائی 1997 کو آر جے ڈی کا قیام غریبوں، مظلوموں، پسماندہ طبقات، دلتوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور سماجی انصاف کے نظریے کو مضبوط کرنے کے مقصد سے عمل میں آیا تھا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ گزشتہ 30 سالوں میں پارٹی نے کئی سیاسی چیلنجز کا سامنا کیا، لیکن اپنے بنیادی اصولوں اور عوامی مفاد کے مسائل پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ سابق وزیر اعلیٰ بہار لالو پرساد یادو 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ ''پارٹی سماجی انصاف، مساوات، روزگار اور ہمہ جہت ترقی کی سیاست کے لیے پرعزم ہے۔ ملک میں جمہوری اداروں اور آئینی نظام کو مضبوط بنائے رکھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔'' اپنے پیغام میں لالو پرساد یادو نے بی جے پی کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ''آئینی اداروں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اور جمہوری اقدار کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں سماجی انصاف اور آئین کے تحفظ کے لیے تمام جمہوری قوتوں کو متحد ہو کر آواز اٹھانی چاہیے۔'' لالو پرساد یادو اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ'' آر جے ڈی صرف انتخاب لڑنے والی سیاسی پارٹی نہیں ہے، بلکہ عوام کے حقوق، اختیارات اور وقار کی لڑائی لڑنے والی ایک عوامی تحریک ہے۔ یہی نظریہ پارٹی کی سب سے بڑی طاقت رہا ہے اور آگے بھی اسی سمت میں تنظیم کام کرتی رہے گی۔'' واضح رہے کہ یوم تاسیس کے موقع پر آج بہار کے تمام اضلاع میں آر جے ڈی کی جانب سے مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ پارٹی دفاتر میں پرچم کشائی، کارکنان کے اجلاس، اعزازی تقریبات اور سماجی پروگراموں کے ذریعہ 30 واں یوم تاسیس انتہائی جوش و خروش کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔

گریٹ نکوبار کی پائیدار ترقی کا جائزہ پر اہم اجلاس

نئی دہلی: انڈمان و نکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر ایڈمرل (ریٹائرڈ) ڈی کے جوشی نے گریٹ نکوبار جزیرے کی پائیدار ترقی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی وزارتِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے چیئرمین چندر پرکاش گوئل سے ملاقات کی۔ ایک سرکاری عہدیدار نے ہفتے کے روز یہ جانکاری دی۔ عہدیدار کے مطابق چندر پرکاش گوئل اور کمیٹی کے مستقل رکن ڈاکٹر ستیہ پرکاش یادو نے جمعہ کو لیفٹیننٹ گورنر سے ملاقات کی۔ اس دوران ماحولیاتی اثرات کے جائزے (ای آئی اے)، ساحلی ضابطہ بندی زون (سی آر زیڈ) کے تحت تحفظ اور ضابطہ جاتی فریم ورک، جنگلاتی اراضی کے متبادل استعمال، تلافی کے طور پر شجرکاری اور گریٹ نکوبار کے قبائلی باشندوں کی بے دخلی سے بچاؤ جیسے اہم امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ بڑی اسٹریٹجک اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیراتی منصوبوں کے دوران ماحولیات کو پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کیا جائے اور جنگلی حیات، سماجی و ثقافتی نظام اور قدرتی ماحولیاتی توازن کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ گریٹ نکوبار جزیرہ منصوبہ، جسے حال ہی میں نیشنل گرین ٹریبونل سے حتمی ماحولیاتی منظوری ملی ہے، انڈمان و نکوبار کو ہند۔ بحرالکاہل خطے میں ایک اہم سمندری، لاجسٹک اور ٹرانسپورٹ مرکز کے طور پر قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ منصوبے کے پہلے مرحلے میں تقریباً 60 لاکھ ٹوئنٹی فٹ ایکویولنٹ یونٹ (ٹی ای یو) صلاحیت کا کنٹینر ٹرمینل قائم کیا جائے گا، جس پر تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ منصوبہ شروع ہونے کے تین برس کے اندر مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ ٹی ای یو جہاز رانی اور بندرگاہی صنعت میں کنٹینروں کی گنجائش ناپنے کی معیاری اکائی ہے۔ اجلاس میں موجود ایک اور عہدیدار نے بتایا کہ آخری مرحلے میں اس بندرگاہ کی صلاحیت بڑھ کر 1.2 کروڑ ٹی ای یو تک پہنچ سکتی ہے، جس کے بعد یہ نہ صرف بھارت بلکہ ممکنہ طور پر پورے ہند۔ بحرالکاہل خطے کی سب سے بڑی کنٹینر بندرگاہوں میں شامل ہو جائے گی۔

بھارت۔نیپال ریل منصوبے کے آخری مرحلے پر کام شروع

دو سال میں بردیباس تک خدمات کے شروع ہونے کی امید

کاٹھمنڈو/نئی دہلی: نیپال اور ہندوستان کے درمیان چلنے والی واحد ریلوے سروس کی توسیع کے آخری مرحلے پر تعمیراتی کام شروع ہو گیا ہے۔ زمین کے معاوضے کے تنازعہ کے حل کے بعد، جے نگر۔ بردیباس ریلوے کے باقی 18 کیلومیٹر کی تعمیر میں تیزی آئی ہے۔ دھنوشہ اور مہوتری اضلاع میں ٹریک بچھانے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ نیپال ریلوے کمپنی کے جنرل منیجر پرویش پاراجولی کے مطابق تعمیراتی کمپنی ارکان انٹرنیشنل نے زمین کے معاوضے کا تنازعہ حل ہونے کے بعد کام شروع کر دیا ہے۔ اس کا مقصد اگلے دو سالوں میں بردیباس تک ریل سروس شروع کرنا ہے۔ زیر تعمیر 70 کلومیٹر لمبی جے نگر۔ بردیباس ریلوے لائن کے جے نگر۔ کرتھا سیکشن پر باقاعدہ ریل سروس 19 مارچ 2022 سے شروع ہے۔ اس دوران، نیپال ریلوے کمپنی نے بھی قبضہ شدہ اراضی کی نشاندہی اور ان کا پتہ لگانے کی مہم شروع کی ہے۔ جنرل منیجر پاراجولی نے بتایا کہ مختلف مقامات پر ریلوے کی زمین پر تجاوزات کی نشاندہی نقشوں کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ جے نگر۔ بردیباس ریل پروجیکٹ نیپال اور ہندوستان کے درمیان ایک اہم سرحد پار براڈ گیج ریل پروجیکٹ ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ تعاون کے تحت تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے سے نیپال کے ریل کے بنیادی ڈھانچے کو نمایاں طور پر وسعت دینے، نیپال اور ہندوستان کے درمیان سفر، تجارت اور اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ ملنے کی توقع ہے۔

بھارتی بحری جہازوں کا سنگاپور کا کامیاب دورہ

نئی دہلی: ہندوستان اور سنگاپور کے درمیان گہری جڑی اسٹریٹجک اور بحری شراکت داری کو تقویت دیتے ہوئے، مشرقی بحری بیڑے کے ہندوستانی بحریہ کے بحری جہاز ادے گیری، شکتی اور کاواراتی، ریئر ایڈمرل آلوک آنند، فلیگ آفیسر کمانڈنگ ایسٹرن فلیٹ کی قیادت میں، ہندوستانی بحریہ کے بحری اڈے کے آپریشن کے حصہ کے طور پر چانگی نیول ڈی بحری اڈے پر اپنی پورٹ کال کا اختتام کیا۔ سمندری تعاون کے آسیان۔انڈیا سال اور حکومت ہند کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ، تین روزہ مصروفیت میں وسیع پیمانے پر پیشہ ورانہ بات چیت کی گئی جس میں کراس ڈیک دورے شامل ہیں جس کا مقصد دونوں بحری افواج کے درمیان باہمی تعاون اور بحری تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ اسکول کے طلباء نے پورٹ کال کے دوران آئی این ایس کاواراتی کا بھی دورہ کیا، جس میں بحریہ کی کارروائیوں، جنگی جہاز پر زندگی اور ہندوستانی بحریہ کی رہنمائی کرنے والی سمندری اقدار سے پہلے ہاتھ کی نمائش ہوئی۔ اس دورے کی کامیاب تکمیل ہندوستان اور سنگاپور کے درمیان بڑھتی ہوئی سمندری شراکت داری میں ایک اور سنگ میل کی نشاندہی کرتی ہے۔ پورٹ کال کے دوران ہونے والی مصروفیات نے پیشہ ورانہ افہام و تفہیم کو بڑھانے، آپریشنل تعاون کو مضبوط بنانے اور خطے میں امن، استحکام اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ کوششوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

خواجہ آصف کا دماغ ٹھیک نہیں

پی ایم مودی پر بیان کو لے کر ہندوستان نے لگائی کلاس

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی کو سیشلز کے نئے اعلیٰ ترین صدارتی اعزاز سے نوازے جانے پر پاکستان کے وزیرِ دفاع خواجہ آصف کے تبصرے کے حوالے سے ہندوستانی حکومت نے اسلام آباد پر سخت جوابی حملہ کیا ہے۔ سی این این۔نیوز 18 سے گفتگو میں حکومتی ذرائع نے پاکستان کے وزیر دفاع کے بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ان موضوعات پر تبصرہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے جن کی انہیں سمجھ نہیں ہے۔ حکومت کے ذرائع نے کہا کہ خواجہ آصف کے پاس 'کوئی ضروری کام نہیں ہے' اور وہ اپنا وقت ایسے معاملات پر 'فضول تبصرے' کرنے میں گزارتے ہیں جو ان کی سمجھ سے باہر ہیں۔ ذرائع نے ان پر ذاتی حملہ کرتے ہوئے انہیں ذہنی طور پر 'غیر مستحکم' تک قرار دیا۔ حکومت ہند کے ذرائع نے یہ بھی کہا کہ جس شخص کے ہاتھ میں پاکستان جیسے ملک کی وزارتِ دفاع ہے، وہ خود اس ملک کی موجودہ صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کے وزیر دفاع کا یہ بیان نہ صرف غیر سنجیدہ ہے بلکہ اس کی سیاسی اور سفارتی سوچ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ذرائع نے کہا کہ 'خواجہ آصف ذہنی طور پر غیر مستحکم ہیں، یہ بات سب کو معلوم ہے۔ انہیں ان کی موجودہ ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے، جو آج کے پاکستان کے بارے میں بہت کچھ بتاتی ہے۔ ظاہر ہے، ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے اور وہ ان معاملات پر احمقانہ تبصرے کر کے وقت گزارتے ہیں جن کے بارے میں انہیں بہت کم معلومات ہیں۔

مدھیہ پردیش: کاغذ پر فعال اندور کا ایک اسپتال جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں

مدھیہ پردیش کے اندور میں کاغذ پر موجود ایک فعال اسپتال جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں، محکمہ صحت کو حیرت میں ڈال دیا، بنا ایک اینٹ لگے یہ اسپتال ۱۰۰ر کمروں پر مشتمل ہے

ایک عجیب انتظامی بے ضابطگی جس نے مقامی محکمۂ صحت کو حیرت میں ڈال دیا ہے، اندور کے علاقے کھجرانہ میں مجوزہ ۱۰۰ر بستروں کے سول اسپتال کی تعمیر میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی، نہ ہی زمین کا کوئی ٹکڑا طے پایا، مگر یہ اسپتال گزشتہ چھ سالوں سے ''کاغذوں پر'' مکمل فعال ہے۔ چھ سال قبل ریاست مدھیہ پردیش کی حکومت نے کھجرانہ میں ایک جدید سول اسپتال کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ مناسب جگہ کی تلاش جاری رہی، مگر بیوروکریسی چلتی رہی۔ محکمے نے اس غیر موجود اسپتال کے لیے خاص طور پر ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرامیڈیکل عملے کی ۸۷ر اسامیوں کی منظوری دے دی۔ گزشتہ برسوں کے دوران ان عہدوں کو بھرنے کے لیے معمول کے مطابق تبادلے اور تقرریاں جاری رہیں۔ اس وقت تقریباً ۸۰ر ملازمین متبادل جگہوں پر تعینات ہیں، جن میں پی سی سیٹھی اسپتال، حکم چند اسپتال اور شہر بھر کی مختلف مقامی سنجیونی کلینک شامل ہیں۔ اس غیر معمولی صورتحال پر وضاحت دیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ راجیندر شکلا نے اس منصوبے کی تاریخ واضح کی، انہوں نے کہا ''ابتدائی طور پر یہاں ایک شہری پی ایچ سی (بنیادی صحت مرکز) چل رہا تھا، جسے ۵۰ر بستروں کے سول اسپتال میں ترقی دی گئی اور بعد میں ۱۰۰ر بستروں کی سہولت کے طور پر منصوبہ بنایا گیا۔ تاہم مناسب سرکاری زمین کی عدم دستیابی کی وجہ سے تعمیر شروع نہیں ہو سکی۔ جب تک عمارت تعمیر نہیں ہو جاتی، منظور شدہ عملہ کو دوسرے سرکاری طبی اداروں میں تعینات کر دیا گیا ہے، اور زمین کی تلاش جاری ہے۔'' بعدازاں اپوزیشن نے سخت حملہ کیا اور حکومت پر شدید غفلت کا الزام لگایا۔ سابق وزیر سجن سنگھ ورما نے سوال کیا کہ ایسی عمارت کے لیے جو موجود نہیں، برسوں تقرریاں اور تبادلے کیسے جاری رہ سکتے ہیں؟ ورما نے کہا، ''ہم اس معاملے کو آنے والے اسمبلی اجلاس میں نمایاں طور پر اٹھائیں گے اور جوابات کا مطالبہ کریں گے۔'' ساتھ ہی انہوں نے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا، چیف میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر (سی ایم ایچ او) ڈاکٹر مدھو ہسانی نے لاجسٹک رکاوٹوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، ''شہر کی حدود میں سرکاری زمین کا بڑا ٹکڑا تلاش کرنا آسان نہیں، جس سے تعمیر میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے نرسنگ اور پیرامیڈیکل عملے کو سنجیونی کلینکس اور دوسرے اسپتالوں سے منسلک کر دیا تاکہ ان کی مہارتیں بروئے کار آ سکیں۔'' مدھیہ پردیش کے اندور شہر کا کھجرانہ سول اسپتال پچھلے 6 سالوں سے صرف سرکاری کاغذات پر ہی فعال ہے، جبکہ حقیقت میں اس کی کوئی عمارت یا زمین موجود ہی نہیں ہے۔ اس عجیب و غریب انتظامی لاپرواہی اور بے ضابطگی کا انکشاف حال ہی میں سامنے آیا ہے جس نے محکمہ صحت اور حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

لیونل میسی کی حوصلہ افزائی نے دل جیت لیا" کیپ وردے کے گول کیپر ووزینا نے جذباتی ملاقات کا حال، جرسی بھی تحفے میں دینے کا وعدہ

میامی: فیفا ورلڈکپ 2026 میں ارجنٹینا کے خلاف سنسنی خیز مقابلے کے بعد کیپ وردے کے تجربہ کار گول کیپر ووزینا نے کپتان لیونل میسی کے ساتھ ہونے والی جذباتی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ لمحہ وہ زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے۔ میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے ووزینا نے بتایا کہ وہ میسی کے پاس گئے، جہاں ارجنٹینا کے کپتان نے انہیں گلے لگایا اور کہا "تم بہت شاندار ہو، تمہارے ملک کے لوگوں کو تم پر فخر ہونا چاہیے۔" ووزینا کے مطابق "میرے لیے یہ لمحہ ناقابلِ یقین تھا۔ لیونیل میسی جیسے عظیم کھلاڑی سے ایسے الفاظ سننا میرے لیے بہت بڑی بات ہے۔" کیپ وردے کے گول کیپر نے بتایا کہ انہوں نے میسی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا" آپ بہترین ہیں۔" اس کے بعد انہوں نے میسی سے جرسی کے تبادلے کی درخواست کی۔ ووزینا کے مطابق، میسی نے جواب دیا کہ انٹرویو مکمل ہونے کے بعد اپنی جرسی انہیں دے دیں گے۔ ورلڈکپ کے ناک آؤٹ مرحلے میں پہلی مرتبہ پہنچنے والی کیپ وردے کی ٹیم نے ابتدا ہی سے جارحانہ کھیل پیش کیا اور ریان مینڈیز کے ذریعے ارجنٹائن کے دفاع کو آزمائش میں ڈالا، تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ارجنٹائن نے کھیل پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ میچ کا پہلا گول 29ویں منٹ میں لیونل میسی نے شاندار انداز میں کیا۔ انہوں نے لیسانڈرو مارٹینیز کی لمبی پاس کو بہترین انداز میں کنٹرول کرتے ہوئے گیند جال میں پہنچا دی۔ یہ ٹورنامنٹ میں میسی کا ساتواں گول تھا، جس کے ساتھ وہ گولڈن بوٹ کی دوڑ میں سرفہرست پہنچ گئے۔ دوسرے ہاف میں کیپ وردے نے زبردست واپسی کی اور تقریباً ایک گھنٹے کے کھیل کے بعد ڈیروئے دوارٹے نے گول کر کے مقابلہ 1-1 سے برابر کر دیا، جو فیفا ورلڈکپ کے ناک آؤٹ مرحلے میں کیبو ورڈے کا پہلا گول بھی تھا۔ ووزینا نے اس دوران میسی سمیت ارجنٹینا کے کئی حملوں کو شاندار سیوز کے ذریعے ناکام بنایا، جس کے باعث میچ اضافی وقت میں داخل ہوا۔ اضافی وقت کے دوسرے ہی منٹ میں لیسانڈرو مارٹینیز نے کارنر پر گول کر کے ارجنٹائن کو دوبارہ برتری دلائی لیکن کیپ وردے نے ایک بار پھر شاندار جواب دیتے ہوئے سڈنی لوپس کابرال کے خوبصورت گول کی بدولت اسکور 2-2 کر دیا۔

خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء:

اسمرتی مندھانا سمیت ۴ کھلاڑی 'پلیئر آف دی ٹورنامنٹ' کیلئے نامزد

اسمرتی مندھانا نے اپنی بلے بازی سے سب کو متاثر کیا۔ انہوں نے 5 مقابلوں میں 140 کے اسٹرائیک ریٹ سے کھیلتے ہوئے 205 رنز بنائے، جس میں 2 نصف سنچریاں بھی شامل ہیں۔ آسٹریلیا کی ایلس پیری، انگلینڈ کی اوپنر ڈینی وایٹ، ہندوستان کی اسمرتی مندھانا اور جنوبی افریقہ کی آل راؤنڈر مرزینہ کیپ کو پورے ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کے بعد آئی سی سی خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 کے 'پلیئر آف دی ٹورنامنٹ ایوارڈ' کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ اپنی اپنی ٹیموں کی جانب سے کھیلتے ہوئے ان چاروں کھلاڑیوں نے پورے ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ایلس پیری اور ڈینی ویاٹ نے اپنی عمدہ کارکردگی کی بدولت آسٹریلیا اور انگلینڈ کو فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب اسمرتی مندھانا کی شاندار کارکردگی کے باوجود ہندوستانی ٹیم گروپ مرحلے ہی میں ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی۔ مرزینہ کیپ نے بھی بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کو سیمی فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایلس پیری نے ایک بار پھر آئی سی سی ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اب تک 6 میچوں میں 46.25 کی اوسط سے 185 رنز بنائے اور گیند بازی میں بھی 4 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ آسٹریلیا کے فائنل تک ناقابل شکست سفر کے دوران پیری کو تین مرتبہ 'پلیئر آف دی میچ' کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے خلاف مقابلے میں 2 وکٹ لینے کے ساتھ 19 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ اس کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے خلاف 2 نصف سنچری بنا کر ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا اور میچ ہارے بغیر آسٹریلیا کو فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈینی ویاٹ خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 میں اب تک سب سے زیادہ رنز بنانے والی بلے باز رہی ہیں۔ وہ 6 مقابلوں میں 294 رنز بنا چکی ہیں۔ ویاٹ اس ورلڈ کپ میں ایک سنچری اور 2 نصف سنچریاں بھی اسکور کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنی شاندار کارکردگی کی بدولت انگلینڈ کو فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ٹورنامنٹ میں ان کا اسٹرائیک ریٹ 152.33 رہا ہے۔ یوں تو ہندوستانی ٹیم کا سفر گروپ مرحلے ہی میں ختم ہوگیا، لیکن اسمرتی مندھانا نے اپنی بلے بازی سے سب کو متاثر کیا۔ مندھانا نے 5 مقابلوں میں 140 کے اسٹرائیک ریٹ سے کھیلتے ہوئے 205 رنز بنائے۔ اس دوران انہوں نے 2 نصف سنچریاں بھی اسکور کیں۔ انہوں نے پاکستان اور نیدرلینڈز کے خلاف نصف سنچریاں بنائیں۔ آئی سی سی کی جانب سے شارٹ لسٹ کیے گئے کھلاڑیوں میں مرزینہ کیپ کا نام بھی شامل ہے۔ کیپ نے اپنی ٹیم کو سیمی فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے ٹورنامنٹ میں 31 کی اوسط سے کھیلتے ہوئے 124 رنز بنائے، جبکہ گیند بازی میں 14.37 کی اوسط سے 8 وکٹیں حاصل کیں۔ کیپ کی بہترین کارکردگی ہندوستان کے خلاف دیکھنے کو ملی، جہاں انہوں نے 2 وکٹیں لینے کے ساتھ ساتھ 81 رنز کی شاندار اننگز بھی کھیلی۔ 'پلیئر آف دی ٹورنامنٹ' ایوارڈ کے فاتح کا اعلان اتوار کو لارڈز میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے جانے والے خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ فائنل کے بعد کیا جائے گا۔ آئی سی سی (ICC) نے خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 کے باوقار 'پلیئر آف دی ٹورنامنٹ' (Aramco Player of the Tournament) ایوارڈ کے لیے شارٹ لسٹ کی گئی 4 بہترین کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے، جس میں ہندوستان کی مایہ ناز اوپنر اسمرتی مندھانا بھی شامل ہیں۔

عالمی فٹ بال کی دو روایتی حریف ٹیمیں اسپین اور پرتگال آمنے سامنے

اسپین اور پرتگال کے درمیان بین الاقوامی فٹ بال کی یہ تاریخی رقابت ایک صدی سے زائد پرانی ہے

نئی دہلی: فیفا ورلڈکپ کے راؤنڈ آف 16 میں پیر کو عالمی فٹ بال کی دو روایتی حریف ٹیمیں اسپین اور پرتگال ایک سنسنی خیز مقابلے میں مدمقابل ہوں گی۔ اس ہائی پروفائل میچ کی خاص بات یہ ہے کہ ٹورنامنٹ کی مضبوط دعوے دار سمجھی جانے والی دونوں ٹیموں میں سے ایک کو ناک آؤٹ مرحلے ہی میں ایونٹ سے باہر ہونا پڑے گا۔ آسٹریا کے خلاف 3-0 کی شاندار کامیابی کے بعد اسپینی ٹیم بھرپور اعتماد کے ساتھ میدان میں اترے گی۔ کوچ لوئس ڈی لا فوینٹے کی قیادت میں اسپین نے اب تک عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا ہے اور اسے ٹائٹل جیتنے کی مضبوط امیدواروں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ ٹیم نے چار میچوں میں آٹھ گول اسکور کیے ہیں، جن میں سے چار گول مائیکل اویارزابال کے نام ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسپین اب تک ناک آؤٹ مرحلے کی واحد ٹیم ہے جس نے ایک بھی گول نہیں کھایا۔ اسپین کے گول کیپر اونائی سیمون نے ورلڈکپ میں مسلسل 519 منٹ تک کلین شیٹ برقرار رکھنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ تاہم ان کا کہنا ہے کہ یہ کامیابی صرف انفرادی نہیں بلکہ پوری ٹیم کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مخالف ٹیمیں اب تک ان کے گول پر صرف تین موثر شاٹس ہی لگا سکی ہیں، جو اسپین کے مضبوط دفاع کی بہترین مثال ہے۔ ان کے مطابق ٹیم زیادہ تر وقت گیند پر کنٹرول رکھتی ہے اور دفاعی نظم وضبط ہی اس کی کامیابی کی بنیاد ہے۔ توقع ہے کہ کوچ ڈی لا فوینٹے آسٹریا کے خلاف کامیاب رہنے والی ابتدائی ٹیم میں زیادہ تبدیلی نہیں کریں گے۔ البتہ انجری کے باعث نیکو ولیمز کے ایک بار پھر باہر رہنے کا امکان ہے، جب کہ وکٹر مونوز اور یریمی پینو متبادل کھلاڑیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب دونوں ٹیموں کی آخری ملاقات 2025 کے یوئیفا نیشنز لیگ فائنل میں ہوئی تھی، جہاں مقررہ وقت میں مقابلہ 2-2 سے برابر رہا، تاہم پنالٹی شوٹ آؤٹ میں پرتگال نے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس میچ میں پرتگال نے اسپین کے دائیں دفاعی حصے کو بار بار نشانہ بنایا تھا، جس کے پیش نظر امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس بار اسپین پیڈرو پورو کی جگہ مارکوس لورینٹے کو رائٹ بیک کے طور پر میدان میں اتار سکتا ہے۔ پرتگال کے پاس برونو فرنینڈیز، برنارڈو سلوا، رافیل لیاؤ اور تجربہ کار کرسٹیانو رونالڈو جیسے خطرناک کھلاڑی موجود ہیں، جبکہ لیفٹ بیک نونو مینڈیس نوجوان اسپینی اسٹار لامین یامال کے لیے بڑا چیلنج ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ پرتگال کے کوچ روبرٹو مارٹینیز نے گزشتہ میچ میں رونالڈو کو متبادل کر کے گونکالو راموس کو میدان میں اتارا تھا، جس نے فیصلہ کن گول کیا، تاہم اسپین کے گول کیپر اونائی سیمون نے خبردار کیا کہ 41 سالہ رونالڈو کو ہرگز کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ ان کے مطابق رونالڈو پہلے جیسے نہ سہی، لیکن گول کرنے کی ان کی صلاحیت آج بھی غیر معمولی ہے اور انہیں پنالٹی ایریا سے دور رکھنا ہی اسپین کی کامیابی کی کنجی ہوگا۔ اسپین اور پرتگال کے درمیان بین الاقوامی فٹ بال کی یہ تاریخی رقابت ایک صدی سے زائد پرانی ہے اور ورلڈکپ کے گزشتہ پانچ ایڈیشنز میں یہ دونوں ٹیمیں تیسری مرتبہ ایک دوسرے کے مدمقابل ہوں گی، جس سے اس مقابلے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

سلامی بلے باز سنجو سیمسن کی خدمات کو فراموش نہ کریں

وہ مضبوط واپسی کریں گے: امباتی رائیڈو

بھارت اور انگلینڈ کے درمیان ہفتہ کو مانچسٹر میں کھیلے گئے ٹی 20 سیریز کے دوسرے میچ میں نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے اپنے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کیا۔ بھارتکی خبریں ویبھو کو پلیئنگ الیون میں شامل کرنے کے لیے سنجو سیمسن کو ٹیم سے باہر رکھا گیا۔ اس فیصلے کے بعد بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق بلے باز امباتی رائیڈو نے مداحوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سنجو سیمسن کی حالیہ خدمات کو نظرانداز نہ کریں۔ امباتی رائیڈو نے ویبھو سوریہ ونشی کے بین الاقوامی ڈیبیو پر پورے ملک کے جوش وخروش کا خیر مقدم کیا، تاہم ساتھ ہی ٹی 20 ورلڈکپ میں سنجو سیمسن کی شاندار کارکردگی کی بھی یاد دلائی۔ رائیڈو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "سنجو سیمسن کے بارے میں بھی سوچیں۔ ویبھو کو ڈیبیو کرتے دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی، یہ یقیناً جشن منانے کا موقع ہے، لیکن یہ نہ بھولیں کہ صرف تین ٹی 20 میچ پہلے سنجو ٹی 20 ورلڈکپ میں پلیئر آف دی ٹورنامنٹ رہے تھے۔" انہوں نے مزید لکھا، "مجھے یقین ہے کہ سنجو سیمسن بھرپور انداز میں واپسی کریں گے۔ ساتھ ہی میں ویبھو سوریہ ونشی کے طویل اور ریکارڈ ساز بین الاقوامی کیریئر کے لیے بھی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔" ٹی 20 ورلڈکپ 2026 میں مسلسل تین یادگار اننگز کھیل کر بھارت کو چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کرنے والے سنجو سیمسن کا بلا گزشتہ تین میچوں میں خاموش رہا ہے۔ آئرلینڈ کے خلاف دو میچوں میں ناکامی کے بعد وہ انگلینڈ کے خلاف پہلے ٹی 20 میں بھی صرف ایک رن بنا سکے تھے۔ آئی پی ایل 2026 میں اورنج کیپ جیتنے والے ویبھو سوریہ ونشی کو ڈیبیو کا موقع دینے کے لیے بھارتی ٹیم مینجمنٹ نے انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی 20 میں سنجو سیمسن کو پلیئنگ الیون سے باہر کر دیا۔ ٹیم سے ڈراپ ہونا اور پھر شاندار واپسی کرنا سنجو سیمسن کے کیریئر کا ایک مستقل حصہ رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ وہ بھارتی ٹی 20 ٹیم کی پلیئنگ الیون میں دوبارہ کب جگہ بناتے ہیں۔ ویبھو سوریہ ونشی نے اپنے پہلے ٹی 20 بین الاقوامی میچ میں 10 گیندوں پر 14 رنز بنائے، جس میں دو چھکے بھی شامل تھے۔ اب بھارتی شائقین کی نظریں سیریز کے اگلے میچ میں ان کی کارکردگی پر مرکوز ہوں گی۔ بھارتکی خبریں

ادیوی سیش اور وامیکا گبی جولائی میں

جی ٹو کے اگلے شیڈول کی شوٹنگ شروع کریں گے

اداکار آدیوی سیش اپنی انتہائی متوقع اسپائی ایکشن تھرلر فلم "جی ٹو" کے اگلے شیڈول کے لیے بالکل تیار ہیں۔ فلم کا اگلا شیڈول جولائی میں شروع ہوگا۔ حال ہی میں، ادیوی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کر کے مداحوں کا جوش بڑھایا۔ اداکار آدیوی سیش اپنی انتہائی متوقع اسپائی ایکشن تھرلر فلم "جی ٹو" کے اگلے شیڈول کے لیے بالکل تیار ہیں۔ فلم کا اگلا شیڈول جولائی میں شروع ہوگا۔ حال ہی میں، ادیوی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کر کے مداحوں کا جوش بڑھایا۔ انہوں نے لکھا "طوفان سے پہلے کا سکون... جولائی میں "جی ٹو" کی شوٹنگ سے پہلے۔" اس پوسٹ کے ساتھ انہوں نے اشارہ دیا کہ فلم کا ایک اہم اور دلچسپ مرحلہ جولائی میں شروع ہوگا۔ اپنی فلم "ڈکیت ایک پریم کتھا" کی کامیابی کے بعد، ادیوی نے خاندان اور دوستوں کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے لیے ایک مختصر وقفہ لیا۔ فلم 'جی ٹو' کے اعلان کے بعد سے کامیاب گڈاچاری فرنچائز کا سیکوئل، سامعین پرجوش ہیں۔ گوڈاچاری نے آدیوی سیش کو اسپائی تھرلر صنف میں سب سے زیادہ بھروسہ مند اداکاروں میں سے ایک کے طور پر قائم کیا۔ اب "جی ٹو" میں کہانی کا دائرہ وسیع ہوگا اور اس کے جاسوس کردار کا سفر نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔ ادیوی سیش کے ساتھ عمران ہاشمی اور وامیکا گبی اہم کرداروں میں جلوہ گر ہوں گے۔ ایک مضبوط اسٹار کاسٹ کے ساتھ، یہ ایکشن تھرلر فلم شوٹنگ کے اگلے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ فلم کے لیے شائقین کی توقعات بڑھ رہی ہیں اور اسے ادیوی کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ فلم میں اپنی واپسی کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے ادیوی سیش نے کہا کہ "ہم نے اس فلم کو احتیاط سے تیار کیا ہے اور اب ہم اگلے اہم مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر شیڈول نے ہمیں اس کہانی کے قریب لایا ہے جسے ہم بڑے پردے پر لانا چاہتے ہیں۔ میں جولائی میں سیٹ پر واپسی کے لیے بہت پرجوش ہوں کیونکہ اس مرحلے میں فلم کے کچھ انتہائی اہم حصوں کو شوٹ کیا جا رہا ہے۔ شائقین کی جانب سے ہمیں بے حد پسند کیا گیا ہے۔ ہر بار ہم "جی ٹو" کے ساتھ اسی طرح کی کوشش کر رہے ہیں، میں جانتا ہوں کہ شائقین اس فلم کا طویل عرصے سے انتظار کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ فلم ریلیز ہونے پر ان کا انتظار مکمل ہو جائے گا۔" جولائی میں شروع ہونے والے اس نئے شیڈول کے ساتھ، پروڈیوسر تیزی سے فلم کی شوٹنگ مکمل کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تیسری بار دولہا بنے عامر خان، دوستوں، خاندان کے درمیان گوری اسپریٹ کو بنایا ہمسفر

عامر خان کی یہ تیسری شادی ہے، اس سے قبل انہوں نے رینا دتہ اور کرن راؤ سے شادی کی تھی

بالی ووڈ کے سپر اسٹار عامر خان اور گوری اسپریٹ نے شادی کر لی ہے۔ عامر خان نے گھر میں شادی کی ایک چھوٹی سی تقریب رکھی تھی۔ اس خاص موقع پر خاندان کے ممبران کے علاوہ کچھ قریبی دوست شامل ہوئے۔ جوڑے نے اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت گھر پر ہی رجسٹرڈ شادی کی۔ اس موقع پر دونوں نے لائٹ کریم اور بیج رنگ کے روایتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ایک تصویر میں عامر خان کاغذات پر دستخط کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور گورری ان کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ شادی میں فلم انڈسٹری اور سیاست سے جڑے کچھ معروف شخصیات بھی پہنچیں۔ فلم ڈائریکٹر آشوتیش گوواریکر، اداکار و ہدایت کار وریر داس اور سیاست داں راج ٹھاکرے سمیت تمام شخصیات نے نئے شادی شدہ جوڑے کو مبارکباد پیش کی اور ان کی نئی زندگی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ عامر خان کے خاندان کے ممبران بھی اس موقع پر موجود رہے۔ ان کی سابقہ بیویاں رینا اور کرن، بیٹے جنید خان، بیٹی آئرا خان اور بیٹا آزاد خان بھی شادی میں شریک ہوئے۔ واضح رہے کہ عامر خان کی یہ تیسری شادی ہے۔ اس سے قبل انہوں نے رینا دتہ اور کرن راؤ سے شادی کی تھی۔ 1986 میں انہوں نے رینا دتہ سے شادی کی تھی اور اس رشتے سے ان کے 2 بچے ہوئے جنید خان اور آئرا خان۔ یہ شادی 2002 میں ختم ہو گئی تھی۔ اس کے بعد عامر خان نے 2005 میں فلم پروڈیوسر کرن راؤ سے شادی کی۔ اس شادی سے ان کا ایک بیٹا آزاد ہوا، جو سروگیسی کے ذریعے پیدا ہوا تھا۔ 2021 میں عامر خان اور کرن راؤ نے الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔ اگر ان کی تیسری بیوی گوری اسپریٹ کی بات کریں، تو وہ فیشن اور بیوٹی کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ ان کا بنگلورو میں ایک سیلون بزنس ہے۔ اس کے بعد ان کی وابستگی عامر خان پروڈکشنز سے بھی ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ عامر خان اور گوری ایک دوسرے کو تقریباً 25 سالوں سے جانتے ہیں، لیکن ان کا رشتہ کچھ سال پہلے ہی محبت میں بدلا۔ گوری کی پہلی شادی سے ایک بیٹا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال اپنی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر عامر خان نے پہلی بار اپنے رشتے کے بارے میں کھل کر بات کی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ گوری اسپریٹ سے شادی کرنے والے ہیں۔ شادی انتہائی سادگی سے ہوگی اور گھر پر ہی کی جائے گی۔ اس وقت انہوں نے بتایا تھا کہ یہ دن ان کے لیے بہت خاص ہے اور وہ اسے اپنے خاندان اور کچھ خاص دوستوں کے ساتھ منانا چاہتے ہیں۔

فلم "بے بی ڈو ڈائی ڈو" میں ہما قریشی نے اپنے کردار سے متعلق معلومات دیں

ہندی کرائم تھرلر فلم "بے بی ڈو ڈائی ڈو" سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ فلم کی مرکزی کاسٹ، اداکارہ ہما قریشی، رچیت سنگھ اور مرودھر شیخاوت نے بہت سی دلچسپ باتوں کا انکشاف کیا

ہندی کرائم تھرلر فلم "بے بی ڈو ڈائی ڈو" جمعہ کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ فلم کی مرکزی کاسٹ، اداکارہ ہما قریشی، رچیت سنگھ اور مرودھر شیخاوت نے بہت سی دلچسپ باتوں کا انکشاف کیا۔ ہندی کرائم تھرلر فلم "بے بی ڈو ڈائی ڈو" جمعہ کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ فلم کی مرکزی کاسٹ، اداکارہ ہما قریشی، رچیت سنگھ اور مرودھر شیخاوت نے بہت سی دلچسپ باتوں کا انکشاف کیا۔ انہوں نے فلم کی کہانی، ان کے کرداروں اور انہیں اسکرین پر زندہ کرنے کے لیے کی جانے والی خصوصی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اداکارہ ہما قریشی نے کہا کہ میں نے چار سال قبل اسکرپٹ پڑھا اور اس پر رضامندی ظاہر کی۔ فلم میں لڑکی دہری زندگی گزارتی ہے، حقیقت میں وہ ایک ہٹ وومین ہے، اس کی بندوق سرخ چھتری کے نیچے چھپی ہوئی ہے۔ فلم میں لڑکی نہ تو بول سکتی ہے اور نہ سن سکتی ہے۔ کردار کے بارے میں یہ تمام باتیں مجھے اس طرح متاثر کرتی ہیں جیسے ہم نے اس ہندوستانی فلم میں بہت منفرد کردار دیکھا ہے۔ اداکارہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا "میرے کردار کا نام بے بی کر مار کر ہے۔ کر مار کر ایک بہت مشہور مہاراشٹرین کنیت ہے۔ فلم کے ہدایت کار مہاراشٹرین ہیں اور یہ ان کا آئیڈیا تھا۔ ڈائیلاگ کچھ طریقوں سے میری طاقت ہے۔ اس بار، ڈائریکٹر نے کہا کہ "ہم آپ کی مضبوط ترین طاقت کو چھین لیتے ہیں۔" تاہم، انہوں نے مجھے دریافت کرنے، جسم کی مختلف زبانوں، اشاروں کی زبان، جسم کی مختلف زبانوں، جیسے بہت سے پہلوؤں کو تلاش کرنے کی اجازت دی۔ یہ ایک چیلنج تھا، لیکن میں نے واقعی اس کا لطف اٹھایا۔ رچیت سنگھ نے فلم میں اپنے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا "فلم میں سدھو واحد اچھے انسان ہیں۔ سدھو ایک دیانتدار آدمی ہے جس کا تاریک دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سدھو اپنی دنیا میں رہتا ہے، اپنی دنیا میں کھویا ہوا ہے۔ وہ صرف لوگوں میں اچھائی دیکھتا ہے اور اپنے اردگرد کے طلباء اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔" مرودھر شیخاوت نے فلم میں اپنے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کا کردار لوگوں اور بچوں سے بہت متاثر ہے۔ یہ کردار بنیادی طور پر بچوں کے گرد گھومتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چنکی پانڈے فلم میں ایک سرپرست کا کردار ادا کر رہے ہیں، اس لیے وہ فلم کے ایک کردار مانو پر کافی اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ مانو ان کی بہت سنتا ہے اور اس میں مداخلت نہیں کرتا۔ انہوں نے بتایا کہ مانو فلم کا ایک ایسا کردار ہے جو اپنے والد اور اپنے کردار کے ساتھ کافی جدوجہد کرتا ہے۔ فلم "بے بی ڈو ڈائی ڈو" میں ہما قریشی نے ایک نہایت منفرد اور چیلنجنگ کردار ادا کیا ہے، جس کے بارے میں انہوں نے خود کئی اہم معلومات شیئر کی ہیں۔ فلم میں ان کے کردار کا نام "بے بی کر مار کر" ہے، جو کہ ایک مہاراشٹرین نام ہے۔ وہ بظاہر ایک عام لڑکی نظر آتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ایک انتہائی خطرناک کانٹریکٹ کلر (ہٹ وومن) ہے۔ فلم کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ بے بی کا کردار نہ تو بول سکتا ہے اور نہ ہی سن سکتا ہے۔ اس کے پاس ایک بندوق ہوتی ہے جسے وہ ہمیشہ اپنی سرخ چھتری کے نیچے چھپا کر رکھتی ہے۔ ہما قریشی کا کہنا ہے کہ ڈائیلاگز ہمیشہ ان کی طاقت رہے ہیں، لیکن اس بار ڈائریکٹر نچکیت سامنت نے ان کی یہی مضبوط ترین طاقت ان سے چھین کر انہیں خاموش کردار دیا۔

میکس، من اور میاؤزاکی" دلوں کو جوڑنے آرہے ہیں، فلم کا ٹیزر جاری

آنے والی فلم "میکس، من اور میاؤزاکی" ایک فلم نہیں ہے بلکہ ایک ایسا تجربہ ہے جو دل کو سکون بخشتا ہے۔ بڑے ایکشن اور شاندار تفریح سے ہٹ کر، یہ فلم رشتوں کی گرمجوشی، امید اور خوبصورتی کو اجاگر کرتی ہے۔ آنے والی فلم "میکس، من اور میاؤزاکی" ایک فلم نہیں ہے بلکہ ایک ایسا تجربہ ہے جو دل کو سکون بخشتا ہے۔ بڑے ایکشن اور شاندار تفریح سے ہٹ کر، یہ فلم رشتوں کی گرمجوشی، امید اور خوبصورتی کو اجاگر کرتی ہے۔ اداکارہ، ہدایت کار اور مصنفہ سمیکشا اوسوال، کاروباری شخصیت اور گلوکار شیل اوسوال فلم میں بطور پروڈیوسر اور پریزنٹر وابستہ ہیں۔ ایک ایسے دور میں جب سوشل میڈیا نے خاندانی رشتوں کی آسانی اور قربت کو کسی حد تک کم کیا ہے، یہ فلم اس احساس کو زندہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ شیل اوسوال نے بھی اس فلم کو اپنی آواز دی ہے، جو اسے ایکشن اور تھرلر فلموں کا ایک تازگی بخش متبادل بناتی ہے۔ پروڈیوسرز نے حال ہی میں فلم کا ٹیزر جاری کیا، جو ناظرین کو ایک ایسی دنیا کی پہلی جھلک دکھاتا ہے جہاں جدید رشتے، خاندان کی پیچیدگیاں اور میاؤزاکی نامی بلی کہانی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بلی کا نام مشہور جاپانی فلمساز حیاؤ میازاکی (Hayao Miyazaki) سے متاثر ہے۔ اس فلم میں میدھا شنکر، سدھارتھ مینن اور ودھاتری بندی جیسے باصلاحیت نوجوان اداکاروں کے ساتھ ساتھ عادل حسین، مندرا بیدی، ناصر اور نفیسہ علی جیسے تجربہ کار اداکار شامل ہیں۔ ٹیزر سے پتہ چلتا ہے کہ فلم ان رشتوں کی کہانی بیان کرتی ہے جہاں محبت وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے، خاندان ٹوٹتے ہیں اور پھر دوبارہ مل جاتے ہیں اور زندگی آگے بڑھنے کے لیے تبدیلی کو قبول کرنا سیکھتی ہے۔ ٹیزر کہانی کے بارے میں زیادہ انکشاف نہیں کرتا ہے۔ اس کے بجائے، یہ کرداروں کی زندگیوں میں چھوٹے لیکن اہم لمحات کی گرفت کرتا ہے ایک ساتھ کھانا، سڑک کے سفر، خاندانی اجتماعات، مختلف نقطہ نظر کے حامل افراد، رشتوں کی قربت اور کچھ ان کہی خاموشی۔ ان سب کے درمیان، میاؤزاکی کی موجودگی صرف ایک پالتو بلی کی طرح محسوس ہوتی ہے، بلکہ انسانیت اور تعلق کی علامت ہے۔ ٹیزر کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی سادگی ہے۔ رشتے ناقابل یقین حد تک حقیقی محسوس ہوتے ہیں، مزاح اور جذبات بغیر کسی مصنوعیت کے پیش کیے جاتے ہیں اور پس منظر میں پُرسکون موسیقی مجموعی ماحول میں اضافہ کرتی ہے۔ کسی بڑے موڑ یا ڈرامائی انکشافات کے بجائے، ٹیزر آہستہ آہستہ ناظرین کو کرداروں اور ان کے رشتوں کے ذریعے اپنی دنیا سے متعارف کراتا ہے۔ فلم میں چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر زور دیا گیا ہے جو اکثر زندگی کے سب سے بڑے رشتوں کی بنیاد بناتے ہیں۔ ٹیزر اس احساس کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ تبدیلی، تعلق، اور غیر متوقع مقابلوں کی کہانی ہے جو لوگوں کی زندگیوں کو بدل دیتی ہے۔ میاؤزاکی اس سفر میں ایک اہم کڑی کے طور پر ابھرتا ہے۔ دھارتھ مینن، عادل حسین، ناصر، مندرا بیدی، نفیسہ علی، میدھا شنکر، اور ودھاتری بندی، میکس، من اور میاؤزاکی اداکاری ایک تازہ اور دل کو چھو لینے والا فیملی ڈرامہ ہے۔